e-paper www.avadhnama.com

Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110

LUCKNOW روزنامہ

اودھ نامہ

avadhnama

Rs.3/- Vol- 25 , Issue, 328 Monday , August 31 2026 Pages -8

قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر (۲۵) شمارہ نمبر (۳۲۸) لکھنؤ، بروز پیر ۳۱-اگست ۲۰۲۶ء، مطابق ۱۷-ربیع الاول ۱۴۴۸ھ صفحات-۸

لکھنؤ میں بی ایس پی کا اہم اجلاس آج

لکھنؤ، (یواین آئی) بہوجن سماج پارٹی (بی ایس پی) کی قومی صدر اور اتر پردیش کی سابق وزیر اعلیٰ مایاوتی 31 اگست کو لکھنؤ میں پارٹی کے سینئر عہدیداران اور تمام 75 ضلعی صدور کے ساتھ ایک اہم میٹنگ کریں گی۔ اس میٹنگ میں آئندہ اسمبلی انتخابات کی تیاریوں اور تنظیم کو مضبوط بنانے سمیت کئی اہم امور پر تبادلہ خیال کیا جائے گا۔ بی ایس پی کی جانب سے جاری بیان کے مطابق، مایاوتی پیر کے روز پارٹی کے 12 مال ایونیو میں واقع ریاستی دفتر میں صبح 11 بجے سے اجلاس کی صدارت کریں گی۔ اس میں ریاست کے تمام سینئر عہدیداران اور 75 اضلاع کے صدور شرکت کریں گے۔ میٹنگ کے دوران پارٹی تنظیم کو زمینی سطح پر مستحکم کرنے، مالی مضبوطی فراہم کرنے اور تمام طبقات میں پارٹی کا ووٹ بینک بڑھانے کے لیے پچھلی میٹنگوں میں دی گئی ہدایات پر پیش رفت رپورٹ طلب کی جائے گی۔ اس کے ساتھ ہی آئندہ اسمبلی عام انتخابات کی تیاریوں اور پارٹی امیدواروں کے انتخاب کے عمل کا بھی تفصیلی جائزہ لیا جائے گا۔

دیوریا کی سابق ضلع مجسٹریٹ دیویا متل نے آئی اے ایس سے استعفیٰ دے دیا

دیوریا (یواین آئی) اتر پردیش کی 2013 بیچ کی آئی اے ایس افسر اور دیوریا کی سابق ضلع مجسٹریٹ دیویا متل نے اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ انہوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک پوسٹ کے ذریعے اپنے فیصلے کا اعلان کیا۔ دیویا متل نے اپنی 13 سالہ سرکاری خدمات کو یاد کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے اپنی مرضی سے اس سفر کو ختم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ انہوں نے لکھا کہ بیرون ملک اچھی ملازمت کے باوجود انہیں اپنے ملک سے دوری محسوس ہوتی تھی، جس کے بعد وہ واپس آئیں اور سول سروس میں شامل ہوئیں۔ آئی آئی ٹی دہلی سے بی ٹیک اور آئی آئی ایم بنگلورو سے ایم بی اے کرنے والی دیویا متل نے پہلے آئی پی ایس اور بعد میں 68ویں رینک کے ساتھ آئی اے ایس کا امتحان پاس کیا۔ وہ سنت کبیر نگر، مرزاپور اور دیوریا میں ضلع مجسٹریٹ رہ چکی ہیں اور استعفے کے وقت محکمہ محصولات میں خصوصی سکریٹری کے عہدے پر فائز تھیں۔

ہند-ازبکستان کے درمیان جامع اسٹریٹجک شراکت داری کا فیصلہ

پانچ ارب ڈالر کے دوطرفہ تجارت کا ہدف، یہ شراکت داری سے وسطی ایشیا میں امن وخوشحالی کو ملے گی تقویت: پی ایم مودی

وزیر اعظم نے تاشقند میں لال بہادر شاستری کی یادگار پر گلہائے عقیدت نذر کئے

نئی دہلی، (یواین آئی) وزیر اعظم نریندر مودی نے کہا ہے کہ ہندستان اور ازبکستان نے اپنی اسٹریٹجک شراکت داری کو جامع اسٹریٹجک پارٹنرشپ کا درجہ دیتے ہوئے اگلے پانچ برسوں میں دوطرفہ تجارت کو پانچ ارب ڈالر تک پہنچانے کا فیصلہ کیا ہے۔ ازبکستان کے دوروزہ دورے پر گئے مسٹر مودی نے اتوار کے روز دارالحکومت تاشقند میں صدر شوکت مرزیایوف کے ساتھ دوطرفہ مذاکرات کے بعد مشترکہ پریس بیان میں یہ اعلان کیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ ازبکستان کا ان کا چوتھا دورہ ہے جو تعلقات کی قربت، قریبی ہم آہنگی اور گہری دوستی کو ظاہر کرتا ہے۔ صدر مرزیایوف کے ساتھ گزشتہ دہائی میں ہوئی متعدد ملاقاتوں کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا،”ان کی مثبت اور دور اندیش سوچ، اور مسلسل سیکھتے رہنے کا جذبہ واقعی بہت متاثر کن ہے۔ ہندستان کے لیے ان کی گہری دوستی اور اٹوٹ عزم کے لیے میں ان کا پرخلوص خیر مقدم کرتا ہوں۔ مسٹر مودی نے کہا کہ جہاں ازبکستان وسطی ایشیا کے مرکز میں ہے، وہیں ہندستان کے لیے بھی وہ اس خطے کا بنیادی نقطہ ہے۔ ہندستان اور ازبکستان کی سوچ اور امنگوں میں گہری مماثلت ہے۔ ”ینگی ازبکستان“ اور وکست بھارت 2047، دونوں کے مرکز میں نوجوان، جدت طرازی، شمولیت پر مبنی ترقی اور جدید ترین ٹیکنالوجی ہے۔ اس مشترکہ وژن پر چلتے ہوئے ہم دونوں ملکوں کے عوام کی فلاح و بہبود کے لیے کام کر رہے ہیں۔

وزیر اعظم نے کہا کہ اس سال ہماری اسٹریٹجک شراکت داری کے 15 سال مکمل ہو رہے ہیں۔ اس خاص موقع پر ہم نے تعلقات کو جامع اسٹریٹجک پارٹنرشپ کا درجہ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا،”آج ہم نے اپنی شراکت داری کے اس نئے روپ میں تیز رفتار اور ٹھوس نتائج کے ساتھ آگے بڑھنے کا ایک پرعزم ایجنڈا تیار کیا ہے۔ ہماری دوطرفہ تجارت ایک ارب ڈالر سے تجاوز کر چکی ہے۔ اب ہم نے 2030 تک پانچ ارب ڈالر کی تجارت کا ہدف رکھا ہے۔ اس کے لیے ہم مارکیٹ تک رسائی، رابطہ کاری، بینکنگ اور ادائیگیوں سے متعلق موضوعات پر منظم انداز میں آگے بڑھیں گے۔

وزیر اعظم نے کہا کہ دونوں ممالک بنیادی ڈھانچے کی ترقی، ڈیجیٹل پبلک انفراسٹرکچر، اے آئی، اہم معدنیات، صاف توانائی، خلا اور ایٹمی توانائی میں تعاون سے ہمارے تعلقات کو مستقبل کی ضروریات کے مطابق بنا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ دونوں ممالک زراعت اور صحت کے شعبے میں ایک دوسرے کی غذائی سلامتی میں اپنا تعاون دیں گے۔ طبی جڑی بوٹیوں اور آیوروید کے شعبے میں ہوئے معاہدے سے ہماری مشترکہ کوششوں کو طاقت ملے گی۔ مسٹر مودی نے کہا کہ یہ شراکت داری صرف دو دارالحکومتوں تک محدود نہ رہے۔ اس لیے ہم اپنے شہروں اور ریاستوں کے درمیان بھی شراکت داری کرنے جا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ دونوں ملکوں کے درمیان قریبی دفاعی اور سکیورٹی تعاون گہرے باہمی اعتماد کی عکاسی کرتا ہے۔ آنے والے وقت میں ہم دونوں ملکوں کی دفاعی صنعتوں کے درمیان براہِ راست رابطے، مشترکہ پیداوار اور مشترکہ ترقی کو فروغ دیں گے۔ وزیر اعظم نے زور دے کر کہا کہ ہمارا ماننا ہے کہ دہشت گردی، انتہا پسندی اور علیحدگی پسندی پورے خطے کے لیے ایک سنگین چیلنج ہیں۔ ان کے خلاف زیرو ٹالرنس ہمارا مشترکہ عزم رہا ہے اور آگے بھی رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ دونوں ملکوں کے تعلقات کی سب سے گہری جڑیں ہماری مشترکہ میراث میں ہیں اور آج انہیں مزید مضبوط بنانے پر خصوصی زور دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا،”ازبکستان کے بدھ کی میراث کے مقامات کے تحفظ کے لیے ہم مل کر کام کریں گے۔ دونوں ملکوں کے نوجوانوں، بالخصوص طلباء اور پیشہ ور افراد کے درمیان تبادلوں کو فروغ دینا ہماری اعلیٰ ترجیح ہے۔ دونوں ملکوں کے درمیان سیاحت کو بڑھانے کے لیے آج تعاون پر رضامندی ظاہر ہوئی ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ ازبکستان میں ہندی زبان کو فروغ دینے کے لیے آج ہم اسکالرشپ کا اعلان کرنے جا رہے ہیں۔

وزیر اعظم نریندر مودی نے اتوار کو ازبکستان کے دارالحکومت تاشقند میں سابق وزیر اعظم لال بہادر شاستری کی یادگار پر گلہائے عقیدت نذر کئے۔ مسٹر مودی دو روزہ ازبکستان کے دورے پر ہیں۔ سابق وزیر اعظم مسٹر شاستری کے 1965 میں تاشقند میں انتقال کی اس سال 60ویں برسی ہے۔ یہ یادگار لال بہادر شاستری کے نام سے منسوب ایک سڑک پر واقع ہے۔ سابق وزیر اعظم کی زندگی اور وراثت کو تاشقند میں محبت اور احترام کے ساتھ یاد کیا جاتا ہے۔ یادگار اور سڑک کے علاوہ تاشقند میں ان کے نام پر ایک مقامی اسکول اور ہندوستانی ثقافتی مرکز بھی ہے۔ شاستری یادگار پر خراج عقیدت پیش کرنے کے بعد وزیر اعظم نے تاشقند اسٹیٹ یونیورسٹی آف اورینٹل اسٹڈیز کا دورہ کیا۔ یونیورسٹی میں ازبکستان کے وزیر اعظم اور ریکٹر نے وزیر اعظم مودی کا استقبال کیا۔

پی ایم مودی ازبکستان کے اعلیٰ ترین اعزاز اولی دارا جالی دوستلک سے سرفراز

نئی دہلی، 30 اگست (یواین آئی) ازبکستان نے وزیر اعظم نریندر مودی کو اتوار کے روز ملک کے اعلیٰ ترین اعزاز اولی دارا جالی دوستلک سے سرفراز کیا۔ ازبکستان کے دوروزہ دورے پر گئے مسٹر مودی کو صدر شوکت مرزیایوف نے تاشقند میں دونوں رہنماؤں کے درمیان دوطرفہ بات چیت کے بعد اس اعزاز سے نوازا۔ یہ اعزاز ہندستان اور ازبکستان کے درمیان اسٹریٹجک پارٹنرشپ کو مضبوط بنانے اور دوستی کو مزید گہرا کرنے میں ان کی خدمات کے اعتراف میں دیا گیا ہے۔ مسٹر مودی نے اس اعزاز کو دونوں ملکوں کے درمیان دیرپا تعلقات کے نام وقف کیا اور اسے دونوں ملکوں کے عوام کے درمیان جڑے ہوئے گہرے دوستانہ رشتوں کا عکس قرار دیا۔ انہوں نے اعزاز حاصل کرنے کے بعد سوشل میڈیا پر ایک پوسٹ میں کہا، اولی دارا جالی دوستلک اعزاز حاصل کر کے میں فخر محسوس کر رہا ہوں۔ میں اسے ہندستان اور ازبکستان کے درمیان دیرپا رشتے کے نام وقف کرتا ہوں۔ اس سے پہلے، دونوں لیڈران نے وفد کی سطح پر مذاکرات کیے اور دوطرفہ تعاون میں ہونے والی پیش رفت کا جائزہ لیا۔

بھاگوت کے ہندو-مسلم اتحاد پر دیے گئے بیان پر اپوزیشن کا ردعمل

’بی جے پی اور سنگھ کارکنان کے سامنے تقریر کرنی چاہیے‘

نئی دہلی (ایجنسی) آر ایس ایس کے سربراہ موہن بھاگوت کی جانب سے نیویارک میں ’یونیورسل ون نیس‘ پروگرام میں ہندو-مسلم اتحاد پر دیے گئے بیان پر اپوزیشن لیڈران کا ردعمل سامنے آیا ہے۔ کانگریس رکن پارلیمنٹ پرمود تیواری نے کہا کہ ”وہ بدلے ہوئے لہجے میں تقریر کر کے لوٹے ہیں۔ انہیں اس جگہ بولنے کی اجازت نہیں ملی جہاں وہ بولنا چاہتے تھے، اس لیے انہوں نے ایک چھوٹے سے کمرے میں اپنی بات کہی اور لوگ انہیں سننے بھی نہیں آئے۔ لیکن میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہندوستان کا آئین بالکل واضح ہے۔ یہ صنف، مذہب، ذات اور زبان کی بنیاد پر کسی امتیاز کے بغیر سب کو مساوات کی ضمانت دیتا ہے۔ اگر کوئی قانون کی خلاف ورزی کیے بغیر اپنے مذہب پر عمل کرتا ہے تو ہندوستان میں اسے بھی وہی حقوق حاصل ہیں جو دیگر تمام لوگوں کو حاصل ہیں۔“ کانگریس لیڈر سریندر راجپوت نے کہا کہ ”وہ امریکہ میں کیوں تقریر کرتے ہیں؟ ان کو یہ تقریر بی جے پی اور سنگھ کے تمام کارکنان کے سامنے کرنی چاہیے۔ ان کی اس تقریر کی ضرورت ملک میں ہے۔ وہ اس ملک کو بچانے کے بجائے اسے بگاڑنے کا کام کر رہے ہیں۔“ کانگریس لیڈر ادت راج نے کہا کہ ”ان لوگوں کا دوہرا کردار ہے اور ان کی منافقت کی کوئی حد نہیں رہی۔ وہ نیویارک میں غریبی دور کرنے گئے ہیں۔ یہاں کے لوگ اپنی غریبی دور کرنے کے لیے امریکہ گئے ہیں۔ وہ ڈنکی روٹ سے جاتے ہیں اور بے عزتی برداشت کرتے ہیں۔“ انہوں نے مزید کہا کہ ”ہندوستان میں 80 کروڑ سے زیادہ لوگ غریب ہیں، اس کی فکر نہیں ہے۔ آر ایس ایس کے لوگ جس طرح سے انتخابات لڑواتے ہیں، زمین پر اترتے ہیں، جھوٹ بولتے ہیں اور بی جے پی کو جیت دلاتے ہیں، ان سے زیادہ لالچی کوئی ہو ہی نہیں سکتا ہے۔“

’بیرون ملک دانشمندانہ باتیں، ملک میں خاموشی‘

آر ایس ایس سربراہ کے اتحاد سے متعلق بیان پر کپل سبل کا سخت ردعمل

راجیہ سبھا کے رکن اور سینئر وکیل کپل سبل نے اتوار کو راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) کے سربراہ موہن بھاگوت کے امریکہ میں دیے گئے بیان پر انہیں تنقید کا نشانہ بنایا۔ بھاگوت نے کہا تھا کہ ”تنوع میں اتحاد ہندوستان کے ڈی این اے میں ہے۔“ کپل سبل نے کہا کہ ”صرف الفاظ اہمیت نہیں رکھتے بلکہ کام بھی نظر آنا چاہیے۔“ انہوں نے بھاگوت کے تبصرے پر تنقید کرتے ہوئے اسے ”بیرون ملک دانشمندانہ باتیں“ اور ”ملک میں خاموشی“ کا معاملہ قرار دیا۔ کپل سبل نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ’ایکس‘ پر لکھا کہ ”نیویارک میں بھاگوت: تنوع ہماری فطری یکجہتی کی شان ہے۔ اس کا تحفظ کیا جانا چاہیے۔ بیرون ملک دانشمندانہ باتیں، ملک میں خاموشی۔ الفاظ اہمیت نہیں رکھتے، عمل بولنا چاہیے!“ سبل کا یہ تبصرہ آر ایس ایس سربراہ بھاگوت کے اس بیان کے بعد آیا، جس میں انہوں نے کہا تھا کہ ”تنوع میں اتحاد ہندوستان کے ڈی این اے میں ہے اور اسے منایا، اس کا احترام اور اسے قبول کیا جانا چاہیے۔“

واضح رہے کہ موہن بھاگوت نے ہفتے کے روز نیویارک کے معروف میڈیسن اسکوائر گارڈن میں واقع انفوسس تھیٹر میں منعقدہ ایک بڑے پروگرام سے خطاب کیا تھا۔ اس میں ہندوستانی نژاد امریکی برادری کے 6000 سے زائد اراکین اور مختلف مذاہب کے رہنما شامل ہوئے۔ یہ پروگرام امریکن ہندوز فار انگیجمنٹ اینڈ ڈائیلاگ (اے ایچ ای اے ڈی) فورم کی جانب سے منعقد کیا گیا تھا۔

سماجوادی پارٹی کے رکن پارلیمنٹ ہریندر سنگھ ملک نے کہا کہ ”اچھا رہے گا کہ موہن بھاگوت کی جانب سے بی جے پی کارکنان اور ان کے جو وزرائے اعلیٰ ہیں اور وزراء ہیں انہیں یہ ہدایات دی جائے۔ موہن بھاگوت کو بھی ان کے کام اور طرز عمل کا جائزہ لینا چاہیے۔“ ٹی ایم سی رکن پارلیمنٹ سوگت رائے نے کہا کہ ”یہ اچھی بات ہے، ہم سب چاہتے ہیں کہ ہندوستان میں اتحاد اور تنوع برقرار رہے۔ لیکن مجھے نہیں معلوم کہ موہن بھاگوت نے جو کہا ہے اس پر وہ سچ میں یقین کرتے ہیں یا نہیں۔“ ڈی ایم کے لیڈر ٹی کے ایس ایلانگوون نے موہن بھاگوت کے بیان پر کہا کہ ”انہیں اس بات کی کوئی پرواہ نہیں ہے کہ آئین کیا کہتا ہے۔ آئین ہر ہندوستانی شہری کو کسی بھی مذہب کو ماننے، اس پر عمل کرنے اور اس کی تبلیغ کرنے کا بنیادی حق دیتا ہے۔ کسی کو بھی اپنے پسند کا مذہب اختیار کرنے یا اس پر عمل کرنے سے نہیں روکا جا سکتا۔ آئین کا آرٹیکل 25 یہی کہتا ہے۔ لیکن انہیں ان آئینی حقوق کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔“

نیپال میں سیلاب کی تباہی، اب تک 781 افراد کی لاشیں برآمد

کھٹمنڈو: (ایجنسی) نیپال میں شدید بارشوں اور تباہ کن سیلاب کے بعد صورت حال بدستور سنگین ہے۔ نیپال پولیس کے مطابق اتوار کی سہ پہر 3 بجے تک سیلاب سے 781 افراد کی لاشیں برآمد کی جا چکی تھیں، جبکہ نیشنل ڈیزاسٹر رسک ریڈکشن اینڈ مینجمنٹ اتھارٹی (این ڈی آر آر ایم اے) کے مطابق 2502 افراد اب بھی لاپتا ہیں۔ متاثرہ علاقوں میں بڑے پیمانے پر امدادی اور بچاؤ کا آپریشن جاری ہے۔ سب سے زیادہ ہلاکتیں چتوان میں ہوئی ہیں، جہاں 264 افراد جان سے گئے۔ اس کے بعد نوال پراسی ایسٹ میں 194، نوال پراسی ویسٹ میں 120، گورکھا میں 58، نواکوٹ میں 52، دھادنگ میں 50، تنہون میں 37 اور رسوا میں 13 ہلاکتیں رپورٹ ہوئی ہیں۔ نامعلوم لاشوں کو شناخت کے لیے ملک بھر کے 21 اسپتالوں میں رکھا گیا ہے۔ لاپتا افراد میں 933 افراد علاقائی پن بجلی منصوبوں کے ملازمین ہیں، جبکہ 592 غیر ملکی شہری اور 127 ایسے نیپالی شہری بھی شامل ہیں جو غیر ملکی سیاحوں کے ساتھ سفر کر رہے تھے۔ لاپتا افراد کی فہرست میں پولیس، فوج، مسلح پولیس فورس، کسٹمز اور امیگریشن کے اہلکار بھی شامل ہیں۔ حکام کے مطابق 239 زخمیوں کا علاج جاری ہے، جبکہ متاثرہ علاقوں میں چھ سرجیکل میڈیکل ٹیمیں تعینات کی گئی ہیں۔

اکھلیش کا بی جے پی حکومت پر حملہ، 26 ہزار بند اسکول دوبارہ کھولنے کا وعدہ

لکھنؤ: سماج وادی پارٹی (ایس پی) کے قومی صدر اور اتر پردیش کے سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو نے بی جے پی حکومت پر حملہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ ریاست میں بند کیے گئے 26 ہزار اسکول ایس پی کی حکومت بننے پر دوبارہ کھولے جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ سرکاری اسکولوں میں زیادہ تر پی ڈی اے سماج (پسماندہ، دلت آدیواسی اور اقلیتی) کے بچے تعلیم حاصل کرتے ہیں، اس لیے اقتدار میں آنے پر انہیں آبادی کے تناسب سے حقوق اور سیاسی حصہ داری دی جائے گی۔ خیال رہے کہ سماجوادی پارٹی حکومت پر بارہا یہ الزام عائد کرتی رہی ہے کہ ریاست میں 26 ہزار اسکولوں کو بند کر دیا گیا ہے۔ پارٹی ہیڈکوارٹر میں میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے اکھلیش یادو نے کہا کہ تعلیمی نظام کو مضبوط بنانا اور سرکاری اسکولوں کا تحفظ ایس پی کی ترجیحات میں شامل ہوگا۔ ان کا الزام تھا کہ بی جے پی حکومت میں بڑی تعداد میں اسکول بند کیے گئے، جس سے غریب، پسماندہ، دلت اور محروم طبقات کے بچوں کی تعلیم متاثر ہوئی ہے۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کے ایک لاکھ ملازمتیں فراہم کرنے کے دعوے پر سوال اٹھاتے ہوئے اکھلیش نے کہا کہ حکومت کے پاس اب کتنا وقت باقی ہے، یہ سب جانتے ہیں۔ انہوں نے اعلان کیا کہ ایس پی حکومت بننے پر محکمہ تعمیرات عامہ (پی ڈبلیو ڈی) کا آڈٹ کرایا جائے گا تاکہ ترقیاتی کاموں کے نام پر خرچ ہونے والی رقم اور مبینہ بدعنوانی کا پتہ چل سکے۔ انہوں نے خستہ حال سڑکوں کا حوالہ دیتے ہوئے محکمہ آبپاشی میں بے ضابطگیوں کی تحقیقات کا بھی وعدہ کیا۔ اکھلیش یادو نے مندروں کے چندے میں بدعنوانی کا الزام عائد کرتے ہوئے کہا کہ عوام اب ایسے لوگوں کو قبول نہیں کریں گے اور تبدیلی کے منتظر ہیں۔ امن وامان کے معاملے پر انہوں نے الزام لگایا کہ دیگر ریاستوں کے جرائم پیشہ عناصر اتر پردیش میں وارداتیں کر رہے ہیں۔ ان کے مطابق مافیا کھلے عام فائرنگ کر رہے ہیں اور بعض واقعات میں 18، 18 راؤنڈ تک گولیاں چلائی گئی ہیں۔

لکھنؤ چھاؤنی میں 101 کروڑ کے ترقیاتی منصوبوں کا آغاز

وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے سی ایم یوگی کی تعریف کی، کہا: لکھنؤ کی ترقی میں وزیر اعلیٰ کا سب سے بڑا تعاون

لکھنؤ۔ مرکزی وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ اور اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے لکھنؤ چھاؤنی کو ماڈل چھاؤنی کے طور پر ترقی دینے کے مقصد سے آج لکھنؤ چھاؤنی میں تقریباً 101 کروڑ روپے کی لاگت سے 12 ترقیاتی منصوبوں کا بھومی پوجن اور سنگ بنیاد رکھا۔ اس موقع پر ’من کی بات‘ پروگرام میں وزیر اعظم کی تقریر بھی سنی گئی۔ پروگرام کے دوران لکھنؤ چھاؤنی کی ترقی سے متعلق اور مستقبل کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے تیار کیے گئے منصوبوں پر مبنی ایک مختصر فلم بھی دکھائی گئی۔ مرکزی وزیر دفاع نے پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج لکھنؤ کی تاریخی سرزمین پر لکھنؤ کینٹونمنٹ بورڈ میں تقریباً 101 کروڑ روپے کی لاگت سے 12 ترقیاتی منصوبوں کا سنگ بنیاد رکھا جا رہا ہے۔ وہ ان منصوبوں کو محض تعمیراتی کاموں کی فہرست کے طور پر نہیں دیکھتے بلکہ لکھنؤ چھاؤنی کے مستقبل کے تئیں عزم کے طور پر دیکھتے ہیں۔ آج کے یہ 12 منصوبے صرف 12 منصوبے نہیں بلکہ 12 عزم ہیں۔ یہ عزم صاف ستھری چھاؤنی، بہتر پانی، بچوں کو بہتر تعلیم، معذور بچوں کو مساوی مواقع، نوجوانوں کو کھیلوں کے لیے بہتر پلیٹ فارم، خاندانوں کے لیے باعزت عوامی سہولیات، ٹریفک اور پارکنگ کو منظم کرنے اور آنے والی نسلوں کے لیے محفوظ، صاف ستھری اور جدید چھاؤنی بنانے کا ہے۔

مرکزی وزیر دفاع نے کہا کہ مقصد صرف آج کے مسائل کا حل تلاش کرنا نہیں ہے بلکہ ایسی لکھنؤ چھاؤنی تعمیر کرنا ہے جسے آنے والی نسل پیچھے مڑ کر دیکھے اور کہے کہ ہمارے دور میں لکھنؤ چھاؤنی نے ترقی کی ایک نئی چھلانگ لگائی تھی۔ انہوں نے اعتماد ظاہر کیا کہ لکھنؤ چھاؤنی کونسل، فوج، وزارت دفاع، اتر پردیش حکومت، صنعت کار اور یہاں کے شہری مل کر اس عزم کو پورا کریں گے۔ مرکزی وزیر دفاع نے کہا کہ وہ لکھنؤ کی رفتار اور ترقی کو پورے اتر پردیش کی رفتار اور ترقی سے جوڑ کر دیکھتے ہیں۔ لکھنؤ کی ترقی میں سب سے بڑا تعاون وزیر اعلیٰ کا حاصل ہوا ہے۔ ریاستی حکومت، وزارت دفاع اور صنعتی شعبہ مل کر ترقیاتی کاموں کو آگے بڑھا رہے ہیں۔ جب مرکزی اور ریاستی حکومت کی سوچ ایک سمت میں چلتی ہے تو ترقی کی رفتار فطری طور پر کئی گنا بڑھ جاتی ہے۔ مرکزی وزیر دفاع نے کہا کہ ترقی یافتہ ہندوستان کا مطلب صرف بڑی بڑی اسکیمیں اور اقتصادی عمارتیں نہیں ہیں۔ ترقی یافتہ ہندوستان کا مطلب ہے کہ بچوں کو اچھی تعلیم ملے، ہر خاندان کے گھر میں صاف پانی پہنچے، نوجوانوں کو کھیلنے اور اپنی صلاحیت دکھانے کا موقع ملے اور معذور بچوں کو یہ احساس نہ ہو کہ وہ معاشرے سے پیچھے ہیں۔ ترقی کا سفر بڑے شہروں سے شروع ہو کر ہر محلے، بستی اور خاندان تک پہنچنا چاہیے۔ مرکزی وزیر دفاع نے کہا کہ وقت بدلتا ہے، شہر بدلتے ہیں اور لوگوں کی ضروریات بھی بدلتی ہیں۔ اس لیے قوانین میں بھی تبدیلی ضروری ہے۔ لکھنؤ سمیت چھاؤنی علاقوں میں نئے بلڈنگ بائی لاز نافذ کیے گئے ہیں۔ جہاں پہلے جی پلس ٹو یعنی تین منزلوں کی گنجائش تھی، وہیں اب اسٹلٹ پلس گراؤنڈ پلس تھری یعنی پانچ منزلہ عمارتوں کی اجازت دی گئی ہے۔ یہ تبدیلی ان خاندانوں کے لیے نئے امکانات لے کر آئی ہے جو اپنی بدلتی ضروریات کے مطابق اپنے گھر کو ترقی دینا چاہتے ہیں۔ پروگرام سے ڈائریکٹر جنرل دفاعی املاک شوبھا گپتا نے بھی خطاب کیا۔ اس موقع پر وزیر مملکت (آزادانہ چارج) کپل دیو اگروال، رکن پارلیمنٹ ڈاکٹر دنیش شرما، سنجے سیٹھ، اراکین اسمبلی، لکھنؤ کی میئر سشما کھرکوال، جنرل آفیسر کمانڈنگ ان چیف وسطی کمانڈ لیفٹیننٹ جنرل انندیہ سین گپتا سمیت دیگر معزز شہری موجود تھے۔

سعودی عرب نے عمرہ پرمٹ کے قوانین میں تبدیلی کی

ریاض (ایجنسی) عمرہ کے لیے سعودی عرب جانے کا ارادہ کر رہے ہیں یا سال میں ایک سے زیادہ بار عمرہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں، تو آپ کو رجسٹر کرانا ہوگا۔ سعودی عرب نے ملٹی پل انٹری عمرہ ویزا کے حوالے سے کچھ اصول واضح کر دیے ہیں۔ ایک سال کا درست ویزا دوبارہ عمرہ کے سفر کے لیے کافی نہیں ہوگا۔ عمرہ زائرین کو ہر سفر سے پہلے کچھ ضروری طریقہ کار کو مکمل کرنے کی ضرورت ہوگی۔ گلف نیوز کے مطابق سعودی عرب کی وزارت حج و عمرہ نے نیا قاعدہ جاری کر دیا ہے۔ اس کے مطابق تمام عمرہ زائرین کو نسوک (Nusuk) پلیٹ فارم پر رجسٹرڈ سروس پرووائیڈر سے عمرہ پیکج بک کرنا ہوگا۔ یہ پیکج آپ کے سفر کی تاریخوں کے مطابق ہونا چاہیے۔

اس کے علاوہ نسوک ایپ کے ذریعے عمرہ کا نیا پرمٹ حاصل کرنا بھی لازمی ہوگا۔ سعودی عرب جانے سے پہلے یہ اجازت نامہ حاصل کرنا ضروری ہے۔ اجازت نامے کی تاریخیں آپ کے بک کردہ سروس پیکج کی تاریخوں سے مماثل ہونی چاہئیں۔ اس کا مطلب ہے کہ صرف ایک درست عمرہ ویزا آپ کو دوبارہ عمرہ کرنے کے لیے سعودی عرب جانے کی اجازت نہیں دے گا۔

ڈیجیٹل گرفتاری جیسے فراڈ پر سپریم کورٹ نے خود کارروائی کی

غیر قانونی دولت کے عالمی بہاؤ پر چیف جسٹس آف انڈیا کا اظہار تشویش، باہمی تعاون پر زور

لندن/نئی دہلی: (ایجنسی) چیف جسٹس آف انڈیا جسٹس سوریا کانت نے کہا ہے کہ ہندوستانی عدلیہ نے ڈیجیٹل دور میں سامنے آنے والے فراڈ کے نئے طریقوں، خصوصاً ”ڈیجیٹل اریسٹ“ یعنی ڈیجیٹل گرفتاری جیسے جرائم کے خلاف پارلیمنٹ کی جانب سے قانون سازی کا انتظار کرنے کے بجائے فعال اور بروقت کردار ادا کیا ہے۔ لندن میں منعقدہ 43ویں انٹرنیشنل سمپوزیم آن اکنامک کرائم سے اختتامی خطاب کرتے ہوئے چیف جسٹس نے کہا کہ ہندوستانی عدلیہ نے جدید دور کے معاشی جرائم اور دھوکہ دہی کے بدلتے ہوئے طریقوں سے نمٹنے کے لیے قانونی اور ادارہ جاتی سطح پر اہم اقدامات کیے ہیں۔ انہوں نے ”ڈیجیٹل گرفتاری“ کے فراڈ کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا کہ اس طرح کے معاملات میں جعلساز خود کو پولیس افسر، عدالتی اہلکار یا سرکاری افسر ظاہر کر کے ویڈیو کال کے ذریعے لوگوں کو ڈراتے اور ان سے رقم بٹورتے ہیں۔ چیف جسٹس نے کہا کہ سپریم کورٹ نے حال ہی میں ”ڈیجیٹل اریسٹ“ فراڈ کا ازخود نوٹس لیا اور مرکز و ریاستی حکومتوں کو اس مسئلے کی شدت اور پھیلاؤ کا جائزہ لینے کی ہدایت دی۔ عدالت نے اس نوعیت کے جرائم کے لیے ایک علیحدہ جرم وضع کرنے اور نقصان کی نوعیت کے مطابق مناسب سزا مقرر کرنے کی ضرورت پر بھی توجہ دلائی۔ جسٹس سوریا کانت کے مطابق یہ ہندوستانی عدلیہ کے اس وسیع تر رویے کی مثال ہے جس میں عدالتیں نئے قسم کے فراڈ اور جرائم کے سامنے آنے پر صرف پارلیمنٹ کی جانب سے قانون سازی کا انتظار نہیں کرتیں بلکہ آئینی اور قانونی دائرہ اختیار کے اندر رہتے ہوئے فعال کردار ادا کرتی ہیں۔ چیف جسٹس نے کہا کہ ہندوستان میں معاشی جرائم سے نمٹنے کا نظام کسی ایک قانون تک محدود نہیں بلکہ کئی دہائیوں کے دوران قانون سازی، اداروں اور عدالتی اصولوں پر مشتمل ایک وسیع نظام تشکیل پایا ہے۔ انہوں نے پریونشن آف منی لانڈرنگ ایکٹ 2002 اور فیوگیٹو اکنامک آفینڈرز ایکٹ 2018 سمیت مختلف قانونی اقدامات کا ذکر کیا۔

نیپال میں پھنسے 105 ہندوستانی ناگپور بحفاظت لوٹے

تمل ناڈو کے 100 افراد اب بھی لاپتہ

ناگپور (ایجنسی) نیپال میں شدید سیلاب کے باعث پھنسے 105 ہندوستانی شہری بحفاظت اپنے گھروں کو واپس لوٹ آئے ہیں۔ یہ تمام مسافر ناگپور کے رہنے والے تھے۔ ایک ہندی نیوز پورٹل پر شائع ایک رپورٹ کے مطابق صبح تقریباً 5 بجے وہ لوگ پٹنہ-پورنا ایکسپریس سے ناگپور ریلوے اسٹیشن پہنچے۔ یہاں ان کے اہل خانہ اور دوستوں نے ان کا گرمجوشی سے استقبال کیا۔ شدید سیلاب میں پھنسے رہنے کے بعد اپنے گھروں کو واپس لوٹنے پر ان لوگوں کے چہروں پر خوشی صاف نظر آئی۔ ان لوگوں نے بحفاظت ہندوستان واپسی کے لیے وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس اور انتظامیہ کا شکریہ بھی ادا کیا۔ دوسری جانب تمل ناڈو کے بھی کئی لوگوں کو بحفاظت ہندوستان لانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اس معاملے پر ریاستی وزیر راج موہن نے بتایا کہ نیپال میں پھنسے تمل ناڈو کے 319 افراد میں سے 219 کو بچا لیا گیا ہے اور یہ تمام لوگ 31 اگست کو ہندوستان واپس آ جائیں گے۔ ان کے مطابق تمل ناڈو حکومت مسلسل مرکزی حکومت کے رابطے میں ہے اور نیپال میں پھنسے تمل لوگوں کو بچانے کے لیے کئی طرح کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ تمل ناڈو کے 319 لوگ نیپال میں پھنسے تھے، جن میں سے 219 لوگوں کو بحفاظت بچا لیا گیا ہے اور یہ لوگ 31 اگست تک ہندوستان پہنچ جائیں گے۔ ان کا کہنا ہے کہ دیگر 100 افراد کی تلاش کی جا رہی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ ہفتہ کو ’کیلاش-مانسروور یاترا‘ پر گئے آندھرا پردیش کے 26 زائرین کا ایک گروپ بھی نیپال میں اچانک آئے سیلاب سے بچ کر بحفاظت واپس آ گیا ہے۔ ایک زائر گاڈو الیونی نے بتایا کہ ”گزشتہ جمعہ کو ہم باگڈوگرا ایئرپورٹ سے کاٹھمنڈو پہنچے تھے۔

پی ایم مودی کھرگے کے اسٹیج کے شدھی کرن کے قصورواروں پر کارروائی یقینی بنائیں: پرینکا گاندھی

نئی دہلی (یواین آئی) کانگریس کی جنرل سکریٹری پرینکا گاندھی واڈرا نے وزیر اعظم نریندر مودی سے اتراکھنڈ میں کانگریس صدر ملکارجن کھرگے کی ریلی کے بعد ان کے اسٹیج کے مبینہ شدھی کرن کے واقعے میں ملوث افراد کے خلاف ایف آئی آر درج کرانے اور درج فہرست ذات و درج فہرست قبائل (مظالم کی روک تھام) ایکٹ کے تحت کارروائی یقینی بنانے کا مطالبہ کیا ہے۔ محترمہ واڈرا نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر اتوار کے روز لکھا کہ ہلدوانی میں مسٹر کھرگے کی ریلی کے بعد بھارتیہ جنتا پارٹی-راشٹریہ سویم سیوک سنگھ کے لوگوں نے ان کے اسٹیج کا شدھی کرن کیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ نہ صرف انتہائی قابلِ مذمت اور شرمناک سوچ کی علامت ہے، بلکہ آئین اور ایس سی/ایس ٹی ایکٹ کی شدید خلاف ورزی اور قانونی جرم ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس واقعے کو 20 دن گزر چکے ہیں، لیکن وزیر اعظم اور ان کی حکومت کی جانب سے اب تک کوئی کارروائی نہیں ہوئی ہے۔ انہوں نے سوال کیا کہ مسٹر مودی کو بتانا چاہیے کہ اس کی وجہ کیا ہے۔ محترمہ واڈرا نے کہا کہ اگر وزیر اعظم واقعی آئین کا احترام کرتے ہیں تو اتراکھنڈ میں اس جرم کو انجام دینے والے لوگوں کے خلاف ایف آئی آر درج کرائیں اور ایس سی/ایس ٹی ایکٹ کے تحت کارروائی یقینی

نیپال میں قیامت خیز سیلاب، 750 ہلاک، 3 ہزار لاپتہ

ملبے تلے دبے لوگوں کی تلاش جاری، امدادی کارروائیاں تیز

کاٹھمنڈو، 30 اگست (یو این آئی (نیپال میں اچانک آنے والے خوفناک سیلاب اور لینڈ سلائیڈنگ سے مرنے والوں کی تعداد بڑھ کر 750 ہوگئی ہے اور تقریباً 3,000 افراد ابھی بھی لاپتہ ہیں۔ بچاؤ ٹیمیں کیچڑ اور ملبے میں زندہ بچے لوگوں کی تلاش کررہی ہیں۔ مقامی رپورٹوں کے مطابق، نیپال میں ابھی بھی 2,498 افراد لاپتہ ہیں، جن میں 933 ہائیڈرو پاور کارکنان، 589 غیر ملکی شہری اور غیر ملکی سیاحوں کے ساتھ سفر کرنے والے 127 نیپالی شامل ہیں۔ وہیں، تبت میں 16 افراد کی موت کی رپورٹ ہے اور 546 افراد لاپتہ ہیں۔ نیپال میں تقریباً 20,000 سکیورٹی اہلکار تعینات کیے گئے ہیں۔ ہیلی کاپٹروں کے ذریعے متاثرہ علاقوں سے 279 ہائیڈرو پاور کارکنوں اور 227 غیر ملکی شہریوں کو محفوظ باہر نکالا گیا ہے۔ یہ آفت بدھ کے روز چین-نیپال سرحدی علاقے میں آئی۔ پانی اور ملبے کا اچانک بہاؤ ہمالیہ کی وادیوں سے گزرا، جس سے رہائشی بستیاں تباہ ہوگئیں اور سڑکیں، پل نیز ہائیڈرو پاور کا بنیادی ڈھانچہ شدید متاثر ہوا۔ پہاڑیاں، تنگ وادیاں، ملبہ اور تباہ شدہ بنیادی ڈھانچے کے باعث بچاؤ کے کاموں میں رکاوٹیں آرہی ہیں۔ حکام کو برآمد شدہ لاشوں کی شناخت کرنے میں بھی دشواری ہو رہی ہے۔ نیپال پولیس کے ڈپٹی انسپکٹر جنرل (ڈی آئی جی (اے بی نارائن کافلے نے دی کاٹھمنڈو پوسٹ' کو بتایا کہ شناخت کرنا اس لیے بھی مشکل ہوگیا ہے کیونکہ کئی لاشیں نامکمل تھیں اور ان کے اعضاء کٹے ہوئے تھے۔ مسٹر کافلے نے کہا، " کئی لاشیں دو-تین دنوں تک کیچڑ اور پانی کے نیچے دبی رہیں۔"نیپال نے سرنگ سے بچاؤ کے کام، زندہ بچے لوگوں کا پتہ لگانے والی ٹیکنالوجی، فورنسک اور ڈی این اے جانچ، اور برآمد شدہ لاشوں کو محفوظ رکھنے والے سامان کے معاملے میں خاص مدد مانگی ہے۔ ہندستان سے 11 اراکین پر مشتمل ٹنل-ریسکیو ریکونیسنس ٹیم (تفتیشی و جائزہ ٹیم (نیپال پہنچ گئی ہے تاکہ بچاؤ مہم میں مدد پہنچائی جا سکے۔ تریشولی 3 اے ہائیڈرو پاور پروجیکٹ میں نیپالی سکیورٹی فورسز نے سرنگ میں پھنسے ہوئے مزدوروں کا پتہ لگایا۔ فوج کے ترجمان راجا رام بسنیت نے کہا کہ ہیلی کاپٹر تعینات کیے گئے ہیں، لیکن بچاؤ اہلکاروں کو سرنگ کے داخلے کے راستے تلاش کرنے میں مشکل ہو رہی ہے۔ بچاؤ ٹیمیں مشکل حالات کا سامنا کر رہی ہیں کیونکہ وہ ہائیڈرو پاور پلانٹ کی سرنگ میں پھنسے مزدوروں کو بچانے کی کوشش کر رہی ہیں، جبکہ اتوار کی صبح مقامی وقت کے مطابق پاس کی ندی کی سطحِ آب دوبارہ بڑھ رہی ہے۔ نیپالی وزیر اعظم کے دفتر نے اتوار کو اپر تریشولی 3 اے ہائیڈرو پاور پلانٹ کا ذکر کرتے ہوئے کہا"۔ آج صبح تقریباً چار بجے پلانٹ والی جگہ پر سیلاب کے باعث تریشولی ندی کی سطحِ آب پانچ سے 10 میٹر تک بڑھ گئی۔" دفتر نے کہا، "سیلاب نے ندی کے کناروں کو کاٹنا شروع کر دیا ہے۔ سرنگ تک جانے والی سڑک بند ہوگئی ہے اور ہیلی کاپٹر کی لینڈنگ ممکن بنانے اور ضروری سامان نکالنے کی تیاریاں جاری ہیں۔" دفتر نے کہا کہ ٹیمیں ملبہ ہٹانے کے لیے بھاری مشینوں کا استعمال کر رہی ہیں، اور ایک اسپیشل فورس ہائیڈرو پاور فیسیلٹی کے حصوں، سی سی ٹی وی کیمروں اور دیگر سامان کو نکالنے کی تیاری کر رہی ہے۔ میڈیا رپورٹوں کے مطابق، یہ ایک مشکل کام ہے کیونکہ سرنگ کے داخلے کا پتہ لگانا بھی دشوار ہے۔ سائٹ سے تقریباً 350 ورکروں اور مقامی لوگوں کو بچایا گیا ہے، جبکہ اس علاقے میں پھنسے 100 سے زیادہ لوگوں تک پہنچنے کی کوششیں جاری ہیں۔ زندہ بچ جانے والوں نے سیلاب کو اچانک اور انتہائی خوفناک بتایا۔ ہائیڈرو پاور پلانٹ میں کام کرنے والے بدھ تامانگ کو 24 گھنٹے سے زیادہ وقت تک پھنسے رہنے کے بعد بچایا گیا ہے۔ اس دوران، امدادی کام تیز کر دیے گئے ہیں اور متاثرہ برادریوں تک کھانا، ضروری سامان اور طبی مدد پہنچائی جارہی ہے۔ حکومت کی طرف سے دی جانے والی نقد امداد بھی متاثرین تک پہنچنے لگی ہے۔ امریکہ نے ہفتے کے روز سیلاب سے متاثرہ نیپال کے لیے 36 لاکھ ڈالر سے زیادہ کی انسانی امداد کا اعلان کیا، جس میں 10,000 متاثرہ خاندانوں کے لیے ہنگامی خوراک کی امداد بھی شامل ہے۔ اس آفت نے ایک شدید انسانی بحران بھی پیدا کردیا ہے۔ یونیسیف نے کہا ہے کہ کم ازکم 17,000 بچوں کو فوری مدد کی ضرورت ہے، جبکہ 18 اسکول مکمل طور پر تباہ ہو گئے ہیں اور 20 دیگر کو نقصان پہنچا ہے۔ بین الاقوامی ریڈ کراس سوسائٹی کا اندازہ ہے کہ کم ازکم 93,000 لوگ متاثر ہوئے ہیں اور انہیں فوری امداد کی ضرورت ہے۔ کاٹھمنڈو میں اسپتالوں اور دیگر جگہوں پر خاندان اپنے لاپتہ رشتہ داروں کی تلاش میں مصروف ہیں۔ ساتھ ہی لاپتہ افراد کی تصاویر اور ناموں والے پوسٹر بھی لگائے گئے ہیں۔ حکام ہمالیائی علاقے میں بنی ایک نئی جھیل پر بھی نظر رکھے ہوئے ہیں، جس سے ایک اور خوفناک سیلاب کا خطرہ پیدا ہوگیا ہے۔ چین کے سرکاری نیوز چینل سی سی ٹی وی کی رپورٹ کے مطابق، ہفتے کے روز چین-نیپال سرحد کے پاس ایک ندی میں لینڈ سلائیڈنگ سے ایک نئی جھیل (بیریئر لیک (بن گئی، جس کے باعث گیرونگ پورٹ کے پاس موجود بچاؤ اہلکاروں کو وہاں سے ہٹنا پڑا۔ چین کی ایمرجنسی مینجمنٹ ہاؤس (وزارت (کے مطابق، ہفتے کی شام ایک نگرانی ڈرون نے پیور پوتسانگپوندی پر پہلے سے موجود ایک جھیل سے تقریباً 2.8 کلومیٹر (1.7 میل (نیچے کی طرف پہاڑ کی ڈھلان پر لینڈ سلائیڈنگ کا پتہ لگایا۔ حکام نے بتایا کہ اس تازہ لینڈ سلائیڈنگ سے ندی میں ایک نئی رکاوٹ پیدا ہوئی اور ایک اور جھیل بن گئی۔ اگرچہ اس خطرے میں کچھ کمی آئی ہے، لیکن بچاؤ ٹیمیں ابھی بھی دباؤ میں ہیں کیونکہ وہ لاپتہ افراد کی تلاش میں بڑے علاقوں میں چھان بین کر رہی ہیں اور تباہ شدہ وادیوں سے لاشیں نکال رہی ہیں۔

نیپال کے لیے امریکہ نے 36 لاکھ ڈالر سے زیادہ کی امداد کا اعلان کیا

واشنگٹن، 30 اگست (یو این آئی (نیپال-تبت سرحد کے قریب گلیشیئر ٹوٹنے سے آنے والے تباہ کن سیلاب کے بعد امریکہ نے نیپال کے لیے 36 لاکھ ڈالر سے زیادہ کی انسانی امداد کا اعلان کیا ہے۔ اس آفت میں اب تک کم ازکم 675 افراد کی موت ہوچکی ہے، جبکہ تقریباً 3,000 افراد اب بھی لاپتہ بتائے جا رہے ہیں۔ امریکہ کی جانب سے اعلان کردہ امداد میں آفت سے متاثرہ 10,000 تک خاندانوں کے لیے ہنگامی خوراک کی امداد شامل ہے۔ امریکی محکمہ خارجہ نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر کہا کہ امریکی شہریوں کی حفاظت اس کی اولین ترجیح ہے۔ محکمہ کے مطابق، نیپال اور چین میں موجود امریکی سفارت خانے مقامی انتظامیہ کے ساتھ مل کر امریکی شہریوں کی مدد اور راحت کے کاموں میں تعاون کر رہے ہیں۔ یہ آفت بدھ کے روز ہمالیہ میں ایک گلیشیئر کا ایک حصہ ٹوٹنے کے بعد آئی۔ گلیشیئر ٹوٹنے سے بھاری مقدار میں پانی اور ملبہ تیزی سے وادیوں میں بہا، جس سے نیپال-تبت سرحد سے ملحقہ علاقوں میں بڑے پیمانے پر تباہی ہوئی۔ آفت میں غیر ملکی سیاح بھی متاثر ہوئے ہیں۔ امریکی حکام کے مطابق، لاپتہ افراد میں تقریباً 100 امریکی شہری شامل ہیں۔ نیپال کی ڈیزاسٹر مینجمنٹ ایجنسی کے مطابق، ملک میں کل 589 غیر ملکی شہریوں کے لاپتہ ہونے کی اطلاع ہے۔ وہیں، نیپال ٹورزم بورڈ کے مطابق اب تک 261 غیر ملکی شہریوں کو محفوظ باہر نکالا جاچکا ہے۔ لاپتہ افراد کی تلاش کے لیے بڑے پیمانے پر راحت اور ریسکیو آپریشن چلایا جارہا ہے۔ سکیورٹی فورسز کے ساتھ ہیلی کاپٹر اور ہنگامی ٹیمیں اس مہم میں مصروف ہیں۔ تاہم، دشوار گزار پہاڑی علاقوں، خراب موسم اور بنیادی ڈھانچے کو پہنچنے والے نقصان کی وجہ سے

رضائے الٰہی کو زندگی کی ترجیح بنائیں: آیت اللہ شب زندہ دار

زمانہ طالب علمی کے نشیب وفراز میں مایوسی سے بچنے کے لیے علماء کی عظیم ذمہ داریوں کو سمجھنا ضروری ہے

تہران - (ایجنسی) حوزہ نیوز ایجنسی کی رپورٹ کے مطابق، حوزہ علمیہ کی سپریم کونسل کے سیکریٹری آیت اللہ محمد مہدی شب زندہ دار نے کہا ہے کہ علماء کی عظیم مقام اور اہم ذمہ داریوں پر توجہ رکھنے سے طلبہ اپنی تعلیمی و تبلیغی زندگی کے نشیب و فراز میں مایوسی اور ناامیدی کا شکار نہیں ہوتے۔ آیت اللہ محمد مہدی شب زندہ دار نے حوزہ علمیہ صوبہ کرمان کے ذمہ داران سے ملاقات میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امام جعفر صادق علیہ السلام کی ولادت باسعادت کی مبارک باد پیش کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بہت بڑی نعمت عطا کی ہے کہ ہمیں پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ائمہ معصومین علیہم السلام کے دین کے خادم بننے کا موقع ملا۔ انہوں نے کہا کہ حضرت بقیۃ اللہ الاعظم امام مہدی علیہ السلام تمام عالم اور بالخصوص علما وطلبہ کے حالات سے باخبر ہیں، اس لیے ہمیں اپنے کردار اور اعمال میں اس عظیم نعمت کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہیے۔ آیت اللہ شب زندہ دار نے رضائے الٰہی کو ہمیشہ اپنی ترجیح قرار دینے پر زور دیتے ہوئے کہا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے دینی مقاصد اور شریعت کے اعلیٰ اہداف کے حصول کی راہ میں قدم اٹھاتا ہے، وہ احسان کے مصداق میں شامل ہے؛ جیسا کہ قرآن کریم میں ارشاد ہے: »※ل جزاءِ ال اِحسانِ اِلّا ال اِحسان « - انہوں نے امام جواد علیہ السلام کی ایک روایت کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ دنیا میں اہل بیت علیہم السلام سے حقیقی وابستگی کا نتیجہ قیامت میں ان کی معیت کی صورت میں ظاہر ہوگا۔ انہوں نے سوال کیا کہ جو شخص علوم اہل بیت علیہم السلام، ان کے اہداف اور دینی تعلیمات کی خدمت میں زندگی گزارے، اس کے عمل کی قدر و قیمت کا اندازہ کیسے لگایا جاسکتا ہے؟ انہوں نے مزید کہا کہ علماء کے عظیم مقام اور ان کی اہمیت کو سمجھنے کا ایک فائدہ یہ ہے کہ انسان طالب علمی کی زندگی میں پیش آنے والے نشیب و فراز کے دوران مایوسی اور ناامیدی کا شکار نہیں ہوتا۔ آیت اللہ شب زندہ دار نے امام زمانہ علیہ السلام کی معروف دعا »تفضّل علی علمائنا بالز※ دوا لنصیح※ « کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اس دعا سے معلوم ہوتا ہے کہ زہد اور خیر خواہی ایک عالم کی کامیابی کے بنیادی ارکان ہیں۔ عالم دین دنیا سے بے رغبتی اور لوگوں کے ساتھ دلسوزی کے بغیر اپنی دینی ذمہ داری پوری نہیں کرسکتا۔ انہوں نے زہد کو دنیا سے غیر ضروری وابستگی سے دوری اور نصیحت کو لوگوں کے لیے خیر خواہی و دلسوزی قرار دیا اور شہید رہبر انقلاب کی زندگی میں زہد کی بعض مثالیں بیان کرتے ہوئے طلبہ اور علما کی ذمہ داریوں کی ادائیگی میں کامیابی کے لیے دعا کی۔

تبت میں لینڈ سلائیڈنگ سے 16 افراد ہلاک، 546 لاپتہ

بیجنگ، 30 اگست (یو این آئی) تبت کے خودمختار علاقے میں لینڈ سلائیڈنگ سے مرنے والوں کی تعداد 16 ہوگئی ہے اور 546 افراد ابھی بھی لاپتہ ہیں۔ مقامی حکام نے اتوار کے روز بتایا کہ بدھ کو نیپال میں ایک بڑا لینڈ سلائیڈ ہوا، جس سے تبت کے خودمختار علاقے میں چین-نیپال سرحد پر گیرونگ چیک پوائنٹ کے قریب تباہی مچ گئی۔ علاقائی حکام نے ایک پریس کانفرنس میں بتایا "اس آفت میں 16 افراد کی موت ہوگئی، جبکہ 546 دیگر افراد کے لاپتہ ہونے کی اطلاع ہے۔" حکام نے بتایا کہ 23 ممالک کے 261 غیر ملکی شہریوں سے رابطہ منقطع ہوگیا ہے، جن میں تین روسی شہری بھی شامل ہیں۔ حکام کے مطابق لاپتہ افراد میں 104 نیپالی، 49 ہندوستانی، 33 لیٹوین، 18 امریکی، 15 برطانوی، 6 کینیڈین، 6 آسٹریلوی اور 4 جنوبی افریقی شہری بھی شامل ہیں۔ اس کے علاوہ تین ملیشیائی اور تین جرمن شہریوں، دو دو آئرش، ایسٹونین، فرانسیسی، ڈچ اور نیوزی لینڈ کے شہریوں اور قازقستان، فن لینڈ، لیتھوانیا، پرتگال، یوکرین، اسپین اور ہنگری کے ایک ایک شہری سے بھی رابطہ منقطع ہوگیا ہے۔ مقامی حکام نے بتایا کہ چین نے ان ممالک کے اپنے ملک میں موجود سفارتی مشنز کو پہلے ہی مطلع کردیا ہے۔ تازہ اعداد وشمار کے مطابق چین اور نیپال میں اس آفت کی وجہ سے 620 سے زائد افراد کی موت ہوئی ہے اور 3,000 سے زائد افراد لاپتہ بتائے جا رہے ہیں۔

ٹرمپ کی تقاریر سے کمائی پڑی مہنگی

وائٹ ہاؤس کے ملازم پر 172000 ڈالر کا جرمانہ

امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کی تقریروں میں کیا کہا جائے گا، اس کی اندرونی معلومات کا استعمال کر کے سٹہ لگانے والے وائٹ ہاؤس کے سابق ٹیلی پرامپٹر آپریٹر گیبریئل پیریز کے خلاف بڑی کارروائی کی گئی ہے۔ انہیں 172000 ڈالر سے زیادہ کی رقم ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ 'امریکی کموڈیٹی فیوچرز ٹریڈنگ کمیشن) 'سی ایف ٹی سی (کے مطابق پیریز نے ٹرمپ کی تقریروں سے متعلق خفیہ معلومات کی بنیاد پر ٹریڈنگ کر کے منافع کمایا تھا۔ بی بی سی کے مطابق گیبریئل پیریز نے دسمبر 2025 سے فروری 2026 کے درمیان ٹرمپ کی تقریروں اور خطابات میں کیا کہا جائے گا، اس معلومات کی بنیاد پر 'کالشی' نامی پریڈکشن مارکیٹ پلیٹ فارم پر ٹریڈنگ کی۔ سی ایف ٹی سی نے کہا کہ پیریز کو 107539.02 ڈالر کا منافع واپس کرنا ہوگا۔ اس کے علاوہ انہیں 65000 ڈالر کا جرمانہ بھی ادا کرنا ہوگا۔ جمعہ کے روز معاہدے کا اعلان کرتے ہوئے ریگولیٹر نے کہا کہ پیریز نے ٹرمپ کی تقریروں سے متعلق پہلے سے حاصل معلومات کا غلط استعمال کرتے ہوئے شرطیں لگائیں۔ یہ ان کے اعتماد اور رازداری سے متعلق ذمہ داری کی خلاف ورزی تھی۔ سی ایف ٹی سی نے بتایا کہ تحقیقات کے دوران پیریز نے جس طرح تعاون کیا، اسے دیکھتے ہوئے شہری جرمانے کی رقم کم کی گئی۔ ریگولیٹر نے ان کے تعاون کو بہترین قرار دیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی پیریز پر 3 برس تک ٹریڈنگ کرنے کی پابندی بھی عائد کر دی گئی ہے۔ وائٹ ہاؤس نے اب تک اس معاہدے پر کوئی تبصرہ نہیں کیا ہے۔ اس سے قبل جولائی میں اس وقت کی پریس سکریٹری کیرولین لیویٹ نے کہا تھا کہ پیریز کو بغیر تنخواہ تعطیل پر بھیج دیا گیا ہے اور وہ اپنی سابقہ ذمہ داری پر واپس نہیں لوٹیں گے۔ کالشی کے چیف وکیل بابی ڈینولٹ نے اس کارروائی کا خیر مقدم کیا۔ انہوں نے 'ایکس' پر کہا کہ پلیٹ فارم کے قواعد یا وفاقی قانون کی خلاف ورزی کرنے والے کسی بھی شخص کو اس کے نتائج بھگتنا ہوں گے۔ کمپنی نے اس سے قبل بی بی سی کو بتایا تھا کہ اس کے تجزیہ کاروں نے 'مینشن مارکیٹس' میں غیر معمولی سرگرمی کا پتہ لگایا تھا۔ ان مارکیٹس میں لوگ یہ اندازہ لگاتے ہیں کہ کوئی مقرر اپنی تقریر میں کسی خاص لفظ، ملک کا نام یا انتخابی نعرہ بولے گا یا نہیں۔ کالشی نے بتایا کہ اس نے اکاؤنٹ سے متعلق ڈاٹا کا استعمال کر کے اس شخص کی شناخت کی۔ کمپنی کے مطابق متعلقہ صارف وفاقی حکومت کا ملازم تھا اور وائٹ ہاؤس میں ٹیلی پرامپٹر چلانے کا کام کرتا تھا۔ اس کے بعد کمپنی نے اس سرگرمی کی اطلاع سی ایف ٹی سی کو دی۔ کمپنی نے جولائی میں جاری کیے گئے ایک بیان میں کہا تھا کہ سیاسی لیڈران، صدر اور فیڈرل ریزرو کے سربراہ جیسی اہم شخصیات کی تقریروں میں استعمال ہونے والے الفاظ غیر ملکی زرمبادلہ مارکیٹ، تیل اور شیئر بازار میں اربوں ڈالر کے اتار چڑھاؤ کا سبب بن سکتے ہیں۔ بی بی سی کے مطابق وائٹ ہاؤس مینجمنٹ دفتر نے جولائی میں ملازمین اور معاونین کو ایک خط بھیجا تھا۔ اس میں انہیں پریڈکشن مارکیٹس پر کسی بھی طرح کی شرط لگانے سے گریز کرنے کی ہدایت دی گئی تھی۔

روسی فضائی دفاعی فورسز نے رات بھر میں 494 یوکرینی ڈرونز تباہ کیے

ماسکو، 30 اگست (یو این آئی (روسی فضائی دفاعی فورسز نے ہفتے کی رات 494 یوکرینی ڈرونز کو تباہ کر دیا ہے۔ وزارتِ دفاع نے یہ اطلاع دی ہے۔ وزارتِ دفاع نے اتوار کے روز کہا" ہفتے کی رات مقامی وقت کے مطابق رات 8:00 بجے (17:00 جی ایم ٹی (سے 30 اگست کی صبح 8:30 بجے تک ڈیوٹی پر تعینات فضائی دفاعی فورسز نے کل 494 یوکرینی بغیر پائلٹ والے فضائی گاڑیوں (ڈرونز (کو روکا اور تباہ کر دیا۔

ایران کی اجازت کے بغیر ہرمز سے کوئی جہاز نہیں گزرتا: ایرانی وزارتِ خارجہ

امریکہ کا آزادانہ گزرنے کا دعویٰ جھوٹ ہے □ ہرمز میں جہازوں کی آمدورفت پر ایران کا کنٹرول

تہران، 30 اگست (یو این آئی) ایران کے نائب وزیر خارجہ کاظم غریب آبادی نے کہا ہے کہ آبنائے ہرمز اب بھی پوری طرح بند ہے اور "اگر کوئی جہاز اس سے ہو کر گزرتا ہے، تو یہ یقینی طور پر ایران کے ساتھ ہم آہنگی اور اس کی اجازت سے ہی ہوتا ہے۔" مسٹر غریب آبادی نے کہا، "امریکہ کا یہ دعویٰ کہ جہاز اس راستے سے آزادانہ طور پر گزر سکتے ہیں، جھوٹ ہے اور اگر کوئی جہاز اس سے ہو کر گزرتا ہے، تو یہ یقینی طور پر ایران کے ساتھ ہم آہنگی اور اس کی اجازت سے ہی ہوتا ہے۔" انہوں نے بتایا کہ ہرمز سے جہازوں کی نقل وحرکت پر ایران اور عمان کے درمیان ایک سمجھوتہ طے پایا ہے، لیکن جب تک امریکہ اپنی وابستگیوں کو پورا نہیں کرتا، تب تک آبنائے کو باضابطہ طور پر نہیں کھولا جائے گا۔ ایرانی نائب وزیر خارجہ نے کہا کہ قطر اور پاکستان کے ثالثوں کے ساتھ ہونے والی ملاقاتوں کے دوران ایران نے عمان کے ساتھ ہوئے معاہدے کے ذریعے ہرمز میں جہازوں کی نقل وحرکت کے حوالے سے اپنی تیاری کا مظاہرہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس نظام کو نافذ کرنے کی ذمہ داری امریکہ کی ہے اور امریکہ نے اپنی وابستگیوں کو پورا نہیں کیا ہے۔ مسٹر غریب آبادی کا یہ بیان ایسے وقت میں آیا ہے جب آبنائے ہرمز کے حوالے سے امریکہ اور ایران کے دعووں میں تضاد سامنے آرہا ہے۔ امریکہ کا کہنا ہے کہ جہاز اس اہم سمندری راستے سے گزر سکتے ہیں، جبکہ ایران کا دعویٰ ہے کہ اس کی اجازت کے بغیر کوئی بھی جہاز یہاں سے نہیں گزر سکتا۔ قابلِ ذکر ہے کہ 18 جون کو امریکہ اور ایران نے خطے میں تمام محاذوں پر جنگ ختم کرنے کے حوالے سے ایک مفاہمت نامے پر دستخط کیے تھے۔ اس کے تحت دونوں ممالک کو 60 دنوں کے اندر بات چیت کر کے حتمی معاہدے تک پہنچنا تھا۔ یہ مدت 17 اگست کو ختم ہوگئی، لیکن دونوں ممالک کے درمیان گزشتہ ماہ بڑھنے والے تناؤ کے بعد ان مذاکرات کا مستقبل اب بھی واضح نہیں ہے۔ آبنائے ہرمز دنیا کے سب سے اہم سمندری تجارتی راستوں میں سے ایک ہے۔ اس کے ذریعے بڑی مقدار میں عالمی تیل اور گیس کی نقل وحرکت ہوتی ہے، اس لیے یہاں طویل عرصے تک جاری رہنے والی کسی بھی قسم کی رکاوٹ کا اثر صرف ایران اور امریکہ تک محدود نہیں رہے گا، بلکہ عالمی توانائی کی مارکیٹ اور ہندوستان جیسے بڑے تیل درآمد کرنے والے ممالک پر بھی پڑ سکتا ہے۔

مسلم ممالک متحد ہوں: آیت اللہ مجتبیٰ خامنہ ای

تہران، 30 اگست (یو این آئی) ایران کے سپریم لیڈر آیت اللہ سید مجتبیٰ حسینی خامنہ ای نے مسلم ممالک سے اپنے اصل دشمن کی پہچان کرنے اور اس سے نمٹنے کی اپیل کرتے ہوئے امریکہ اور اسرائیل پر مسلم دنیا کو تقسیم کرنے کا الزام لگایا ہے۔ مسٹر خامنہ ای نے پیغمبر اسلام کے یومِ ولادت اور اسلامی اتحاد کے ہفتے کے موقع پر اتوار کو اپنے پیغام میں کہا کہ اسلامی دنیا کو مضبوط کرنے اور بیرونی دباؤ کا مقابلہ کرنے کے لیے مسلم اتحاد ضروری ہے۔ مسٹر خامنہ ای نے کہا، اسلامی ممالک کے حکمرانوں، بالخصوص مغربی ایشیا کے خطے اور خلیج فارس کے ممالک کے حکمرانوں سے میری بار بار اور پرزور نصیحت ہے کہ وہ جانیں کہ ان کا اصل دشمن کون ہے۔ ان کی سازشوں کو سمجھیں اور ان کا مقابلہ کریں۔" انہوں نے امریکہ اور اسرائیل کو مسلم اتحاد اور دوستی کا کٹر دشمن قرار دیتے ہوئے کہا کہ ان کی دشمنی صرف ایران تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ پوری اسلامی دنیا کے خلاف ہے۔ ایران کی سرکاری خبر رساں ایجنسی ارنا کے پیغام کے مطابق مسٹر خامنہ ای نے کہا، "امریکہ کے مجرم حکمران اور غیر قانونی صیہونی حکومت اس اتحاد اور دوستی کے کٹر دشمن ہیں۔" پیغام میں کہا گیا، "اسلامی برادری (امت) کے مسائل کا حل بھلائی اور نیکی کی راہ پر اتحاد، دوستی اور تعاون برقرار رکھنے میں ہے۔ امریکہ کے مجرم حکمران اور غیر قانونی صیہونی حکومت اس اتحاد اور دوستی کے کٹر دشمن ہیں۔ وہ صرف اسلامک ریپبلک، ایرانی قوم اور اسلامی مزاحمت کے وسیع محاذ کے دشمن نہیں ہیں بلکہ وہ پوری اسلامی امت کے ساتھ دشمنی رکھتے ہیں، جس میں مغربی ایشیا اور شمالی افریقہ کے ممالک بھی شامل ہیں۔ اس معاملے میں ان ممالک کے حکمران بھی نہیں بچتے، جن میں سے کئی ان کے اتحادی مانے جاتے ہیں اور گلوبل ایروگینس کے لیڈروں کے ذریعہ کچھ اسلامی ممالک کے رہنماؤں کے خلاف کی گئی بے عزتی اور توہین آمیز تبصرے ابھی بھی آپ کی اور ہماری یادوں میں تازہ ہیں۔" مسٹر خامنہ ای نے کہا کہ مسلم ممالک کو سکیورٹی، سائنس، اقتصادی ترقی اور دیگر شعبوں میں تعاون مضبوط کرنا چاہیے۔ انہوں نے دلیل دی کہ زیادہ

آئس لینڈ نے یورپی یونین میں شامل ہونے پر مذاکرات دوبارہ شروع کرنے کی تجویز مسترد کردی

ریکیاوک، 30 اگست (یو این آئی) آئس لینڈ کے ووٹروں نے [illegible]

پچیس سالہ امریکی تیل معاہدہ، پھر بھی وینزویلا بولا، ہماری خودمختاری برقرار

کراکس، 30 اگست (یو این آئی) امریکہ اور وینزویلا کے درمیان ایک بڑے تیل معاہدے کے بعد دونوں ملکوں کے تعلقات میں بڑی تبدیلی آتی دکھائی دے رہی ہے۔ [illegible]

اے آئی کھولے گا اسپتالوں کی خدمات کا راز

آیوشمان مریضوں سے فون پر لیا جائے گا فیڈ بیک، شکایات پر ہوگی فوری کارروائی

لکھنؤ۔ اگر آپ نے آیوشمان یوجنا کے تحت کسی اسپتال میں علاج کرایا ہے تو آنے والے وقت میں آپ کے پاس فون آسکتا ہے۔ فون پر آپ سے پوچھا جائے گا کہ علاج کیسا ملا، اسپتال میں کسی طرح کی پریشانی ہوئی یا نہیں اور ملازمین کا برتاؤ کیسا رہا۔ اتنا ہی نہیں، آپ سے یہ بھی پوچھا جائے گا کہ علاج کے بدلے آپ سے کوئی اضافی یا غیر مجاز رقم تو نہیں لی گئی۔ یوگی حکومت اب مریضوں کے تجربات کے ذریعے اسپتالوں کی خدمات کی نگرانی کو مضبوط کرنے جا رہی ہے۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی ہدایت پر نوڈل اسٹیٹ ہیلتھ ایجنسی 'ساچیز' آیوشمان کارڈ ہولڈرز اور ان کے تیمارداروں کے لیے اے آئی پر مبنی وائس بوٹ تیار کر رہی ہے۔ اس کا استعمال علاج کرا چکے مریضوں سے فون پر فیڈ بیک لینے کے لیے کیا جائے گا۔ اے آئی وائس بوٹ کے ذریعے مریضوں سے کئی سوال پوچھے جائیں گے۔ ان سے یہ جاننے کی کوشش ہوگی کہ انہیں آیوشمان یوجنا کے تحت علاج ملا یا نہیں۔ علاج کے دوران کوئی پریشانی ہوئی یا نہیں، اسپتال کی خدمات کیسی تھیں اور ملازمین کا برتاؤ کیسا رہا، اس کی معلومات بھی لی جائیں گی۔ اس کے علاوہ مریض یا اس کے خاندان سے یہ بھی پوچھا جائے گا کہ علاج کے لیے ان سے کوئی غیر مجاز رقم تو نہیں لی گئی۔ علاج کے بعد مریض اسپتال کی خدمت سے کتنا مطمئن ہے، اس کا فیڈ بیک بھی لیا جائے گا۔ نائب وزیر اعلیٰ برجیش پاٹھک کے مطابق، اس نظام سے مریضوں کی حقیقی پریشانی اور اسپتالوں میں ملنے والی خدمات کی صورتِ حال کو سمجھنے میں مدد ملے گی۔

صرف مریضوں سے فیڈ بیک لینا ہی اس نظام کا مقصد نہیں ہے۔ بڑی تعداد میں ملنے والے جوابات کا اے آئی کے ذریعے تجزیہ کیا جائے گا۔

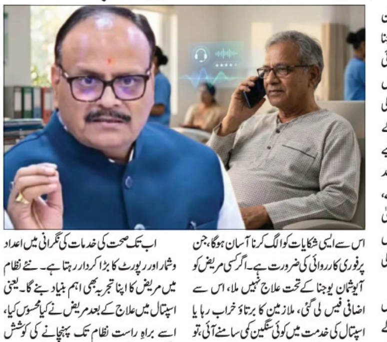

اس سے ایسی شکایات کو الگ کرنا آسان ہوگا، جن پر فوری کارروائی کی ضرورت ہے۔ اگر کسی مریض کو آیوشمان یوجنا کے تحت علاج نہیں ملا، اس سے اضافی فیس لی گئی، ملازمین کا برتاؤ خراب رہا یا اسپتال کی خدمت میں کوئی سنگین کمی سامنے آئی، تو ایسے معاملات کو متعلقہ ٹیم تک پہنچایا جا سکے گا۔

اب تک صحت کی خدمات کی نگرانی میں اعداد وشمار اور رپورٹ کا بڑا کردار رہتا ہے۔ نئے نظام میں مریض کا اپنا تجربہ بھی اہم بنیاد بنے گا۔ یعنی اسپتال میں علاج کے بعد مریض نے کیا محسوس کیا، اسے براہِ راست نظام تک پہنچانے کی کوشش ہوگی۔ ساچیز کی سی ای او ارچنا ورما کے مطابق، اے آئی پر مبنی نظام کا مقصد صرف فیڈ بیک کو ریکارڈ کرنا نہیں، بلکہ اس میں سے ایسے معاملات کی شناخت کرنا ہے جن پر کارروائی کی جا سکتی ہے۔

آیوشمان یوجنا کے تحت علاج کرانے والے مریضوں کے لیے یہ نظام اس لیے اہم ہو سکتا ہے، کیونکہ اس کے ذریعے اسپتال میں ملنے والی سہولیات کی معلومات براہِ راست مریضوں سے لی جائیں گی۔ علاج میں پریشانی، اضافی رقم کا مطالبہ یا برتاؤ سے متعلق شکایت سامنے آنے پر اسے متعلقہ سطح تک پہنچانے میں مدد مل سکتی ہے۔ حکومت کا مقصد صرف مریض کو علاج فراہم کرنا نہیں، بلکہ اسے باعزت، معیاری اور بہتر صحت کی خدمات فراہم کرنا ہے۔ ایسے میں آنے والے وقت میں اسپتالوں کی نگرانی میں مریض کی آواز ایک اہم کردار ادا کر سکتی ہے۔

پیلی بھیت میں سڑک حادثے میں ایک بھائی کی موت، دوسرا شدید زخمی

پیلی بھیت، 30 اگست (یو این آئی) پیلی بھیت میں ہفتہ کی دیر شام ایک سڑک حادثے میں ایک نوجوان کی موت ہوگئی۔ مارکیٹ سے سبزی لے کر موٹر سائیکل پر گھر لوٹ رہے دو چچا زاد بھائیوں کو ایک تیز رفتار نامعلوم گاڑی نے ٹکر مار دی۔ اس حادثے میں ایک شخص کی موقع پر ہی موت ہوگئی جبکہ دوسرا شدید زخمی ہوگیا۔ جہان آباد تھانہ پولیس کی دی گئی اطلاع کے مطابق، گرام پنچایت بھونا کے پیتم رام (40) اپنے چچازاد بھائی چندر پال (35) کے ساتھ ہفتہ کی دیر شام بارات بوجھ※ بازار گئے تھے۔ رات تقریباً آٹھ بجے جب دونوں بھائی سبزی خرید کر اپنے گاؤں لوٹ رہے تھے، تبھی ان کی موٹر سائیکل کو زوردار ٹکر مار کر ڈرائیور نامعلوم گاڑی سمیت موقع سے فرار ہو گیا۔ جہان آباد تھانہ انچارج جے شنکر سنگھ نے بتایا کہ پولیس نے لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا ہے۔ نامعلوم گاڑی اور اس کے ڈرائیور کی تلاش کے لیے آس پاس کے سی سی ٹی وی کیمروں کی فوٹیج کھنگالی جا رہی ہے۔

مسجد میر محل میں جشنِ صادقینؑ آج

لکھنؤ، 30 اگست۔ زائر والحاج رفیق حسین کی اطلاع کے مطابق سلسلۂ ولادت بسعادت حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور امام جعفر صادقؑ حسبِ دستور میں ایک محفلِ مقاصد آج بتاریخ 17 ربیع الاول 1448ھ مطابق 31 اگست 2026ء، بعد نمازِ مغربین، مسجد میر محل، نیو نجف روڈ، رستم نگر، لکھنؤ میں منعقد ہوگی۔ آغازِ تلاوتِ کلام پاک سے قاری محمد ندیم نجفی کریں گے۔ افتتاحی تقریر عالیجناب مولانا سید محمد عسکری صاحب خطاب فرمائیں گے۔ بعدہٗ ثنا خوان اہل بیت سید حیدر رضا لکھنوی کی نظامت میں منتخب شعرا کرام بارگاہِ رسالت وامامت میں منظوم نذرانۂ عقیدت پیش فرمائیں گے۔ جشن کے مہتمم خاص محمد داود عرف شباب اور محمد عمران نے محبانِ رسول وآلِ رسول سے اس پُرمسرت موقع پر جشن میں شرکت کی التماس کی ہے۔

مولانا سید ذکی حسن ہسپتال میں داخل

لکھنؤ۔ ۳۰؍اگست۔ آل انڈیا شیعہ پرسنل لا بورڈ کے صدر حجۃ الاسلام والمسلمین مولانا شمس العلماء مولانا سید صائم مہدی صاحب آل غفرآن مآب کے بڑے داماد حجۃ الاسلام مولانا سید ذکی حسن وہب استاد نجفی ہاؤس ممبئی بخار کے باوجود مجلس کو خطاب کررہے تھے کہ اچانک منبر پر ہی بیہوش ہوگئے۔ مومنین حبیب ہسپتال لے گئے۔ علاج جاری ہے۔ ممبئی کی ایک اہم شخصیت جو سماجی مذہبی ملی ملکی خدمات میں نمایاں نظر آتی ہے یعنی جاوید شرف بھائی انکی نگرانی میں ڈاکٹروں کی ٹیم مولانا ذکی حسن کی دیکھ بھال کررہی ہے۔ مومنین سے گزارش ہے کہ مولانا کی صحتیابی کے لئے دعائیں کریں۔ مولانا ابھی ہسپتال میں ہی بھرتی ہیں۔ صدر بورڈ نے مومنین سے مولانا ذکی سلمہ کی صحتیابی کے لئے دعاؤں کی اپیل کی ہے اور جاوید شرف بھائی کو دعاؤں سے نوازہ ہے۔

مفتی آفتاب عالم خیرآبادی ندوی علیل، دعائے صحت کی اپیل

لکھنؤ، 30 اگست (پریس ریلیز): دارالعلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ کے شعبۂ دعوت وارشاد کے مبلغ، معروف خطیب اور جامعہ نورالہدیٰ للبنات خیرآباد کے بانی وناظم مولانا مفتی آفتاب عالم خیرآبادی ندوی علیل ہیں اور ایک اسپتال میں زیر علاج ہیں۔ شوگر سمیت دیگر طبی مسائل کے باعث ڈاکٹروں کی نگرانی میں علاج جاری ہے۔ ڈاکٹروں کے مطابق مولانا کی طبیعت اطمینان بخش ہے اور توقع ہے کہ دو تین روز میں انہیں اسپتال سے ڈسچارج کر دیا جائے گا۔ متعلقین نے علماء، طلبہ اور احباب سے مولانا کی جلد صحت یابی اور شفائے کاملہ کیلئے خصوصی دعا کی اپیل کی ہے۔

آؤٹ سورس ملازمین کے لیے ٹھوس پالیسی بنائی جائے گی: سکھو

ہمیر پور، 30 اگست (یو این آئی) ہماچل پردیش حکومت ریاست کے مختلف شعبوں اور کارپوریشنوں میں کام کرنے والے آؤٹ سورس ملازمین کے مستقبل کو محفوظ رکھنے اور ان کے مفادات کی حفاظت کے لیے ایک ٹھوس پالیسی پر کام کر رہی ہے۔ وزیر اعلیٰ سکھوِیندر سنگھ سکھو نے ہفتے کی رات نادون میں صحافیوں سے بات کرتے ہوئے بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) پر نشانہ سادھا اور الزام لگایا کہ ریاست کی بی جے پی ان کی ہر بات میں خامی نکالتی ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ بی جے پی ابھی کئی دھڑوں میں بٹ چکی ہے اور اگلے اسمبلی انتخابات کے بعد ریاست کی سیاست سے باہر ہو جائے گی۔ وزیر اعلیٰ نے لاٹری سے جڑے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ ملک کی کئی ریاستوں میں لاٹری کا نظام موجود ہے، جس میں بی جے پی کی زیرِ اقتدار کئی ریاستیں بھی شامل ہیں۔ مسٹر سکھو نے نیپال میں آئی آفت کے بارے میں کہا کہ ریاستی حکومت مرکزی حکومت کے رابطے میں ہے۔ یہ پتہ لگانے کی کوشش بھی کی جا رہی ہے کہ ہماچل پردیش کے کتنے لوگ ابھی نیپال میں موجود ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس بارے میں مکمل معلومات جلد ہی فراہم کی جائیں گی۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ریاست کے تمام رہائشیوں کو پینے کا صاف پانی فراہم کرنے کے لیے جدید ٹیکنالوجی اپنائی جا رہی ہے۔ حکومت ہمیر پور ضلع سمیت پوری ریاست کی ترقی کو یقینی بنانے کے لیے کام کر رہی ہے۔ نادون کو ترقی دینے پر بھی خاص توجہ دی جا رہی ہے۔

رائے بریلی میں گنگا کی آبی سطح وارننگ پوائنٹ سے 21 سینٹی میٹر اوپر، کئی مقامات پر کھیت تالاب میں تبدیل

رائے بریلی، 30 اگست (یو این آئی) اتر پردیش کے رائے بریلی سے گزرنے والے دریائے گنگا کی آبی سطح وارننگ پوائنٹ سے اوپر بہنے کے باعث ضلع کے متعدد علاقوں میں سیلاب کا خطرہ برقرار ہے۔ اگرچہ اتوار کو دریا کی سطح آب میں 30 سینٹی میٹر کی کمی ریکارڈ کی گئی، تاہم پانی اب بھی وارننگ پوائنٹ سے تقریباً 21 سینٹی میٹر اوپر ہے۔ مختلف علاقوں میں ہزاروں بیگھہ دھان وغیرہ کی فصلیں زیر آب آ گئی ہیں، جبکہ ضلع کے دیگر علاقوں میں بھی موسلا دھار بارش سے فصلوں کو شدید نقصان پہنچا ہے۔ محکمہ ڈیزاسٹر مینجمنٹ کے ذرائع سے اتوار کو موصولہ اطلاع کے مطابق ہفتہ کو گنگا کی آبی سطح 600.98 میٹر درج کی گئی تھی، جو اتوار کو کم ہو کر 570.98 میٹر ہو گئی۔ اس طرح آبی سطح میں 30 سینٹی میٹر کی کمی آئی ہے، لیکن اس کے باوجود یہ وارننگ پوائنٹ 360.98 میٹر سے تقریباً 21 سینٹی میٹر اوپر ہے۔ گنگا کے خطرے کا نشان 360.99 میٹر ہے، جس سے موجودہ آبی سطح اب بھی تقریباً 79 سینٹی میٹر نیچے ہے۔ پانی کی سطح بلند ہونے اور مسلسل بارش کی وجہ سے کٹری کے علاقے سمیت دیگر علاقوں کے مکینوں کی مشکلات بڑھ گئی ہیں۔ چک ملک بھیتی، جمال نگر محدین پور، جہانگیر آباد، پورے ریوتی سنگھ، امبھا اور ببورا سمیت کئی دیہات کے باسی سیلاب کے خوف سے سہمے ہوئے ہیں۔ متعدد مقامات پر پانی رابطہ سڑکوں تک پہنچ گیا ہے جس سے نقل وحمل میں دشواری کا سامنا ہے، جبکہ گھاٹ کے کنارے بنے کئی مکانات بھی پانی میں گھر گئے ہیں۔

دولہے نے بائیک کے لئے بارات لے جانے سے کیا انکار، صدمے سے دلہن کی طبیعت بگڑی

علی گڑھ: 30 اگست (پی این ایس) ضلع کے قرسی تھانہ علاقے کے نگلہ پٹواری بروَلی روڈ علاقے میں ایک لالچی دولہے نے جہیز کے طور پر موٹر سائیکل نہ ملنے کی وجہ سے آخری وقت میں بارات لے جانے سے انکار کر دیا۔ یہ سن کر مہندی لگائے انتظار کررہی دلہن اچانک صدمے سے بیمار ہوگئی۔ دونوں فریقین نے مقامی پولیس سے رجوع کیا۔ قرسی پولیس اسٹیشن دونوں فریقوں کے درمیان ثالثی کا کام کر رہا ہے۔ شاہجمال کے رہائشی سلمان کی منگنی نگلہ پٹواری کے رہائشی بلو خان چھوٹو کی بیٹی ترانہ سے ہوئی تھی۔ شادی کی بارات 29 اگست کو پہنچنی تھی۔ اس دن شادی کی رسومات مکمل ہونے والی تھیں۔ تمام رشتہ دار دلہن کے گھر جمع تھے اور بارات کے استقبال کی تیاریوں میں مصروف تھے۔ دلہن کے والد جو کہ پیشہ سے مزدور ہیں، نے بتایا کہ اس نے شادی کی تمام تیاریاں خود کی تھیں۔ دولہا سلمان اور اس کے اہل خانہ جہیز کے طور پر موٹر سائیکل کا مطالبہ کرنے پر بضد تھے۔ دلہن نے جب مالی حالات کی خرابی کی وجہ سے بارات لانے سے عاجزی کا اظہار کیا تو انہوں نے دلہن لانے سے انکار کر دیا۔ دلہن کو جب معلوم ہوا کہ بارات نہیں آرہی تو وہ ذلت اور صدمے سے بیمار ہوگئی۔ اس واقعہ کے بعد مقامی باشندوں اور رشتہ داروں میں دولہے کے اہل خانہ سے شدید غصہ پایا جاتا ہے۔ مڈل مین، گڈی اور متاثرہ خاندان نے دولہے کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ سی او سروم سنگھ کے مطابق دونوں پارٹیوں کو تھانے بلاکر کونسلنگ کی جارہی ہے۔ ان کے درمیان غلط فہمی تھی۔ اس بات کو یقینی بنانے کی کوشش کی جائے گی کہ کسی کا گھر مکمل طور پر قائم ہونے سے پہلے تباہ نہ ہو۔

ایودھیا: رام مندر ٹرسٹ میں ہوسکتی ہیں بڑی تبدیلیاں

RSS اور VHP کا ہوسکتا ہے یہ کردار، میٹنگ 2 کو

ایودھیا: 30 اگست (پی این ایس) شری رام جنم بھومی تیرتھ کھیتر ٹرسٹ کی ممکنہ تنظیم نو کو لے کر ایودھیا کی سنت برادری میں بحث ومباحثہ جاری ہے۔ یہ بھی بات ہے کہ ایودھیا سے کسی نئے سنت کو ٹرسٹ میں شامل کیا جاسکتا ہے۔ تاہم، موجودہ مساوات کو دیکھتے ہوئے، ٹرسٹ میں ایودھیا سے کسی نئے سنت کو شامل کرنے کا امکان فی الحال کم نظر آتا ہے۔ ٹرسٹ کے پاس پہلے ہی سنت برادری کی مناسب نمائندگی موجود ہے، اور ایودھیا سمیت سنت روایت سے وابستہ نو سنتوں کا مذہبی معاملات کے لیے بنائی گئی مذہبی کمیٹی میں کردار ہے۔

ٹرسٹ کے موجودہ ڈھانچے پر نظر ڈالنے سے پتہ چلتا ہے کہ چھ سنت پہلے ہی ٹرسٹ کے ممبر ہیں۔ اس کے علاوہ مذہبی کمیٹی میں نو سادھو موجود ہیں۔

سیرتِ نبویؐ عدل وانصاف کا کامل نمونہ ہے: مولانا محمد عمران قاسمی

بارہ بنکی (پریس ریلیز) عدل و انصاف حکومت وسلطنت کے لیے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے، لیکن اس کا تعلق صرف حکمرانی سے نہیں بلکہ انسان کی انفرادی واجتماعی زندگی اور زندگی کے ہر شعبے سے نہایت گہرا ہے۔ نبی اکرم ﷺ عدل وانصاف کے اس بلند ترین مقام پر فائز تھے کہ اس سے بلند تر درجے کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ آپ ﷺ کی انفرادی زندگی کا ہر گوشہ عدلِ کامل کا عملی نمونہ تھا۔ آپ ﷺ بیک وقت نبی ورسول، حاکم وبادشاہ، قاضی ومنتظم، شوہر وباپ، دوست ومصلح تھے اور ان تمام ذمہ داریوں کو کامل عدل وانصاف کے ساتھ ادا فرماتے تھے۔ ان خیالات کا اظہار مولانا محمد عمران قاسمی، مہتمم مدرسہ سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ، نے جمعیت علماء ضلع بارہ بنکی کے زیر اہتمام شہر سے متصل قصبہ بنکی کی پولیس چوکی والی مسجد میں منعقدہ پندرہ روزہ جلسۂ سیرت النبی ﷺ کے آخری اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ عدل کا حاصل یہ ہے کہ انسان اس طرح عمل کرے کہ کسی کے معمولی سے معمولی حق کی بھی حق تلفی نہ ہو۔ رسول اللہ ﷺ اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں اسی

اصول پر مکمل طور پر عمل پیرا تھے۔ آپ ﷺ اپنے جسمِ اطہر کا بھی حق ادا فرماتے اور روحِ مقدس کے تقاضوں کا بھی خیال رکھتے۔ آرام کے وقت آرام فرماتے اور کام کے وقت کام کرتے، کھاتے پیتے بھی تھے اور روزے بھی رکھتے، سوتے بھی تھے اور بیدار بھی رہتے تھے۔ جمعیت علماء ضلع بارہ بنکی کے جنرل سکریٹری مولانا محمد جمال قاسمی نے اپنے خطاب میں کہا کہ بے پناہ تبلیغی و اصلاحی مصروفیات کے باوجود رسول اکرم ﷺ اپنے اہلِ خانہ اور دیگر لوگوں کے معاملات میں مکمل عدل و انصاف فرماتے تھے۔ یہاں تک کہ یہود اور آپ ﷺ کے جانی دشمن بھی اپنے مقدمات آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کرتے اور آپ ﷺ کے فیصلوں سے مطمئن ہو کر واپس جاتے تھے۔ امام مسجد حافظ مصباح الرحمن کی سرپرستی اور جمعیت علماء ضلع بارہ بنکی کے صدر حکیم قاری محمد اللہ کی صدارت میں منعقد اس اجلاس کا آغاز حافظ ازہر الرحمن، متعلم جامعہ دارالرشاد، کی تلاوتِ کلام پاک سے ہوا، جبکہ محمد ارسلان نے نعتِ رسول ﷺ پیش کی۔ جمعیت علماء ضلع بارہ بنکی کے سکریٹری اور جامعہ دارالرشاد کے ناظمِ تعلیمات مولانا سید محمد اظہر قاسمی نے پندرہ روزہ جلسۂ سیرت النبی ﷺ کے پندرھویں اور آخری اجلاس کی نظامت کرتے ہوئے کہا کہ ضلع جمعیت کے صدر حکیم قاری محمد اللہ، شہر واطراف کے ذمہ داران، علماء وائمہ کرام اور اہلِ علاقہ کے تعاون سے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے تمام روزانہ اجلاس حسن وخوبی کے ساتھ منعقد ہوتے رہے۔ انہوں نے جلسوں کی خبروں کی شاندار اشاعت پر صحافی برادری اور تمام معاونین کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا۔ اس موقع پر مولانا شاداب قاسمی، حافظ جمیل احمد، حاجی مشیر عالم، اقبال انصاری، محمد حلیم، رئیس الدین، حبیب الرحمن، نفیس الرحمن، ڈاکٹر فیصل، اطہر علی، حاجی اختر علی، سلمان منصوری، جنید انصاری، اور دیگر لوگ موجود تھے۔

پریاگ راج میں ریاستی سطح کے ریڈنگ کلچر فیسٹیول کا انعقاد

موبائل کے بڑھتے استعمال کے نقصانات سے آگاہی، طلبہ کو کتابیں پڑھنے کی ترغیب

لکھنؤ، 30 اگست۔ لائبریری سیل، سیکنڈری ایجوکیشن ڈپارٹمنٹ، اتر پردیش حکومت نے اتوار کو ڈائریکٹریٹ آف ایجوکیشن، اتر پردیش، پریاگ راج کے سول لائنز کیمپس میں ایک ریاستی سطح کے ریڈنگ کلچر فیسٹیول کا انعقاد کیا، جس کا مقصد ریڈنگ کلچر کو فروغ دینا، طلباء کو موبائل فون کے زیادہ استعمال سے ہونے والے نقصانات سے آگاہ کرنا، انہیں موبائل فون اور اخبارات کی ڈیجیٹل اسکرین میں باقاعدگی سے کتابیں پڑھنے کی عادت ڈالنا ہے۔ ایڈیشنل چیف سکریٹری مسٹر پارتھ سارتھی شرما نے کہا کہ یہ پڑھنے کی ثقافت کو فروغ دینے کا ایک علامتی پروگرام ہے۔ حکومت کا وژن ریاست بھر میں پڑھنے کے کلچر کو فروغ دینا ہے، خاص طور پر بڑوں اور بچوں میں، آج کے اسکرین پر مبنی دور میں۔ لوگوں کو صرف نمبروں کے لیے نہیں بلکہ خوشی کے لیے پڑھنا چاہیے۔ ہر گھر اور ہر اسکول میں کتابوں کے لیے جگہ اور ہر روز پڑھنے کے لیے ایک وقف وقت ہونا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ کتابوں سے مشغول ہونا طلباء کے علم، سوچ، تخیل اور شخصیت کی نشوونما میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ جدید ٹیکنالوجی کے استعمال کے ساتھ ساتھ کتابوں اور اخبارات کا باقاعدہ مطالعہ زندگی کا لازمی حصہ بننا چاہیے۔ پروگرام کے مہمان خصوصی ایڈیشنل چیف سکریٹری سیکنڈری اینڈ بیسک ایجوکیشن پارتھا سارتھی سین شرما نے ڈائریکٹریٹ آف ایجوکیشن پریاگ راج کے کیمپس میں واقع پبلک لائبریری کا افتتاح کیا اور کتاب کی نمائش کا دورہ کیا۔ اس کے بعد انہوں نے چراغ جلا کر پروگرام کا افتتاح کیا۔ پروگرام کے ثقافتی اجلاس میں طلباء نے ایک متاثر کن مختصر ڈرامہ پیش کیا جس میں موبائل فون کے زیادہ استعمال کے نقصانات کو اجاگر کیا گیا اور کتاب پڑھنے کی حوصلہ افزائی کی۔ پروگرام کا خاکہ شانتو انا تیواری، اسپیشل ایگزیکٹو آفیسر، لائبریری سیل نے پیش کیا۔ تین سیشن میں منعقد کیے گئے اس پروگرام میں پہلے سیشن میں مہیش چندر دیوا کی طرف سے عام علم کا کوئز بھی شامل تھا۔ شیلیش لکھنوی نے حب الوطنی کے گیت پیش کئے۔ دوسرے سیشن میں اخبارات پڑھنے کی افادیت پر بحث کی گئی۔ تیسرے سیشن "مصنف کے ساتھ مکالمہ" میں ایڈیشنل چیف سکریٹری پارتھ سارتھی سین شرما اور مصنف پروفیسر نیلم شرن گوڑ کے درمیان بات چیت ہوئی، جس کی نظامت چندر پرکاش نے کی۔

نیپال میں سیلاب: اتر پردیش کے لیے تشویش میں اضافہ

بارش نہیں، لیکن پہاڑی ملبہ سیلاب کے لیے بن سکتا ہے 'ٹائم بم'

لکھنؤ: 30 اگست (پی این ایس) نیپال میں آنے والے تباہ کن سیلاب نے اتر پردیش میں ہمالیہ ندیوں کے ساتھ والے علاقوں کے لیے خطرے کا انتباہ ہے۔ تشویش صرف گنڈک ندی تک محدود نہیں ہے، جو نیپال میں نکلتی ہے۔ بھاگیرتھی، الکنندا، اور کالی شاردا جیسے دریائی سسٹم میں، جو اتراکھنڈ کے ہمالیائی علاقوں سے نکلتے ہیں، لینڈ سلائیڈنگ، برف یا چٹان کے پھسلنے، اور ملبہ دریا کا راستہ روکنا بھی اچانک، بڑے سیلاب کا سبب بن سکتا ہے۔ لکھنؤ کے بیربل ساہنی انسٹی ٹیوٹ آف پیلیو سائنسز کے ڈائریکٹر اور سینئر ماہر ارضیات پروفیسر مہیش جی ٹھاکر نے کہا کہ ہمالیائی آفات کو صرف شدید بارش یا بادل پھٹنے کی عینک سے دیکھنا اب کافی نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ نیپال میں ہونے والا حالیہ واقعہ بتاتا ہے کہ برف، چٹان اور ملبے کی وجہ سے دریا کا راستہ عارضی طور پر روکا جا سکتا ہے، جس کے بعد پانی کا اچانک، بھاری بہاؤ ہو سکتا ہے۔ اس طرح کی رکاوٹ قدرتی ڈیم بن سکتی ہے۔ ایک بار جب یہ ٹوٹ جاتا ہے تو، پانی، پتھروں اور ملبے کے ساتھ، تیزی سے نیچے کی وادیوں اور میدانی علاقوں تک پہنچ سکتا ہے۔ اتراکھنڈ میں، لینڈ سلائیڈنگ بھی ہوئی ہے، جس سے دریاؤں کا راستہ بند ہو گیا ہے اور اس کے نتیجے میں قدرتی رکاوٹیں ٹوٹ رہی ہیں۔ حالیہ دھرالی آفت نے یہ بھی ظاہر کیا کہ اونچائی والے علاقوں میں ڈھلوانوں، گلیشیئرز اور ملبے کی نقل وحرکت اچانک تباہ کن سیلاب کا باعث بن سکتی ہے۔ پروفیسر ٹھاکر نے وضاحت کی کہ اس طرح کے واقعات کا اثر صرف پہاڑوں تک ہی محدود نہیں ہے۔ نیپال کا دریائے ترشولی نارائنی اور پھر گنڈک ندی کے نظام سے جڑتا ہے۔ اس لیے وہاں پانی کے بہاؤ اور ملبے میں اچانک اضافہ اتر پردیش کے نچلے علاقوں کو متاثر کرسکتا ہے۔

گورنر کی ترغیب سے طلبہ نے نکڑ ناٹک کے ذریعے دیا منشیات سے پاک معاشرے کا پیغام

جن بھون میں اے کے ٹی یو کے طلبہ نے منشیات کے مضر اثرات کے خلاف بیداری پیدا کی

لکھنؤ: 30 اگست۔ اتر پردیش کی گورنر اور ریاستی یونیورسٹیوں کی چانسلر محترمہ آنندی بین پٹیل کی ترغیب سے آج جن بھون، لکھنؤ میں ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام ٹیکنیکل یونیورسٹی (اے کے ٹی یو)، لکھنؤ کے طلبہ نے منشیات کے مضر اثرات سے بچانے اور معاشرے میں نشہ سے نجات کے تئیں عوامی بیداری بڑھانے کے مقصد سے ایک مؤثر نکڑ ناٹک پیش کیا۔ یہ پروگرام حکومتِ ہند کی وزارتِ محنت وروزگار اور وزارتِ امورِ نوجوانان وکھیل کی جانب سے چلائے جا رہے "نشہ مکت یوا فار وکست بھارت-سنکلپ ابھیان" کے تحت منعقد کیا گیا۔ اس مہم کا مقصد نوجوانوں کو منشیات کے برے نتائج کے تئیں بیدار کرنا اور انہیں صحت مند ونشہ سے پاک زندگی اپنانے کے لیے ترغیب دینا ہے۔ نکڑ ناٹک کے ذریعے طلبہ نے دکھایا کہ منشیات کی لت فرد کی جسمانی اور ذہنی صحت کے ساتھ ساتھ اس کے خاندان، تعلیم، کیریئر اور سماجی زندگی کو بھی شدید طور پر متاثر کرتی ہے۔ پیشکش میں یہ پیغام دیا گیا کہ نشہ صرف ایک فرد کا مسئلہ نہیں، بلکہ پورے خاندان اور معاشرے کے لیے تشویش کا موضوع ہے۔ طلبہ نے اپنی اداکاری کے ذریعے نوجوانوں سے اپیل کی کہ وہ خود منشیات سے دور رہیں، اپنے دوستوں اور خاندان کے افراد کو بھی اس کے مضر اثرات کے تئیں بیدار کریں اور مثبت طرزِ زندگی اپنا کر ترقی یافتہ ہندوستان کی تعمیر میں اپنی فعال شراکت داری نبھائیں۔

چترکوٹ میں منداکنی ندی نے توڑا 23 سال کا ریکارڈ

رام گھاٹ ڈوبا، سڑکوں پر اتریں کشتیاں

چترکوٹ: 30 اگست (پی این ایس) اتر پردیش کے چترکوٹ میں مسلسل بارش نے سیلاب کا بحران مزید گہرا کر دیا ہے۔ دریائے منداکنی 23 سال پرانا ریکارڈ توڑتے ہوئے ریکارڈ سطح پر پہنچ گئی ہے۔ ندی کا پانی رام گھاٹ سمیت کئی نشیبی علاقوں میں داخل ہو گیا ہے۔ رام گھاٹ میں دکانیں، مندر اور مٹھ زیر آب آ گئی ہیں، جب کہ کئی سڑکیں زیر آب آ گئی ہیں۔ بعض علاقوں میں لوگوں کو بچانے کے لیے کشتیوں کا استعمال کیا جا رہا ہے۔ کئی لوگ گھروں اور عمارتوں کی چھتوں پر پناہ لینے پر مجبور ہیں۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ پلکیت گرگ کے مطابق، منداکنی کی پانی کی سطح 02.134 سینٹی میٹر تک پہنچ گئی ہے، جو کہ 2003 کے 134 سینٹی میٹر کے ریکارڈ کے مقابلے میں ہے۔ دریا میں خطرے کا نشان 126 سینٹی میٹر ہے۔ رام گھاٹ سے ہنومان دھارا تک کی سڑک بھی سیلاب سے متاثر ہوئی ہے۔ تیز بہاؤ کی وجہ سے ایک پل بہہ گیا ہے۔ ترونہا، گوباریہ اور بہادر سمیت کئی دیہات بھی زیر آب آ گئے ہیں۔ انتظامیہ نے لوگوں سے خطرناک علاقوں سے دور رہنے کی اپیل کی ہے۔ راحت اور بچاؤ کاموں کے لیے این ڈی آر ایف، ایس ڈی آر ایف اور پی اے سی کی ٹیمیں تعینات کی گئی ہیں۔ چار این ڈی آر ایف، چار ایس ڈی آر ایف، اور دو پی اے سی ٹیمیں آپریشن میں مصروف ہیں۔ سیلاب سے متاثرہ افراد کے لیے امدادی کیمپوں میں خوراک اور رہائش فراہم کی گئی ہے۔ جھانسی-مرزاپور قومی شاہراہ-35 (NH-35) پر منداکنی پل پر پانی بھر جانے کے بعد ٹریفک روک دی گئی ہے، جس کی وجہ سے دونوں طرف گاڑیوں کی لمبی قطاریں لگ گئی ہیں۔

لکھنؤ یونیورسٹی کا ڈیجیٹل نظام کی جانب تاریخی قدم

2026-27 سے طلبہ کے سرکاری شناختی کارڈ DigiLocker پر ہوں گے دستیاب

لکھنؤ، 30 اگست۔ لکھنؤ یونیورسٹی نے یوگی آدتیہ ناتھ حکومت کے ڈیجیٹل اتر پردیش، ای-گورننس، اور ٹیکنالوجی سے چلنے والے شفاف نظام کے لیے ایک اہم اور تاریخی اقدام اٹھایا ہے۔ آئندہ تعلیمی سیشن 2026-27 سے شروع کرتے ہوئے، یونیورسٹی اپنے مرکزی کیمپس، ثانوی کیمپس، اور تمام فیکلٹیز میں زیر تعلیم طلباء کے سرکاری شناختی کارڈ حکومت ہند کے DigiLocker پلیٹ فارم پر دستیاب کرائے گی۔ اس انتظام کے تحت لکھنؤ یونیورسٹی خود جاری کرنے والی اتھارٹی کے طور پر کام کرے گی۔ یونیورسٹی کا کہنا ہے کہ یہ ملک کی پہلی ریاستی یونیورسٹی بن گئی ہے جس نے DigiLocker پر طلباء کے سرکاری شناختی کارڈ جاری کیے ہیں۔ نیا نظام ڈیجیٹل انڈیا مشن اور نیشنل ایجوکیشن پالیسی (NEP-2020) کے طالب علم پر مبنی اور ٹیکنالوجی پر مبنی وژن کے مطابق نافذ کیا جارہا ہے۔ ریاستی حکومت سرکاری اور تعلیمی اداروں میں پیپر لیس سسٹم، ڈیجیٹل خدمات، شفاف انتظامیہ اور ٹیکنالوجی پر مبنی گڈ گورننس کو مسلسل فروغ دے رہی ہے۔ اعلیٰ تعلیم کے وزیر یوگیندر اپادھیائے کی رہنمائی میں لکھنؤ یونیورسٹی کے اس اقدام کو اس سمت میں ایک اہم قدم مانا جا رہا ہے۔ یہ طلباء کو شناختی کارڈ سے متعلق خدمات تک ڈیجیٹل رسائی فراہم کرے گا، کاغذ اور جسمانی عمل پر ان کا انحصار کم کرے گا۔ یونیورسٹی انتظامیہ کے مطابق، یہ اقدام تعلیمی خدمات کو مزید ہموار، محفوظ، فوری اور طلبہ کے لیے دوستانہ بنائے گا۔ DigiLocker پر ڈیجیٹل شناختی کارڈ تک رسائی حاصل کرنے کے لیے، طلباء کے پاس ایک رجسٹرڈ (Aapar IDApaar ID) ہونا ضروری ہے جسے حکومت ہند نے تسلیم کیا ہو۔ اس اقدام کو Apaar، خودکار ادائیگی اکیڈمک اکاؤنٹ رجسٹری کے ذریعے طلباء کی تعلیمی شناخت کو ڈیجیٹل طور پر مربوط کرنے میں بھی اہم سمجھا جاتا ہے۔ یونیورسٹی کے مطابق داخلہ کے عمل اور فیس جمع کرانے کے بعد طالب علم کے DigiLocker اکاؤنٹ میں مجاز ڈیجیٹل شناختی کارڈ دستیاب کرایا جائے گا۔ لکھنؤ یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر جے پی سینی نے کہا کہ یونیورسٹی ٹکنالوجی سے چلنے والی، شفاف اور طالب علم کے موافق گڈ گورننس میں مسلسل نئے معیارات قائم کر رہی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ یونیورسٹی کی طرف سے DigiLocker کے ذریعے طالب علم کے شناختی کارڈ کا اجراء، خود جاری کرنے والی اتھارٹی کے طور پر، ڈیجیٹل اتر پردیش اور ڈیجیٹل انڈیا کے عزم کو مضبوط کرتا ہے۔ Apaar ID کے ساتھ مربوط، یہ سسٹم طلباء کو 24 گھنٹے قابل رسائی اور محفوظ ڈیجیٹل شناخت فراہم کرے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ یونیورسٹی کا ہدف انتظامی عمل کو کاغذ کے بغیر، تیز رفتار اور ٹیکنالوجی پر مبنی بنا کر طلباء کو عالمی معیار کا اور ہموار تعلیمی ماحول فراہم کرنا ہے۔ نئے نظام کے ساتھ طلباء کو اب اپنے شناختی کارڈ ہر وقت اپنے ساتھ رکھنے کی ضرورت نہیں رہے گی۔

سرکاری اسکولوں کو پٹری پر لانے کے نام پر کیا ہو رہا ہے؟

مدھیہ پردیش کی 'ساندیپنی اسکول' اسکیم جدید تعلیم کے وعدوں کے باوجود بدانتظامی، ادھورے اسکول، اساتذہ کی کمی اور بڑھتے ڈراپ آؤٹ کے باعث سرکاری تعلیم کے بحران کو مزید نمایاں کر رہی ہے

کاشف کاکوی

مدھیہ پردیش حکومت 2025 سے اپنی 'ساندیپنی اسکول' اسکیم کی بھرپور تشہیر کر رہی ہے۔ اس منصوبے کے تحت کچھ منتخب سرکاری اسکولوں کو جدید سہولتوں سے آراستہ کر کے معیاری تعلیم کا نمونہ بنانے کا دعویٰ کیا گیا ہے۔ حکومت نے اس مقصد کے لیے تقریباً 13 ہزار کروڑ روپے مختص کیے ہیں۔ کاغذ پر یہ منصوبہ پرکشش دکھائی دیتا ہے۔ بھوپال، اندور اور گوالیار جیسے شہروں کے بعض اسکولوں میں اسمارٹ کلاس روم، کمپیوٹر اور روبوٹکس لیب، لائبریری، مفت بس سروس اور جم جیسی سہولتیں فراہم کی گئی ہیں۔ لیکن ریاست کے بیشتر سرکاری اسکول اب بھی بنیادی سہولتوں کے لیے جدوجہد کر رہے ہیں۔ بالاگھاٹ، بیتول اور جھابوا جیسے اضلاع میں متعدد اسکول نامکمل ہیں، جس سے ہزاروں طلبہ کی تعلیم متاثر ہو رہی ہے۔ 14 اگست کو اجین کے صرافہ علاقے میں ایک اسکول کی 300 سے زیادہ طالبات نے کلکٹر دفتر کے باہر احتجاج کیا۔ ان کا اعتراض تھا کہ موجودہ اسکول بند کر کے انہیں تقریباً سات کلومیٹر دور مجوزہ ساندیپنی اسکول منتقل کیا جا رہا ہے۔ ان طالبات میں کئی پہلے ہی روزانہ چھ سے سات کلومیٹر پیدل چل کر اسکول پہنچتی ہیں۔ فاصلے میں مزید اضافہ ان کے لیے تعلیم جاری رکھنا تقریباً ناممکن بنا سکتا ہے۔ 18 اگست کو دھار میں 'ماتا شبری کنیا شکشا پریسر' کی طالبات نے خراب کھانے اور ہاسٹل کی بدانتظامی کے خلاف احتجاج کیا۔

حکومت کا کہنا ہے کہ 161 نئی اسکول عمارتیں مکمل کی جا چکی ہیں اور 97 اسکولوں میں جدید سہولتیں فراہم کی گئی ہیں۔ لیکن 82 ہزار سرکاری اسکولوں والی ریاست میں یہ تعداد بہت معمولی ہے۔ دیہی اور قبائلی علاقوں میں کئی منصوبے اب بھی زیر تعمیر ہیں، جبکہ بھیڑ بھرے کلاس روم، بجلی کی غیر یقینی فراہمی اور بنیادی سہولتوں کی کمی جیسے مسائل اپنی جگہ موجود ہیں۔

ساندیپنی اسکولوں کے ذریعے تقریباً آٹھ لاکھ طلبہ کو سہولت فراہم کرنے کا منصوبہ ہے۔ یہ تعداد سرکاری اسکولوں میں زیر تعلیم تقریباً 70 لاکھ طلبہ کا صرف دس فیصد سے کچھ زیادہ بنتی ہے۔ اسمبلی میں اسکولوں کے مسائل اٹھانے والے کانگریس رہنما پرتاپ گریوال کا کہنا ہے کہ اس منصوبے کا فائدہ زیادہ تر طلبہ تک پہنچ ہی نہیں سکے گا۔ اگست میں ریاست کے 20 سے زیادہ اضلاع میں طلبہ نے احتجاج کیا۔ کٹنی، اشوک نگر، پانڈھورنا، ودیشا، بھوپال اور دیگر علاقوں میں والدین اور اساتذہ نے موجودہ اسکول بند کر کے بچوں کو دور دراز مقامات پر منتقل کرنے کی مخالفت کی۔ خاص طور پر دیہی علاقوں میں یہ خدشہ ہے کہ اسکول دور ہونے سے لڑکیوں کی تعلیم سب سے زیادہ متاثر ہوگی۔ کئی علاقوں میں بچوں کو جنگلات یا غیر محفوظ راستوں سے 15 کلومیٹر تک کا سفر کرنا پڑ سکتا ہے۔ جبل پور کے ایک تاریخی اسکول کو ساندیپنی اسکول کے طور پر اپ گریڈ کرنے کے بعد اچانک 12 کلومیٹر دور منتقل کیے جانے کا معاملہ مدھیہ پردیش ہائی کورٹ تک پہنچ چکا ہے۔

ساندیپنی اسکول دراصل 'سی ایم رائز' اسکیم کی نئی شکل ہے۔ 2022 میں، اسمبلی انتخابات سے ایک سال قبل، اس وقت کے وزیر اعلیٰ شیوراج سنگھ چوہان نے سرکاری اسکولوں کی خراب حالت کے تناظر میں 'سی ایم رائز' پروگرام شروع کیا تھا۔ ہر ضلع میں کم از کم ایک ایسے اسکول کا وعدہ کیا گیا تھا۔ کئی موجودہ اسکولوں کو 'بہترین' قرار دے کر ان کا نام تبدیل کیا گیا اور اساتذہ کے تبادلے کیے گئے، جس سے طلبہ کی تعلیم بھی متاثر ہوئی۔ دسمبر 2023 میں موہن یادو کے وزیر اعلیٰ بننے کے بعد اسکولی تعلیم حکومت کی ترجیحات میں نمایاں نہیں رہی۔ تاہم اپریل 2025 میں حکومت نے سی ایم رائز اسکولوں کا نام بدل کر 'ساندیپنی ودیالیہ' کرنے کا اعلان کیا۔ یہ نام ہندو اساطیری روایت کے ساندیپنی آشرم سے متاثر ہو کر رکھا گیا۔ حکومت نے اس منصوبے کو وسعت دیتے ہوئے بڑے اہداف پیش کیے۔

پہلے مرحلے میں 368 ساندیپنی اسکول شامل ہیں، جن میں 274 اسکول محکمہ تعلیم اور 94 قبائلی امور کے محکمے کے تحت ہیں۔ ان پر 13525 کروڑ روپے سے زیادہ خرچ کا تخمینہ ہے اور 4.43 لاکھ طلبہ کو داخلہ دینے کا ہدف ہے۔ دوسرے مرحلے میں مزید 405 اسکول شامل کیے گئے ہیں، جن کے لیے 11390 کروڑ روپے سے زیادہ کا بجٹ رکھا گیا ہے۔ ان میں مزید 4.05 لاکھ طلبہ کے داخلے کا منصوبہ ہے۔ حکومت نے روایتی گروکل طرز کی رہنمائی کو مصنوعی ذہانت، کوڈنگ اور روبوٹکس جیسے جدید مضامین سے جوڑنے کا وعدہ بھی کیا ہے۔ لیکن زمینی حقیقت ان دعوؤں سے مختلف ہے۔ بھوپال میں مجوزہ آٹھ ساندیپنی اسکولوں میں صرف تین مکمل ہو سکے ہیں۔ ہزاروں طلبہ کو عارضی طور پر ایسے قریبی سرکاری اسکولوں میں 'ایڈجسٹ' کیا گیا ہے جہاں خود بنیادی سہولتوں کا فقدان ہے۔ کم آمدنی والے خاندانوں کے لیے بار بار اسکول تبدیل کرنا مشکل ہے، جس سے تعلیمی عدم مساوات مزید بڑھ رہی ہے۔

اساتذہ کی کمی بھی ایک بڑا مسئلہ ہے۔ ریاست میں اساتذہ کی 2.89 لاکھ منظور شدہ آسامیوں میں تقریباً 40 فیصد خالی ہیں۔ اس کمی کو پورا کرنے کے لیے ایک لاکھ سے زیادہ مہمان اساتذہ پر انحصار کیا جا رہا ہے، جو مستقل تقرری اور مساوی تنخواہ کے مطالبے پر احتجاج کر رہے ہیں۔ رتلام کے ماہر تعلیم پارس سکلیچا کے مطابق محکمہ تعلیم ہزاروں مقدمات کا سامنا کر رہا ہے۔ استاد بھرتی، ٹی ای ٹی امتحان اور دیگر معاملات پر مسلسل احتجاج ہو رہے ہیں۔ ان کے مطابق اسکول یونیفارم، مڈ ڈے میل، نصابی کتابوں کی فراہمی اور اسکولوں کی مرمت کے نام پر فنڈز کے استعمال میں بے ضابطگیوں کی شکایات بھی عام ہیں۔

بیتول کے ملتائی میں 44 کروڑ روپے کی لاگت سے بنائے گئے ساندیپنی اسکول پر بھی سوال اٹھے۔ مقامی لوگوں کے مطابق عمارت کی بنیادی خامیوں کے باعث دن کے وقت بھی کلاس رومز میں اندھیرا رہتا ہے اور بارش کے دوران راہداریوں میں پانی بھر جاتا ہے۔ سرکاری اسکولوں کے بحران کی ایک بڑی علامت طلبہ کے داخلوں میں مسلسل کمی ہے۔ گزشتہ ایک دہائی میں سرکاری اسکولوں میں زیر تعلیم طلبہ کی تعداد میں تقریباً 62 لاکھ کی کمی ہوئی ہے، جن میں نصف سے زیادہ لڑکیاں ہیں۔ پرائمری اور مڈل اسکولوں کی تعداد بھی تقریباً 1.14 لاکھ سے گھٹ کر 82 ہزار رہ گئی ہے۔ مڈ ڈے میل حاصل کرنے والے طلبہ کی تعداد 2016 کے 60 لاکھ سے کم ہو کر 2025 میں 37 لاکھ رہ گئی۔ لڑکیوں کے لیے سائیکل تقسیم کرنے کی اسکیم میں بھی 2013 کے 3.29 لاکھ کے مقابلے میں 2025 میں صرف 1.63 لاکھ سائیکلیں تقسیم ہوئیں۔ ریاست میں 8,600 سے زیادہ اسکول ایسے ہیں جو صرف ایک استاد کے سہارے چل رہے ہیں، جبکہ 28 ہزار سے زیادہ اسکولوں میں محض دو اساتذہ ہیں۔

17 اگست 2026 کو جاری مرکزی وزارتِ تعلیم کی 'یو ڈی آئی ایس ای+' 2025-26 رپورٹ میں تعلیم تک رسائی اور بنیادی سہولتوں کے بعض اشاریوں میں بہتری کی بات کی گئی ہے، لیکن یہ تصویر محکمہ تعلیم کے اپنے داخلوں اور اسکول چھوڑنے کے اعداد و شمار سے پوری طرح میل نہیں کھاتی۔ پارلیمانی ریکارڈ کے مطابق ریاست کے پرائمری اور مڈل اسکولوں میں ڈراپ آؤٹ کی شرح 49 فیصد تک ہے۔ 'اسکول ایجوکیشن ڈیولپمنٹ انڈیکس' جیسی مشترکہ درجہ بندی میں بھی مدھیہ پردیش 28ویں مقام پر ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ گزشتہ دس برس میں اسکولی تعلیم کا بجٹ 2016 کے تقریباً 16 ہزار کروڑ روپے سے بڑھ کر 2026 میں 40 ہزار کروڑ روپے ہو گیا، لیکن داخلوں میں زبردست کمی آئی اور اسکول چھوڑنے کی شرح قومی اوسط سے زیادہ رہی۔ جب اسمبلی میں اس پر سوال اٹھا تو حکومت نے جواب دیا کہ طلبہ نجی اسکولوں کا رخ کر رہے ہیں۔ جب یہ نشاندہی کی گئی کہ نجی اسکولوں میں بھی داخلوں میں کمی آئی ہے تو اس کی وجہ گرتی ہوئی آبادی کو قرار دے دیا گیا۔

مسئلہ صرف یہ نہیں کہ ساندیپنی اسکول کتنے بنے یا کتنے جدید ہیں۔ اصل سوال یہ ہے کہ کیا حکومت ریاست کے تمام سرکاری اسکولوں کو بہتر بنانے کی بنیادی ذمہ داری پوری کر رہی ہے؟ چند اسکولوں کو جدید سہولتوں سے آراستہ کر کے ایک کامیاب ماڈل پیش کرنا آسان ہے، لیکن کروڑوں بچوں کے لیے یکساں، قابلِ رسائی اور معیاری سرکاری تعلیم کا نظام قائم کرنا اصل امتحان ہے۔ اگر اسکول دور ہوں، اساتذہ کم ہوں، عمارتیں نامکمل ہوں اور بنیادی سہولتیں دستیاب نہ ہوں تو مصنوعی ذہانت، روبوٹکس اور اسمارٹ کلاس روم کے وعدے ان بچوں کے کسی کام نہیں آ سکتے جو اسکول تک پہنچ ہی نہیں پاتے۔ سرکاری تعلیم کو 'پٹری پر لانے' کے لیے نئی عمارتوں اور نئے ناموں سے زیادہ ضروری ہے کہ موجودہ نظام کی بنیادی خرابیوں کا سامنا کیا جائے۔

(بشکریہ: قومی آواز)

وندے ماترم: حب الوطنی کا امتحان

محمد قمر عالم ندوی

ہندوستان کی صورتحال کسی سے چھپی نہیں ہے، ہر طرف مسلمانوں کو چن چن کر نشانہ بنایا جا رہا ہے، لوگ اپنے ہی ملک میں تکلیف و پریشانیوں سے دوچار ہیں، کوئی کسی کا پرسان حال نہیں، سب کو اپنی دوکان چمکانے کی فکر ہے، سیاستداں لوگ اپنا قد و مقام و مرتبہ بلند و بالا کرنے کے لئے تگ و دو کر رہے ہیں، مسلمانوں کے حقوق کی بازیابی کے لئے کوئی پارٹی یا تنظیم کے صحیح قدم نہیں اٹھانے کی وجہ سے اس ملک کا مسلمان خود کو غیر محفوظ تصور کرتا ہے، مسلمانوں کے لئے ہندوستان کی زمین تنگ کرنے کی منصوبہ بنایا جا رہا ہے، ملک سے نکالنے کے لئے روزنت نئے حربے اور طریقے اپنائے جا رہے ہیں، کبھی شہریت کے نام پر کاغذ دیکھانے پر مجبور کر رہی ہے تو کبھی مرکزی سرکار پریشان کرنے پر تلی ہوئی ہے۔

سیاست میں مسلمانوں کی نمائندگی کم ہو رہی ہے، مسلمانوں کے آواز کو دبایا اور کچلا جا رہا ہے، مسلمانوں کے دینی تشخص کو ختم کرنے کے درپے ہے، کبھی مسجد سے لاؤڈ اسپیکر کو ہٹایا جا رہا ہے، مسجدوں پر قبضہ کرنے کی مہم چھیڑ رکھی ہے، مدارس کو بدنام و رسوا کرنے کی کوئی کسر نہیں چھوڑی، یوگا، سوریہ نمسکار اور وندے ماترم کہنے پر مجبور کر رہی ہے، ۲۰۲۶ سے پہلے جن گن من ہی قومی ترانہ کے طور پر مشہور تھا، اس میں کسی کو کوئی اختلاف نہیں تھا اور نہ ہی کسی طرح کی زور زبردستی کی جا رہی تھی، اب وندے ماترم کو قومی ترانہ کر دیا گیا، آخر آزادی سے لے کر ابھی تک وندے ماترم کو قومی ترانہ کہنے پر کسی سرکار نے غور و خوض نہیں کیا، سوپریم کورٹ کے جج سی جے آئی نے کہا ہے کہ کسی بھی ذات و مذہب کو وندے ماترم کہنے پر زور زبردستی نہیں کر سکتے ہیں اور نہ کہنے پر سزا کا بھی نہیں ہے، وہیں آنا فانا میں مرکزی سرکار نریندر مودی کے غیر موجودگی میں بل پاس کر دیا ہے، اس بل پر صدر جمہوریہ ہند دروپتی مرمر کا دستخط ہو گیا، کسی طرح کی تبدیلی کا جواز ہی نہیں ہوتا، وزیر اعظم نریندر مودی اپنے دور حکومت میں بارہ سال بعد وندے ماترم کا خیال آیا ہے اور پہلی دفعہ لال قلعہ سے وندے ماترم گایا گیا ہے، اب وندے ماترم کے انکار کرنے والوں پر سزا ہوگا، رابندناتھ ٹیگور وندے ماترم عام جنتا کے لئے لکھی تھی، اس اختلاف کے باوجود رابندناتھ ٹیگور نے کچھ مصرع کو حذف کر دیا تھا، اس کے باوجود ابھی بھی کچھ مصرع ہے جس میں دیوی دیوتاؤں کی بات ہے، اس میں سب سے بڑی غلطی ڈاکٹر راجندر پرساد سے ہوئی کہ ۱۹۵۰ میں بناء بحث کے پاس کر دیا، جنہوں نے وندے ماترم کو قومی سونگ قرار دیا، وندے ماترم میں دیوی دیتاؤں کی بات ہے، مسلمان وندے ماترم اپنی زبان سے ادا نہیں کر سکتا ہے جب کوئی مسلمان اپنی زبان سے وندے ماترم گائے گا تو وہ اسلام سے خارج ہو جائے گا، مسلمان صرف ایک اللہ کی عبادت کرتا ہے، اسی کے آگے سر جھکاتا ہے، ایک خدا کے علاوہ کسی کے سامنے سر جھکانے کی اجازت نہیں ہے، مسلمان ملک ہندوستان سے بے انتہا محبت کرتا ہے اور مرنے کے بعد ملک ہندوستان کی مٹی میں دفن ہو جائے گا۔

مسلمان کو بل پاس کر کے وندے ماترم پر مجبور کرنا بدبختانہ عمل ہے، بل پاس ہونے کے بعد جو خلاف ورزی کرے گا، اس پر کاروائی کی جائے گی، یہ زبردستی آرٹیکل ۱۲۵، ۱۲۶اور ۱۲۹ کے خلاف ہے، اگر وندے ماترم دو چار مصرع کو نہیں پڑھا جائے تو کیا قیامت آجائے گا، چار مصرع کو حذف کر دیا جائے تو کوئی بات نہیں، کبھی آر ایس ایس اور وشو ہندو پریشد کے کسی پروگرام کے موقع پر وندے ماترم کو نہیں پڑھا گیا، اچانک سے مودی کو وندے ماترم کا بھوت سوار ہو گیا، ہمارے مجاہد آزادی حضرت مولانا ابوالکلام آزاد، محمود الحسن گنگوہی، حسین احمد مدنی وغیر ہم نے کبھی بھی وندے ماترم کی حمایت نہیں کی ہے، ملک ہندوستان محبت کے ساتھ ملک کو آزاد کرانے میں اپنی قربانیاں دی ہیں، سبھی کے لہو کا خون ملک کے ریزہ ریزہ میں داخل ہے۔ سب سے بڑی خامی ہم مسلمانوں کی خود ہے، مسلمانوں کا مستقبل کے بارے میں سوچ و فکر اور مضبوط لائحہ عمل نہ ہونے کی وجہ سے پسپائی ہو رہی ہے اور ہر طرف سے دبانے کی کوشش کی جا رہی ہے، اس کی وجہ مسلمان ایک جٹ نہیں، سب لوگ اپنے آپ میں ترم خان ہے، ملک میں سیاسی نمائندگی کی اشد ضرورت ہے، جس پر سارے لوگوں کا اتفاق ہو اور وہ مضبوطی کے ساتھ مسلمانوں کی آواز پارلیمنٹ سے ریاستی اسمبلی تک ہو عدم اتفاق کی وجہ سے مرکزی و ریاستی حکومت مسلمانوں کو ہندوتوا قانون زبردستی تھوپ رہی ہے، ہندوستان کو ہندو ملک بنانے کی تیاری کر لی ہے، جو کبھی بھی شرمندہ خواب نہیں ہونے دیا جائے گا، اس ملک کا مسلمان ابھی نہیں جاگا تو سوائے افسوس و ندامت کے کچھ بھی حاصل نہیں ہوگا۔☆

پنکج چترویدی

نیپال کی تازہ آفت نے واضح کر دیا ہے کہ ہمالیہ اب مزید انسانی دباؤ برداشت کرنے کی حالت میں نہیں ہے۔ کشمیر سے لے کر ہماچل اور اتراکھنڈ تک ہمارے گلیشیئر تیزی سے پگھل رہے ہیں اور ان کے اوپر بے شمار خطرناک جھیلیں بن رہی ہیں۔ اگر ہندوستان کی حکومت اور متعلقہ ریاستی انتظامیہ نے اب بھی سیٹلائٹ پر مبنی ریئل ٹائم نگرانی کا نظام، سخت زوننگ قوانین اور ماحولیات پر مبنی ترقیاتی پالیسیوں کو نہیں اپنایا، تو قدرت کا یہ قہر کسی بھی وقت ہمارے بڑے شہروں اور بستیوں کو اپنی زد میں لے سکتا ہے۔ وقت آ گیا ہے کہ ترقی اور ماحولیات کے درمیان اس تضاد کو ختم کیا جائے، ورنہ ہمالیہ کا یہ نالہ و فریاد ہمارے مستقبل کو ہمیشہ کے لیے تاریک کر دے گا۔ ہندوکش ہمالیہ خطے میں موسمیاتی تبدیلی کے باعث تیزی سے پگھلتے گلیشیئروں سے بننے والی خطرناک برفانی جھیلوں کے انتظام کے حوالے سے موجودہ ماحولیاتی نقطۂ نظر میں ساختی استحکام اور باہمی تعاون پر مبنی حکمرانی پر خصوصی زور دیا جا رہا ہے۔ بین الاقوامی مربوط پہاڑی ترقی مرکز (آئی سی آئی ایم او ڈی) کی تحقیق کے مطابق اس خطے میں ہزاروں برفانی جھیلیں بن چکی ہیں، جن میں سے سینکڑوں کو انتہائی حساس اور سنگین خطرے کے طور پر نشان زد کیا گیا ہے۔ ان ممکنہ آفات سے نمٹنے کے لیے جدید سائنسی تکنیکوں جیسے کنٹرولڈ اخراج، سائفننگ اور ذیلی گلیشیئر سرنگوں (سب گلیشیئر ٹنلز) کے ذریعے جھیلوں کی سطح آب کو محفوظ حد تک کم کرنے کے ساتھ ساتھ بین الملکی سرحد پار ماحولیاتی انتظام کو لازمی سمجھا گیا ہے، کیونکہ قدرتی آفات سیاسی سرحدوں کو نہیں مانتیں اور ان کی مؤثر روک تھام کے لیے بیسن کی سطح پر پڑوسی ممالک کے درمیان حقیقی وقت میں ڈیٹا کا اشتراک اور مشترکہ نگرانی کا نظام ہونا انتہائی ضروری ہے۔

تبت کے سطح مرتفع سے نکل کر ہندوستان کی شمال مشرقی ریاستوں کو زندگی دینے والی یارلنگ تسانگپو یعنی برہم پترندی پر چین کے آبی بجلی کے عزائم اب پوری طرح زمین پر اتر چکے ہیں۔ تبت کی گیاتسا کاؤنٹی میں 510 میگاواٹ صلاحیت اور 116 میٹر اونچے ژانگمو آبی بجلی منصوبے کی باضابطہ طور پر تکمیل کے اعلان نے ہندوستان، خصوصاً اروناچل پردیش اور آسام میں، ایک نئی اور سنگین تشویش کو جنم دے دیا ہے۔ اگرچہ چین اسے ایک عام آبی بجلی منصوبہ قرار دے کر دنیا کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کی کوشش کر رہا ہے، لیکن جغرافیائی سیاسی ماہرین اور ماحولیات کے ماہرین کی عالمی تحقیقات اس بات کی تصدیق کرتی ہیں کہ یہ منصوبہ ہندوستان کی سلامتی، آبی خودمختاری اور ماحولیات کے لیے ایک خاموش خطرے کی دستک ہے۔ برہم پترندی شمال مشرقی ہندوستان کی اقتصادی، سماجی اور ثقافتی ریڑھ کی ہڈی ہے، اس لیے بالائی بہاؤ میں ہونے والی کسی بھی بڑی ہلچل کا براہِ راست اور دور رس اثر ہماری سرحدی آبادی پر پڑنا طے ہے۔ اس پورے تنازعہ کو سمجھنے کے لیے سب سے پہلے تبت کے حساس جغرافیہ اور چین کے ارادوں کو سمجھنا ہوگا۔ تبت کا یہ پورا علاقہ انتہائی فعال زلزلہ خیز خطے میں آتا ہے، جہاں 8 سے زیادہ شدت کے تباہ کن زلزلے آنے کا خطرہ ہمیشہ بنا رہتا ہے۔ اتنے نازک اور خطرناک ارضیاتی خطے میں دیوہیکل کنکریٹ کے ڈھانچے کھڑے کرنا فطرت سے براہِ راست کھلواڑ ہے۔ چونکہ ژانگمو ڈیم اب پوری طرح تیار ہو چکا ہے اور کام کر رہا ہے، اس لیے مستقبل میں کسی بڑے زلزلے یا بڑے پیمانے پر ہونے والی لینڈ سلائیڈ کے باعث اس ڈھانچے کو کوئی بھی نقصان پہنچتا ہے، تو یہ نشیبی علاقوں کے لیے تباہی کا سبب بنے گا۔ اس کے علاوہ، کسی اسٹریٹجک کشیدگی یا جنگ کی صورت حال میں اگر چین سیاسی بدنیتی کے تحت اچانک اس ڈیم سے بھاری مقدار میں پانی چھوڑتا ہے، تو یہ اروناچل پردیش کے لیے انسان کا بنایا ہوا آبی بم ثابت ہوگا۔ اس کے نتیجے میں آنے والا تباہ کن اور غیر متوقع اچانک سیلاب چند گھنٹوں میں پورے شمال مشرق کو اپنی لپیٹ میں لے سکتا ہے، جس سے جانی و مالی نقصان کا ایسا سلسلہ ہوگا جس کی تلافی ناممکن ہوگی۔

ہمالیہ کی گود میں بسا برصغیر ہند آج قدرت کے ایک ایسے قہر کے دہانے پر کھڑا ہے جس کی ایک جھلک حال ہی میں نیپال اور تبت کی سرحد پر دیکھنے کو ملی، جہاں اچانک آئے مہلک سیلاب نے سیکڑوں جانیں نگل لیں۔ ماہرین کا ماننا ہے کہ یہ تباہی گلیشیئر کے ٹوٹنے، درجہ حرارت میں اضافے اور پہاڑی عدم استحکام کا نتیجہ تھی۔ نیپال کا یہ خوفناک سیلاب صرف ایک پڑوسی ملک کی آفت نہیں ہے، بلکہ یہ ہندوستان کے لیے ایک سنگین اور آخری وارننگ ہے۔ اگر ہم اپنے پہاڑی علاقوں کی جغرافیائی صورت حال اور وہاں منڈلاتے خطرات کا بروقت جائزہ نہیں لیتے ہیں، تو ہندوستان کے ہمالیائی خطے میں بھی کسی بھی دن ایسی ہی ایک بڑی تباہی آ سکتی ہے۔ جموں و کشمیر پر یہاں موسمیاتی تبدیلی کا اثر انتہائی تیزی سے دکھائی دے رہا ہے۔ کشمیر یونیورسٹی کے شعبۂ ارضیاتی علوم اور مختلف تحقیقی اداروں کے اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ اس خطے کے گلیشیئر، خصوصاً کولہائی گلیشیئر، بے مثال رفتار سے سکڑ رہے ہیں۔ کولہائی گلیشیئر گزشتہ چند دہائیوں میں اپنے کل رقبے کا تقریباً 22 فیصد سے زیادہ حصہ کھو چکا ہے۔ درجہ حرارت میں مسلسل ہو رہے اضافے کے باعث کشمیر وادی میں بے قابو انداز میں 'گلیشیئر جھیلیں' بن رہی ہیں۔ ان جھیلوں کے ابلنے یا پھٹنے کا خطرہ اس لیے بھی بڑھ گیا ہے کیونکہ پنچ شیر اور پیر پنجال سلسلوں میں انسانی مداخلت، اندھا دھند تعمیرات اور جنگلات کی کٹائی نے ماحولیاتی نظام کو پوری طرح غیر متوازن کر دیا ہے۔ بروقت ان جھیلوں کی سطح آب کی نگرانی نہیں کی گئی، تو جہلم بیسن کے آس پاس آباد گنجان آبادی والے علاقے زیر آب آ سکتے ہیں۔

صرف برفانی جھیلیں ہی نہیں، بلکہ کشمیر کی وہ بلند مقامات پر واقع الپائن جھیلیں بھی اب خطرے کے دائرے میں ہیں جو صدیوں سے وادی کی آبی سلامتی کی ریڑھ کی ہڈی رہی ہیں۔ گنگابل، وشنسر، کرشن سر، گادسر، تارسر، مارسر، کونسر ناگ، شیش ناگ، ست سر، نند کول اور الفاتھر جیسی جھیلیں درختوں کی حد سے اوپر واقع ہیں اور برف کے پگھلے پانی اور بارش کو ذخیرہ کر کے اسے آہستہ آہستہ نیچے جہلم جیسی ندیوں، آبی زمینوں اور زیرِ زمین پانی تک پہنچاتی ہیں۔ یہی عمل وادی کے زیادہ تر لوگوں کو نظر آئے بغیر ان کی آبی سلامتی یقینی بناتا ہے۔ لیکن گلیشیئر پیچھے ہٹ رہے ہیں، برف کی تہہ پتلی ہو رہی ہے اور بارش و برف باری کا روایتی وقت کا چکر بگڑ چکا ہے۔ ان بلند مقامات کے ماحولیاتی نظاموں کی برداشت کی حد پہلے ہی بہت کم ہے، اس لیے انہیں خراب موسم میں لگنے والی چوٹ سے صحت یاب ہونے میں دہائیاں لگ سکتی ہیں۔ بدقسمتی سے، زیادہ تر جھیلوں کے لیے اب تک کوئی مخصوص انتظامی منصوبہ ہی نہیں بنایا گیا ہے، اور پانی کے معیار، حیاتیاتی تنوع اور موسمیاتی اشاریوں کی نگرانی انتہائی چھٹ پٹ انداز میں ہو رہی ہے۔

کشمیر کے سامنے صرف آب و ہوا اور آبی انتظام کا ہی بحران نہیں ہے، بلکہ اس کے اوپر زلزلہ خیز خطرہ بھی مسلسل منڈلا رہا ہے۔ بیورو آف انڈین اسٹینڈرڈز (بی آئی ایس) کی جانب سے جاری 2025 کے قومی زلزلہ خیزی زوننگ نقشے میں پورے ہمالیائی قوس کو، جس میں جموں و کشمیر بھی شامل ہے، اب ہندوستان کی سب سے خطرناک زمرہ 'زون VI' میں رکھا گیا ہے۔ یہ درجہ بندی ہندوستان-یوریشیا پلیٹوں کے مسلسل ٹکراؤ سے بنی اس ارضیاتی حقیقت کی عکاسی کرتی ہے، جس کے باعث مرکزی ہمالیائی تھرسٹ پر بڑے زلزلے آنا تقریباً یقینی سمجھا جاتا ہے۔ 2005 کا مظفر آباد زلزلہ (شدت 6.7)، جس میں 000,80 سے زیادہ لوگوں کی جان گئی تھی، اس کی براہِ راست مثال ہے۔ کشمیر وادی میں تیزی سے ہو رہی بے قاعدہ شہری کاری، ڈھلانوں پر بڑھتی تعمیرات اور اسکولوں، اسپتالوں جیسی اہم عمارتوں کی محدود زلزلہ خیزی جانچ نے اس خطرے کو مزید سنگین بنا دیا ہے۔

اتراکھنڈ کا جغرافیہ اس وقت سب سے زیادہ حساس اور خطرے کی زد میں ہے۔ کیدارناتھ آفت اور چمولی کے جوشی مٹھ اور رشی گنگا وادی کے سانحات سے بھی اگر ہم نے سبق نہیں سیکھا، تو یہ ہماری سب سے بڑی غلطی ہوگی۔ وادیا ہمالیہ جیولوجی انسٹی ٹیوٹ اور دیگر سائنسی اداروں کے مطابق، اتراکھنڈ کے بالائی ہمالیائی علاقوں میں 1,000 سے زیادہ چھوٹی بڑی برفانی جھیلیں بن چکی ہیں، جن میں سے کئی جھیلیں 'فلیش فلڈ' یعنی اچانک سیلاب کا سبب بننے کے لیے پوری طرح تیار ہیں۔ دُون یونیورسٹی اور ماحولیات کے ماہرین کے مطالعے بتاتے ہیں کہ اتراکھنڈ میں گزشتہ تین دہائیوں میں اوسط درجہ حرارت میں 1.5 سے 2 ڈگری سیلسیس تک کا اضافہ درج کیا گیا ہے، جو عالمی اوسط سے کافی زیادہ ہے۔ اس کے نتیجے میں گنگوتری اور گومکھ جیسے اہم گلیشیئر ہر سال 20 سے 30 میٹر پیچھے ہٹ رہے ہیں۔ ان پگھلتے گلیشیئروں کے نیچے ملبے اور برف کا غیر مستحکم آمیزہ جمع ہوتا جا رہا ہے، اور جب کبھی معمولی سا بھی زلزلہ خیز ارتعاش یا بادل پھٹنے کا واقعہ ہوتا ہے، تو یہ ملبہ نیچے کی طرف جارحانہ رفتار سے بہتا ہوا ندیوں کے کنارے بنی آبی بجلی کے منصوبوں اور بستیوں کو نیست و نابود کر دیتا ہے۔ یہی صورت حال ہماچل پردیش کی وادیوں میں بھی بھیانک شکل اختیار کر چکی ہے۔ ستلج، بیاس اور چناب ندی کی وادیوں میں مسلسل بڑھتے درجہ حرارت نے برف پگھلنے کی رفتار کو کئی گنا بڑھا دیا ہے۔ ہماچل پردیش کے ریاستی مرکز برائے موسمیاتی تبدیلی کے اعداد و شمار گواہی دیتے ہیں کہ ریاست میں گزشتہ چند برسوں میں شدید بارش، بادل پھٹنے اور اچانک سیلاب آنے کے واقعات میں 40 فیصد سے زیادہ اضافہ ہوا ہے۔ لاہول اسپیتی اور کنور اضلاع میں تیزی سے پگھلتے گلیشیئروں کے باعث نئی جھیلیں بنی ہیں، جن کے قدرتی بند انتہائی کمزور ہیں۔ حالیہ برسوں میں ہماچل میں آنے والے اچانک سیلابوں نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ ریاست میں اندھا دھند طریقے سے بنائے جا رہے آبی بجلی کے منصوبے، چوڑی ہوتی سڑکیں اور پہاڑوں کی غیر منصوبہ بند کٹائی قدرتی آفات کے خطرے کو مزید دعوت دے رہی ہے۔ ندیوں کے دہانوں اور فلڈ پلین علاقوں میں ہونے والی تعمیرات نے اس خطرے کو مزید مہلک بنا دیا ہے۔

پنجاب اور جموں و کشمیر تک تباہی مچا سکتی ہیں۔ ہماچل پردیش سائنس، ٹیکنالوجی اور ماحولیات کونسل کے تازہ مطالعے میں صرف ستلج بیسن میں ہی 2,292 گلیشیئر جھیلیں سامنے آئی ہیں۔ 1,335 جھیلیں چین کے قبضے والے تبت میں ہیں۔ 470 جھیلیں اسپیتی اور 487 کنور کے کھاب سے نیچے ہماچل کے ستلج علاقے میں ہیں۔ ان میں سے 49 دس ہیکٹیئر سے زیادہ رقبے میں پھیلی ہوئی ہیں۔ تبت میں کسی جھیل کے ٹوٹنے پر اس کا پانی ستلج کے راستے ہماچل میں داخل ہوگا اور اس کا اثر پنجاب کے میدانی علاقوں تک ہوگا۔ چناب اور راوی بیسن کے گلیشیئر زمین میں بھی 373 جھیلیں ہیں۔ کشمیر سے لے کر اتراکھنڈ اور ہماچل تک پھیلا یہ بحران 3 سطحوں میں ایک ساتھ سامنے آ رہا ہے... پگھلتے گلیشیئروں سے بننے والی غیر مستحکم برفانی جھیلیں، ڈل جیسی جھیلوں میں سیوریج اور بے قابو آلودگی سے ہونے والا انحطاط، اور اب زون VI کی زلزلہ خیزی کی کمزوری۔ ان تینوں خطرات کو الگ الگ مسائل کے طور پر دیکھنا اب ممکن نہیں رہا، کیونکہ ایک معمولی بادل پھٹنے یا درمیانی شدت کے زلزلے کا واقعہ بھی انہیں ایک ساتھ جوڑ کر بڑی تباہی میں تبدیل کر سکتا ہے۔ اس لیے آب و ہوا، آبی سائنس، حیاتیاتی تنوع اور پانی کے معیار کی طویل مدتی نگرانی کو ایک ساتھ جوڑ کر ہر اہم گلیشیئر جھیل کے لیے ٹھوس انتظامی منصوبہ تیار کرنا ضروری ہے۔ ایسی پالیسیوں کو کاغذ سے آگے بڑھا کر ٹھوس پالیسی، مسلسل نگرانی، سخت بلڈنگ کوڈ اور برادری کی شمولیت میں تبدیل کرنا ہی واحد راستہ ہے جو ہمالیہ کی اس فریاد کو بروقت سن سکے۔☆☆☆

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55 بی۔ وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

www.avadhnama.com
AVADHNAMA
خاص اشاعت
اودھ نامہ
لکھنؤ، پیر، ۳۱/اگست، ۲۰۲۶

رسولِ رحمتؐ کی انسان ساز تعلیمات ہی پیغامِ اسلام

سید قمر عباس قنبر نقوی

اللہ کے محبوب ترین نمائندے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ اقدس تمام انبیائے کرام اور اولیائے عظام کے فضائل و کمالات کا مجموعہ ہے۔ آپؐ کی سیرتِ طیبہ انسانیت کے لیے رشد و ہدایت، محبت و رحمت، عدل و انصاف اور حسنِ اخلاق کا کامل مجسمہ ہے۔ رسولِ اکرمؐ کا بلند اور بے مثال اخلاق، اسلام کی ترویج و تبلیغ کا سب سے مؤثر ذریعہ رہا۔ آپؐ کو شدید اذیتیں پہنچانے والے بہت سے لوگوں نے بھی آپؐ کے حسنِ سلوک، عفو و درگزر اور عملی اخلاق سے متاثر ہوکر اسلام سے قربت اختیار کی۔ آپؐ نے دینِ حق کی دعوت محض تقریر سے نہیں بلکہ عملی کردار سے پیش کی۔

* اخلاق و کردار * حضرت رسول اکرمؐ حسنِ اخلاق کا عالم یہ تھا کہ آپؐ اذیت پہنچانے والوں کے ساتھ بھی رحمت و شفقت سے پیش آتے۔ آپؐ کی سیرتِ مبارکہ میں ایسے بے شمار واقعات اِس امر کے گواہ ہیں کہ آپؐ نے جاہل و جنگجو عربوں کے دل طاقت سے نہیں، محبت سے جیتے۔

تاریخ کا مشہور واقعہ جاتا ہے کہ ایک خاتون راستے میں لکڑیاں اٹھا رہی تھی اور بار بار گرنے کی وجہ سے پریشان ہو رہی تھی۔ رسولِ اکرمؐ نے اس کی مدد فرمائی اور اس کی لکڑیاں اس کے گھر تک پہنچائیں۔ خاتون نے اجرت کی لیے معذرت کرتے ہوئے کہا کہ میں آپؐ کو نصیحت کرتی ہوں کہ ہمارے شہر میں ایک نوجوان ایک نیا دین لے کر آیا ہے، وہ لات و منات کو چھوڑ کر ایک اللہ کی عبادت کی دعوت دیتا ہے، تم اس کے قریب نہ جانا۔ آپؐ نے مسکرا کر فرمایا کہ میں وہی نوجوان ہوں۔

خاتون نے حیرت سے پوچھا کہ آپ نے میرے ساتھ جو ہمدردی کی، یہ آپ کا ذاتی عمل ہے یا آپ کا دین بھی یہی تعلیم دیتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ میرے کردار اور تعلیمات میں کوئی تضاد نہیں ہے۔

یہ عمل دینِ حق کی پکار ہے

فتحِ مکہ

فتحِ مکہ کے موقع پر وہی لوگ آپؐ کے سامنے موجود تھے جنہوں نے آپؐ کو اور آپؐ کے اصحابؓ کو طرح طرح کی اذیتیں پہنچائیں، آپؐ کے خلاف سازشیں کیں اور مسلمانوں کو مکہ سے ہجرت کرنے پر مجبور کیا۔ اس موقع پر رسولِ اکرمؐ نے انتقام کے بجائے عفو و درگزر کا راستہ اختیار فرمایا۔

آپؐ نے ان لوگوں سے دریافت فرمایا کہ تمہیں مجھ سے کیا توقع ہے کہ میں تمہارے ساتھ کیسا سلوک کروں گا؟ انہوں نے عرض کیا: آپ کریم ابنِ کریم ہیں، ہم آپ سے ہمدردی کی ہی توقع رکھتے ہیں۔

رسولِ رحمتؐ نے تمام انہیں معافی عطا فرمائی۔

یہی وہ کردار تھا جس نے دشمنوں کے دل بدل دیے۔ تلوار کسی جسم کو مغلوب کر سکتی ہے، مگر اخلاق دلوں کو فتح کرتے ہیں۔

آیئے! ہم عہد کریں کہ صرف سرکارِ مرسلِ اعظمؐ کے فضائل و مناقب سن کر یا بیان کر کے فخر و افتخار محسوس نہیں کریں گے، بلکہ حتی المقدور کوشش کریں گے کہ ہماری زندگی میں بھی آپؐ کی تعلیمات اور اسوۂ حسنہ کی جھلک نظر آئے۔ اگر ہماری گفتار اور کردار سیرتِ مصطفیؐ سے خالی ہوں تو ہمارا دعوائے محبت اور اتباع کا نعرہ کھوکھلا ہے۔ حق تو یہ ہے کہ ہمیں یہ بتانے کی ضرورت نہ پڑے کہ ہم دینِ اسلام کے پیروکار ہیں؛ بلکہ ہمارا کردار خود گواہی دے کہ ہم اسلام کے ماننے والے، توحید و رسالت پر ایمان رکھنے والے اور تعلیماتِ محمدیؐ کے پیروکار ہیں۔

ماہِ ربیع الاول * ولادتِ باسعادت رحمت للعالمینؐ

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت کی سیرت و تعلیمات سے تجدیدِ عہد کا موقع فراہم کرتا ہے ان ایام میں جلسے، سیمینار، کانفرنس، ورکشاپ، تربیتی پروگرام اور محفلِ میلاد کا انعقاد یقیناً قابلِ قدر ہے، لیکن ان تمام سرگرمیوں کا اصل مقصد سیرتِ نبویؐ یعنی اتحاد، اخوت، باہمی احترام اور انسانی اقدار کے فروغ

کو زندگی میں عملی طور پہ نافذ کرنا ہونا ہوگا۔ ہمیں دنیا کو ایمان، علم، اخلاق، عدل، اخوت اور انسانی کرامت سے آشنا کرنے کی کوشش کرنا ہوگی۔ ان ایام میں ہمیں

مقصدِ نبوت، اہمیتِ نبوت، فلسفۂ نبوت اور ختمِ نبوت کے ساتھ ساتھ سرکارِ خاتم النبیینؐ کے طریقۂ تبلیغ، طریقۂ معاشرت، معاملات، تجارت، عائلی زندگی، عدل و انصاف، عفو و درگزر اور حقوقِ انسانی کو بھی عام کرنا چاہیے۔

سب سے بڑھ کر یہ کہ ہم پہلے خود ان تعلیمات پر عمل کریں اور پھر دنیا کے سامنے انہیں پیش کریں، کیونکہ عمل کی دعوت، الفاظ کی دعوت سے کہیں زیادہ مؤثر ہوتی ہے۔

اگر ہم معاشرے میں حضرت خاتم النبیینؐ، رسولِ اکرمؐ کا صحیح تعارف کرانے میں کامیاب ہو جائیں تو کوئی بھی صاحبِ ضمیر انسان آپؐ کی سیرت و تعلیمات سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ آج میڈیا اور سوشل میڈیا کے اس دور میں تعلیماتِ رسولِ رحمتؐ کو عام کرنے کے بے شمار ذرائع ہمارے ہاتھ میں ہیں۔ ضرورت صرف اخلاص، حکمت، حسنِ اخلاق اور سیرتِ مصطفیؐ سے حقیقی وابستگی کی ہے۔

یاد رکھیے! حضرت مرسلِ اعظمؐ کی سیرتِ طیبہ کا ہر پہلو سسکتی ہوئی انسانیت اور کراہتی ہوئی بشریت کے لیے حیاتِ نو کا پیغام ہے۔ آپؐ کی رحمت، آپؐ کا عدل، آپؐ کا صبر، آپؐ کا عفو، آپؐ کی شجاعت اور سب سے بڑھ کر آپؐ کا حسنِ اخلاق دُنیائے انسانیت کے لیے بہترین نمونہ ہے۔

اگر ہم اپنی قولی و عملی زندگی میں نبیِ اکرمؐ کے اخلاق و کردار کو اپنا لیں تو یہی اسلام کی سب سے مؤثر تبلیغ ہوگی۔ ہمارا کردار ہی ہماری دعوت بن جائے گا اور ہماری زندگی ہی سیرتِ مصطفیؐ کا عملی تعارف پیش کرے گی۔

پروردگارِ عالم! ہمیں نبیِ اکرمؐ کے اخلاق و کردار کو اپنی زندگی میں اپنانے کی توفیق عطا فرما، ہمیں تعلیماتِ رسولِ رحمتؐ کا سچا امین اور حقیقی پیروکار بنا، اور ہمیں اپنے عمل کے ذریعے دینِ اسلام کی خدمت کرنے کی سعادت عطا فرما۔

صادق آلِ محمد حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام

سید سرفراز عباس رضوی کراروی

حضرت امام جعفر صادقؑ پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفی ﷺ کے چھٹے جانشین اور سلسلہ عصمت و طہارت کی آٹھویں کڑی ہیں آپ کے والد بزرگوار حضرت امام محمد باقرؑ اور والدہ گرامی جناب ام فروہ بنت قاسم بن محمد بن ابی بکر ہیں، آپ بھی دیگر ائمہ طاہرین علیہم السلام کی طرح سے امام، معصوم، افضل کائنات اور یگانہ دہر تھے آپ ہی کی طرف فرقہ حقہ شیعہ منسوب ہے اور اسے جعفریہ کہا جاتا ہے۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

جعفری باش گر خدا خواہی   ورنہ در ہر طریق گمراہی

علامہ اہل سنت ابن حجر مکی رقم طراز ہیں کہ حضرت امام جعفر صادقؑ افضل و اکمل ہونے کی وجہ سے اپنے پدر بزرگوار کے وصی اور جانشین قرار پائے (صواعق محرقہ، ص ۱۲۰ طبع مصر)۔

علامہ ابن طلحہ شافعی کا کہنا ہے کہ آپ سادات کی عظیم ترین فرد تھے آپ مختلف قسم کے علوم سے بھرپور تھے آپ ہی سے علمی عجائب و کمالات کا ظہور ہوا ہے (مطالب السئول، ص ۲۷۳ طبع لکھنؤ) علامہ عبدالرحمٰن جامی تحریر کرتے ہیں کہ آپ کے علوم کا احاطہ انسانی فہم و ادراک سے بالا تر ہے (شواہد النبوہ، ص ۹۲ رکن ۶ مطبوعہ نولکشور پریس لکھنؤ ۱۸۷۶ء)

علامہ محمد خضری بک قلم بند کرتے ہیں کہ ان سے امام مالک بن انس امام ابو حنیفہ اور اکثر علماء مدینہ نے روایت کی ہے مگر محمد بن اسماعیل بخاری نے اپنی صحیح میں ان سے کوئی روایت نہیں لی (تاریخ فقہ، ص ۲۷۳ طبع پاکستان) جو جائے تعجب ہے۔

علامہ شبلنجی کا بیان ہے کہ آپ کے فضائل و مناقب اتنے زیادہ ہیں جنہیں شمار نہیں کیا جا سکتا (نور الابصار، ص ۱۶۰ طبع بیروت)۔

نواب صدیق حسن بھوپالی فرماتے ہیں کہ "مناقب جعفر بسیار است وکتاب جفر و جامعہ منسوب باوست" آپ کے فضائل و کمالات بہت زیادہ ہیں اور کتاب جفر و جامعہ آپ ہی سے منسوب ہے (الفرع النامی، ص ۲۹ طبع بھوپال ۱۳۰۱ھ) ضیاء الدین احمد علوی نقش بندی گہر افشانی فرماتے ہیں کہ آپ علوم ظاہری و باطنی کے جامع تھے صنعت کیمیاء و دیگر معارف میں کمال حاصل تھا آپ کی ذات اقدس سے سلاسل صوفیہ کو بڑا فیضان ہے۔ ملاحظہ ہو (مرآۃ الانساب، ص ۱۵۷ طبع جے پور ۱۹۱۷ء۔

آپ کی ولادت باسعادت: امام جعفر صادق علیہ السلام کی ولادت بتاریخ ۱۷ ربیع المولود ۸۳ھ یوم دوشنبہ مدینہ منورہ میں ہوئی جیسا کہ علامہ شیخ مفید، علامہ طبرسی اور علامہ نظام الدین قرشی الساوی نے تحریر فرمایا ہے، علامہ محمد رضا خاتون آبادی رقم طراز ہیں کہ آپ کی پیدائش کے بعد ایک دن امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ میرا یہ فرزند ان چند مخصوص افراد میں سے ہے جن کے وجود سے خدا نے بندوں پر احسان فرمایا ہے اور یہی میرے بعد میرا جانشین ہوگا (جنات الخلود، ص ۲۷ مطبوعہ ایران)۔

آپ کا اسم گرامی کنیت اور القاب: آپ کا اسم گرامی جعفر اور ابو عبد اللہ، ابو اسماعیل کنیت ہے، آپ کے القاب میں صابر، فاضل اور طاہر وغیر کو شمار کیا جا سکتا ہے، علامہ شبلنجی لکھتے ہیں کہ "و اشھر ھا الصادق" آنجناب کا مشہور ترین لقب صادق (سچا) ہے جو آپ کے نام کا جزو ہے (نور الابصار، ص ۱۶۰ طبع بیروت) کتاب جلاء العیون، ص ۲۶۴ طبع ایران ۱۳۲۶ھ میں ہے کہ آنحضور ﷺ نے اپنی حیات طیبہ میں ہی حضرت جعفر بن صادق کو لقب صادق سے موسوم و ملقب فرمایا تھا اور اسکی وجہ بظاہر یہ تھی کہ اہل آسمان کے نزدیک آپ کا لقب پہلے ہی سے صادق تھا علامہ سبط ابن جوزی کا بیان ہے کہ جنت میں جعفر نامی ایک شیریں نہر ہے اسی مناسبت سے آپ کا یہ نام رکھا گیا ہے کیوں کہ آپ کا فیض عام نہر جاری کی طرح تھا اسی لئے اس نام سے موسوم ہوئے (تذکرۂ خواص الامہ طبع ایران)۔

بادشاہان وقت: جس وقت آپ کی ولادت ہوئی اس وقت عبدالملک بن مروان بادشاہ تھا پھر ولید، سلیمان، عمر بن عبدالعزیز، یزید بن عبد الملک، ہشام بن عبدالملک، ولید بن یزید بن عبدالملک، یزید الناقص، ابراہیم بن ولید اور مروان الحمار علیٰ الترتیب خلیفہ مقرر ہوئے مروان الحمار کے بعد سلطنت بنی امیہ کا چراغ گل ہو گیا اور بنی عباس نے حکومت پر قبضہ کر لیا بنی عباس کا پہلا بادشاہ ابو العباس سفاح اور دوسرا منصور دوانقی ہوا جنانچہ اسی دوانقی نے اپنی حکومت کے دو سال گزرنے کے بعد امام جعفر صادقؑ کو زہر سے شہید کرا دیا۔

امام جعفر صادقؑ کے آثار علمیہ: آپ کی تصانیف بیشمار ہیں تواریخ و کتب کی ورق گردانی سے پتہ چلتا ہے کہ آپ نے بیشمار رسالے اور مقالات سے دنیا والوں کو فیضیاب فرمایا ہے۔ آپ کی کتابیں ہر علم میں ملتی ہیں آپ نے علم دین، علم کیمیا، علم رجز، علم فال، علم فلسفہ، علم طبعیات، علم ہیئت، علم منطق، علم طب وغیرہ میں خامہ فرسائی فرمائی ہے اور لکچرز دیئے ہیں آپ کی کتابوں میں جفر و جامعہ جفر احمر، جفر ابیض اور مصحف فاطمہ خاص قابل ذکر ہیں۔

صادق آل محمدؑ کے مشاہیر شاگرد: امام جعفر صادقؑ کی شاگردوں کی تعداد بیان کرنا بہت مشکل ہے آپ کے مشہور تلامذہ میں امام ابو حنیفہ، یحییٰ بن سعید انصاری، ابن جریح، امام مالک، ابن انس، سفیان ثوری، ایوب سجستانی، مفضل بن عمر وغیرہ کا نام لیا جا سکتا ہے۔ آپ ہی کے شاگردوں میں امام الکیمیا جناب جابر بن حیان طرسوسی کوفی ہیں جو ۷۴۲ء میں پیدا ہوئے اور ۸۱۲ء میں وفات پائی، آپ ہی وہ ہیں جنہوں نے ہزار ورق کی ایک کتاب تالیف کی تھی جس میں امام جعفر صادقؑ کے ۵۰۰ رسالوں کو جمع فرمایا تھا، علامہ ابن خلدون اپنے مقدمہ میں لکھتے ہیں کہ جابر بن حیان علم کیمیا کے مدون کرنے والوں کا امام ہے بلکہ اس علم کے ماہرین نے اس کو جابر سے اس حد تک مخصوص کر دیا ہے کہ اس علم کا نام ہی علم جابر رکھ دیا ہے (مقدمہ ابن خلدون، ص ۵۷۹ مطبوعہ مصر)۔

آپ کی شہادت: تواریخ میں ہے کہ منصور عباسی نے کئی بار یہ چاہا کہ امام جعفر صادقؑ کی شمع حیات گل کر دی جائے مگر وہ ناکام رہا بہر حال جب وہ آپ کی روحانیت سے عاجز آ گیا اور کسی مرتبہ قتل کرنے میں کامیابی حاصل نہ ہوئی تو اس نے ۱۰۰ افراد کو تلاش کے لئے جو کچھ جانتے پہچانتے ہی نہ تھے اس نے مال و دولت دے کر اس امر پر راضی کیا کہ جب اما جعفر صادقؑ کی طرف اشارہ کیا جائے تو انہیں شہید کر دے چنانچہ جب آپ دربار منصور میں داخل ہوئے اور ان لوگوں کی نظریں آپ پر پڑیں جو تلوار سونتے ہوئے کھڑے تھے تو سب کے سب تلوار پھینک کر آپ کے قدموں پر گر پڑے اور قتل کرنے سے باز رہے مگر پھر اس نے زہر دیکر آپ کو شہید کرا دیا، علماء فریقین کا اتفاق ہے کہ امام جعفر صادقؑ بتاریخ ۱۵ شوال المکرم ۱۴۸ھ بعمر ۶۵ سال اس دار فانی سے عالم جاودانی کی طرف کوچ کر گئے، عالم اہل سنت شبلنجی مصری کا کہنا ہے کہ "ماتَ بالسم فی ایام المنصور" آپ منصور کے زمانے میں زہر سے شہید ہوئے اور جنت البقیع مدینہ میں اپنے اجداد کے پہلو میں دفن ہوئے (نور الابصار، ص ۱۶۲ طبع بیروت)۔

آپ کی اولاد اور نسل شریف: مؤرخین و علماء علم انساب کے مطابق آپ کی ۱۰ دس اولادیں تھیں۔

۱) سید اسماعیل ۲) حضرت امام موسیٰ کاظمؑ ۳) سید عبداللہ افطح ۴) سید اسحاق ۵) سید محمد ۶) سید عباس ۷) سید علی ۸) ام فروہ ۹) اسماء ۱۰) فاطمہ (ارشاد مفید، ص ۴۱۳ و جنات الخلود، ص ۲۸)، آپ کی نسل مبارک ۵ بیٹوں سے آگے بڑھی ہے علامہ نسابہ سید جعفر اعرجی علیہ الرحمہ المتوفیٰ ۱۳۳۲ھ تحریر فرماتے ہیں "والعقب من الامام جعفر الصادق علیہ السلام من خمسۃ رجال وھم الامام الھمام موسیٰ الکاظم علیہ السلام واسماعیل و علی العریضی ومحمد المامون واسحاق المؤتمن" صادق آل محمد کی نسل ۵ افراد یعنی امام موسیٰ کاظمؑ، سید اسماعیل، سید علی عریضی، سید محمد المامون اور سید اسحاق مؤتمن سے آج تک جاری و ساری ہے (مناھل الضرب، ص ۳۸۹ مطبوعہ ایران ۱۴۱۹ھ و عمدۃ الطالب، ص ۱۹۵ طبع نجف اشرف)۔

خلفاء فاطمیہ مصر کے نسب نامہ کی تحقیق: واضح ہو کہ مصر کے فاطمی خلفاء کا سلسلہ نسب سید محمد بن اسماعیل کی وساطت سے حضرت امام جعفر صادقؑ تک پہنچتا ہے جیسا کہ عمدۃ الطالب، ص ۲۳۵ سراج الانساب ص ۸۴، روضۃ الشہداء، ص ۳۹۰، صحاح الاخبار، ص ۴۶ تحفۃ الناظرین بر حاشیہ فتوح الشام جلد اول، ص ۱۱۸ طبع مصر وغیرہ میں مرقوم و مسطور ہے لیکن امام اہل سنت علامہ جلال الدین سیوطی نے اس بات کی سخت لفظوں میں تردید کی ہے اور لکھا ہے کہ ان خلفاء کا سیادت سے کوئی ربط و تعلق نہ تھا (تاریخ الخلفاء، ص ۲۰۸) حقیر راقم الحروف کہتا ہے کہ تمام اکابر مؤرخین (شیعہ و سنی) نے خلفاء مصر کا فاطمی و سید ہونا تسلیم کیا ہے جن میں سے ایک امام المورخین علامہ ابن خلدون بھی ہیں ملاحظہ ہو (تاریخ ابن خلدون جلد ۸، ص ۸۵) ہندوستان کے مشہور ادیب و مؤرخ مصور فطرت خواجہ حسن نظامی دہلوی المتوفیٰ ۱۹۳۰ء نے علامہ سیوطی کے نظریئے کی رد کرتے ہوئے علامہ ابن خلدون کی روایت کو صحیح و درست قرار دیا ہے (تاریخ سلاطین عباسیہ حصہ دوم، ص ۸۵ طبع دہلی ۱۹۲۷ء) اس بنا پر امام اہل سنت کی اشتباہی اور گمراہ کن تحریر سے زیر بحث مسئلہ کی صحت پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

****

نعت

ڈاکٹر سید بصیر الحسن وفاؔ نقوی

اللہ کے محبوب سے جو پیار کریں گے
جنت میں مکاں اپنا وہ تیار کریں گے
قرآن سے اور آل سے ہے جن کو محبت
طوفانِ قیامت کو وہی پار کریں گے
احمدؐ کے غلاموں کو لبھا تو نہیں سکتی
دنیا ترے ہر رنگ کا انکار کریں گے
عترت کی بھی تعریف قصیدہ ہے نبی کا
ہم ذکرِ علیؑ اس لئے سو بار کریں گے
ہے اسوۂ سرکارِ دوعالم جو نظر میں
ہم پیٹھ کے پیچھے سے نہیں وار کریں گے
خوش ہوں میں یہی سوچ کے بخشش مری ہوگی
"محشر میں شفاعت مرے سرکار کریں گے"
سنگریزے کبھی بولتے دیکھے نہیں ہم نے
یہ کام فقط احمدِ مختار کریں گے
آجائے گا ڈوبا ہوا سورج بھی پلٹ کر
ہلکا سا اشارہ جو وہ اک بار کریں گے
کہتا ہے خدا آؤ قریب آؤ محمدؐ
ہم عرش پہ محبوب کا دیدار کریں گے
ہوگی انھیں زہراؑ کی ردا ہی کی ضرورت
آرام اگر ضعف میں سرکار کریں گے
رکھیں گے فقط سیدِ لولاک سے الفت
اس دل کو وفاؔ گلشنِ بے خار کریں گے

☆☆☆☆☆☆☆

وہ نور اُترا تو کائنات روشن ہوگئی

مولانا سید علی ہاشم عابدی

آغازِ کائنات سے پہلے کیا تھا؟ نہ سمت تھی، نہ جہت؛ نہ صبح تھی، نہ شام؛ نہ زمین تھی، نہ آسماں؛ نہ وقت کی گردش تھی، نہ مکان کی وسعت۔ ایک ذات تھی، ازل سے بے نیاز، ابد تک بے مثال، جس کی کبریائی کے سامنے ہر تصور ہیچ اور جس کی وحدانیت کے مقابل ہر کثرت بے حقیقت۔

پھر مشیتِ الٰہی نے جلوہ دکھایا، فیضِ ازلی نے پردہ اٹھایا اور نورِ اوّل کا ظہور ہوا۔ روایاتِ اہل بیت علیہم السلام میں جس حقیقت کو نورِ محمد وآلِ محمد (علیہم السلام) کے عنوان سے یاد کیا گیا، وہی نورِ ہدایت کائنات کے لئے فیضِ الٰہی کا واسطہ بنا۔ یہی نورِ اوّل، یہی خلقِ اوّل، یہی عقلِ اوّل اور یہی وہ مقدس امانت تھی جو اصلابِ شامخہ سے ارحامِ مطہرہ تک منتقل ہوتی ہوئی بالآخر صلبِ عبداللہ میں جلوہ گر ہوئی۔

کائنات کی ہر بہار اسی نور کی خوشبو سے آشنا ہوئی، ہر صبح نے اسی نور کی کرن سے اجالا مانگا، ہر نبی نے اسی نور کی برکت سے اپنی رسالت کا چراغ روشن کیا اور ہر ولی نے اسی نور سے ولایت کا فیض پایا۔

وہ نور جس کے سامنے زمانہ بعد میں آیا، مکان بعد میں آیا؛ وہ نور جس کی آمد سے پہلے ہی کائنات اس کی منتظر تھی۔

انبیاءؑ آئے، مگر جس کی خبر سنانے آئے

آدمؑ آئے تو علم کا دروازہ کھلا، مگر ان کے قلبِ مبارک میں جس حقیقت کا نور تھا، وہ محمدؐ کی آمد کی طرف اشارہ کر رہا تھا۔

نوحؑ آئے تو طوفان نے زمین کو ڈھانپ لیا، مگر سفینۂ نجات کے بادبانوں میں ایک ایسی امانت تھی جو آنے والے نبیِ رحمت کی طرف اشارہ کرتی تھی۔

ابراہیمؑ کو آگ میں ڈالا گیا تو آگ گلزار ہوگئی؛ مگر اس گلزار کے پھولوں میں بھی اس محبوبِ خدا کی خوشبو تھی جس کے لئے خلیلِ خدا کی نسل کو برگزیدہ رکھا گیا۔

موسیٰؑ کو کلیم اللہ بنایا گیا، عیسیٰؑ کو روح اللہ کہا گیا، داؤدؑ کو زبور عطا ہوئی، سلیمانؑ کو سلطنت ملی، یوسفؑ کو حسن بخشا گیا، مگر نبوت کا قافلہ ایک ایسے نقطۂ کمال کی طرف بڑھ رہا تھا جہاں تمام انبیاء کی بشارتیں ایک نام پر آ کر مکمل ہوتی تھیں: محمد!

وہ نام جو تورات کی بشارتوں میں گونجا، انجیل کے صفحات میں جلوہ گر ہوا، صحفِ انبیاء میں اس کی آمد کی خبر دی گئی اور جس کا انتظار خود تاریخ کے سینے میں سانس لیتا رہا۔

صدفِ رسالت میں نور کی پرورش

پھر وہ ساعت آئی جب نورِ اوّل صلبِ عبداللہ علیہ السلام سے منتقل ہوکر رحمِ مطہرِ آمنہ سلام اللہ علیہا میں پہنچا۔

صدف کو گویا معلوم ہوگیا تھا کہ اس میں موتی معمولی نہیں۔ جنابِ آمنہ سلام اللہ علیہا اس امانت کی امین بنیں جس کے لئے زمین و آسمان مدتوں سے منتظر تھے۔ روایتوں میں اس زمانے کی ایک نورانی کیفیت کا ذکر ملتا ہے کہ ہر ماہ ایک نبی تشریف لاتے اور اس مولودِ مسعود کی آمد کی بشارت دیتے۔ آدمؑ نے آ کر کہا: مبارک ہو! ادریسؑ آئے:

مبارک ہو! نوحؑ آئے، ابراہیمؑ آئے، داؤدؑ آئے، اسماعیلؑ آئے، سلیمانؑ آئے، موسیٰؑ آئے، اور جب نویں ماہ عیسیٰؑ تشریف لائے تو گویا آسمان نے زمین کو آخری پیغام دے دیا: اب انتظار ختم ہونے والا ہے؛ رحمت کا سورج طلوع ہونے والا ہے۔

ہر ماہ ایک بشارت تھی، ہر بشارت ایک اعلان؛ اور ہر اعلان اس حقیقت کی طرف اشارہ تھا کہ مکہ کی خاک پر اب وہ قدم پڑنے والا ہے جس کی برکت سے خاکِ مکہ افلاک سے زیادہ مقدس ہوجائے گی۔

مکہ نے جب اپنے محبوب کو دیکھا

اللہ نے اپنے محبوب کے لئے مکان بھی منتخب کیا تو مکہ کو منتخب کیا؛ زمان کا انتخاب ہوا تو ربیع الاول کو چنا گیا؛ اور تاریخ نے وہ دن محفوظ کر لیا جسے اہل بیت علیہم السلام کی روایات میں سترہ ربیع الاول کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

یہ محض ایک تاریخ نہ تھی۔

یہ تاریخ کے ماتھے پر لکھی ہوئی وہ سطر تھی جس کے بعد انسانیت کی تقدیر بدلنے والی تھی۔ شب آئی تو کائنات پر ایک عجیب سکوت طاری ہوگیا۔ کسریٰ کے محل کے کنگورے لرز اٹھے، فارس کا آتش کدہ بجھ گیا، دریائے ساوہ خشک ہوگیا اور مکہ کے بت اوندھے پڑ گئے۔ گویا باطل کے ایوانوں کو خبر ہوگئی کہ وہ آ گیا ہے جس کے سامنے تمہارے تمام چراغ بے نور ہیں۔

شیطان نے آسمان کی طرف پرواز چاہی تو دروازے بند ملے۔ زمین کی طرف آیا تو مکہ کی حدود میں نور کے پہرے تھے۔ کیونکہ اب آسمانوں کی خبریں ہر کان کے لئے نہ تھیں؛ اب وحی کا امین ایک ایسی ہستی کے حضور اترنے والا تھا جس کا نام آسمانوں میں بھی عزت سے لیا جاتا تھا۔

اور پھر مکہ میں سورج طلوع ہوا

پھر وہ لمحہ آیا جس کے لئے تاریخ بے قرار تھی۔ آمنہ سلام اللہ علیہا کی آغوش میں وہ نور جلوہ گر ہوا جس کی روشنی سے زمانے کی تاریکیاں شکست کھانے والی تھیں۔

جس کے چہرے کی تابانی کے سامنے سورج بھی اپنی روشنی کا سوالی معلوم ہو، جس کی نسبت سے خوشبو کے وجود کی حکایتیں بیان کی جائیں، جس کے گزرنے سے راستے معطر اور مقامات منور ہونے کی روایات ملیں، اس محبوبِ کبریا کی آمد پر الفاظ بھی حیران تھے کہ آخر اس ولادت کی مدح کیسے کی جائے؟

اس نور نے جب زمین کو چھوا تو زبانِ مبارک پر توحید کا نغمہ جاری تھا:

اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيراً، سُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَأَصِيلاً۔

یہ پہلا اعلان تھا کہ آنے والا انسانوں کو اپنی پرستش کے لئے نہیں، اللہ کی عبادت اور توحید کے لئے بلانے آیا ہے۔

ابوطالب علیہ السلام کے گھر کی وہ بشارت

عبدالمطلب علیہ السلام کی آنکھوں میں خوشی کے چراغ روشن تھے۔ ابوطالب علیہ السلام کے دل میں مسرت کا سمندر موجزن تھا۔

فاطمہ بنت اسد سلام اللہ علیہا نے اس نورانی بچے کو دیکھا تو دل میں ایک آرزو پیدا ہوئی: کاش! مجھے بھی ایسا بیٹا عطا ہوتا۔

مومن کامل ابوطالب علیہ السلام نے اپنی مومنہ زوجہ کی پیشانی پر ابھرتی ہوئی حسرت کو پڑھ لیا۔ فرمایا: غم نہ کرو؛ اللہ تمہیں بھی ایسا بیٹا عطا کرے گا جو اس کا وصی اور جانشین ہوگا۔

یہ صرف تسلی نہ تھی۔ یہ مستقبل کا اعلان تھا۔ تاریخ نے اس جملے کو اپنے سینے میں محفوظ کر لیا، یہاں تک کہ تقریباً تیس برس بعد خانۂ کعبہ کی آغوش نے ایک ایسے مولود کا استقبال کیا جس کے بارے میں زمانہ گواہی دے گا: یہ علیؑ ہیں۔

محمدؐ آئے تو رسالت کا آفتاب طلوع ہوا؛ علیؑ آئے تو ولایت کا آفتاب اس کے ساتھ روشن ہوگیا۔

سترہ ربیع الاول؛ دو ولادتیں، ایک نورانی سلسلہ

اور پھر قدرت نے ایک بار پھر سترہ ربیع الاول کو منتخب کیا۔ ایک ہی تاریخ، دو عظیم ولادتیں۔ ایک طرف محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بی خاتم النبیین، رحمت للعالمین، سید المرسلین، صاحبِ حوض و کوثر، شفیعِ روزِ جزا اور محبوبِ پروردگار۔

دوسری طرف اسی خانوادۂ نبوت کا وہ عظیم فرزند جس نے مدینہ کو مدرسہ، مسجد کو مکتب اور علم کو زندگی کا مقصد بنا دیا یعنی حجت رحمٰن ناطق قرآن حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام۔

اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انسانیت کو قرآن عطا کیا تو امام جعفر صادق علیہ السلام نے علومِ قرآن کے دریچے کھولے۔

اگر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شریعت کی بنیاد رکھی تو جعفر صادق علیہ السلام نے اس کے علمی خدوخال کو نسلوں تک پہنچایا۔

اگر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رحمت بن کر آئے تو جعفر صادق علیہ السلام نے اسی رحمت کے علم، معرفت، اخلاق اور فقاہت کے چشمے جاری کئے۔

یہی وجہ ہے کہ سترہ ربیع الاول صرف جشنِ ولادت کا دن نہیں؛ یہ نبوت اور علم، رسالت اور معرفت، محمدؐ اور جعفرؑ کے نورانی رشتے کو یاد کرنے کا دن ہے۔

وہ نام جس کے لئے کائنات منتظر تھی، محمدؐ یعنی وہ نام جس میں محبت بھی ہے، رحمت بھی، ہدایت بھی، شفاعت بھی اور انسانیت کی نجات بھی، وہ احمد ہیں کہ آسمانوں نے ان کی حمد کی، وہ محمد ہیں کہ زمین و آسمان نے ان کی مدح کی، وہ سراجِ منیر ہیں کہ تاریک دلوں کو روشنی عطا کرتے ہیں، وہ بشیر ہیں کہ رحمت کی بشارت دیتے ہیں، وہ نذیر ہیں کہ غفلت سے جگاتے ہیں، وہ رحمۃ للعالمین ہیں کہ رحمت کو کسی قوم، نسل یا سرحد تک محدود نہیں کرتے، وہ مصطفیٰ ہیں کہ انتخابِ خدا ہیں، وہ امین ہیں کہ وحی کے امین ہیں، وہ خاتم النبیین ہیں کہ نبوت کا قافلہ ان کے وجود پر مکمل ہوا اور وہ عبد ہیں، کیونکہ محبوبیت کی سب سے بلند منزل بھی عبدیت ہی ہے۔

محبوبِ خدا کی ولادت، انسانیت کی صبح

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت دراصل ایک بچے کی ولادت نہیں تھی؛ یہ انسانیت کی نئی صبح تھی۔ یہ وہ صبح تھی جس میں غلام کو انسان ہونے کا شعور ملا، عورت کو عزت ملی، یتیم کو سہارا ملا، کمزور کو حق ملا، علم کو عبادت کا مقام ملا، اخلاق کو ایمان کا حصہ بنایا گیا اور انسان کو اپنے خالق سے جوڑنے والی راہ دکھائی گئی۔

یہ وہ صبح تھی جس نے بتوں کے سامنے جھکے ہوئے سروں کو توحید کے سامنے جھکنا سکھایا۔

یہ وہ صبح تھی جس نے عرب کے ریگستان سے اٹھ کر پوری دنیا کو پیغام دیا کہ خدا ایک ہے، انسان برابر ہیں، عدل لازم ہے، رحمت مطلوب ہے، علم ضروری ہے اور اخلاق دین کی روح ہے۔

اور اسی نورانی سلسلے میں امام جعفر صادق علیہ السلام تشریف لائے تاکہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم کی شمع کو ایسے ہاتھوں میں دیں جو قیامت تک اسے روشن رکھ سکیں۔

سلام ہو اس نور پر!

سلام ہو اس نور پر جس نے ظلمتوں کے سینے چیر دیے۔

سلام ہو اس رسولؐ پر جس کی آمد سے انسانیت کو رحمت کا مفہوم ملا۔

سلام ہو اس مصطفیؐ پر جس کی سیرت اخلاقِ الٰہی کا آئینہ ہے۔

سلام ہو اس محمدؐ پر جس کا ذکر اذان میں بلند ہوا، جس پر درود آسمانوں سے اترتا ہے اور جس کی شفاعت کے امیدوار قیامت کے دن کھڑے ہوں گے۔

سلام ہو اس جعفر صادق علیہ السلام پر جس نے اپنے جدِّ امجدؐ کے علم کو مدینہ سے دنیا کے گوشے گوشے تک پہنچایا۔

اور سلام ہو اس سترہ ربیع الاول پر جس نے ایک ہی دن میں تاریخ کو دو چراغ عطا کئے، ایک چراغِ رسالت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ایک چراغِ علم و ولایت، جعفر صادق علیہ السلام

اے ربیع الاول! تو صرف بہار کا مہینہ نہیں؛ تو وہ موسم ہے جس میں زمین نے آسمان سے ایک تحفہ وصول کیا تھا۔

اے سترہ ربیع الاول! تیری صبح کو سلام، تیرے سورج کو سلام، تیرے افق کو سلام،

اور اس نور کو ہزاروں سلام

جس کے طلوع ہوتے ہی کائنات نے گویا ایک ہی صدا میں کہا: مبارک ہو انسانیت!

رحمت کا رسول آگیا ہے۔

مبارک ہو اہلِ ایمان!

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امام جعفر صادق علیہ السلام کی ولادتِ باسعادت مبارک ہو۔

☆☆☆☆☆

پی ایم مودی نے 'نشہ مکت ابھیان' میں فعال شرکت کی اپیل کی

تہواروں میں ملک میں بنا سامان خریدیں، ووکل فار لوکل کو بنائیں عوامی مہم، بیٹیوں کے خوابوں کی پرواز خلاء تک پہنچ رہی ہے، ماہانہ پروگرام من کی بات میں وزیر اعظم کا اظہار خیال

نئی دہلی، (یواین آئی) وزیر اعظم نریندر مودی نے ملک کے نوجوانوں کو نشے سے دور رکھنے اور نشہ سے پاک ہندوستان (نشہ مکت بھارت) کی تعمیر کے لیے اجتماعی کوششیں کرنے کی اپیل کی ہے۔ مسٹر مودی نے اپنے ماہانہ پروگرام من کی بات میں اتوار کے روز کہا کہ نشہ مکت یوا فار وکست بھارت مہم اس وقت پورے ملک میں تیزی سے آگے بڑھ رہی ہے۔ اس کا مقصد واضح ہے نشہ سے پاک نوجوان اور ڈرگ فری انڈیا۔ انہوں نے کہا کہ بڑی تعداد میں نوجوان اس مہم سے جڑ رہے ہیں اور یہ ہندوستان کے نوجوانوں کی صحت، خوشی اور روشن مستقبل کے لیے ایک اجتماعی عزم ہے۔ انہوں نے کہا کہ نشے کی لت کا اثر صرف اس شخص تک محدود نہیں رہتا، بلکہ اس کے برے نتائج پورے خاندان اور معاشرے کو بھی بھگتنے پڑتے ہیں۔ انہوں نے ان لوگوں کی تعریف کی جو منشیات کے خلاف لوگوں کو بیدار کرنے کے ساتھ ساتھ نشے کی لت سے جوجھ رہے لوگوں کی مدد کے لیے آگے آتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ نشہ مکت بھارت کے ہدف کو حاصل کرنے کے لیے معاشرے کے ہر طبقے کی شرکت ضروری ہے۔

مسٹر مودی نے نوجوانوں، طالب علموں، موسیقاروں اور تھیٹر گروپس سے تخلیقی ذرائع کے ذریعے نشے کے خلاف پیغام دینے کی درخواست کی۔ انہوں نے کہا کہ نوجوان موسیقار ایسے گانے تیار کر سکتے ہیں جن میں نشہ سے پاک زندگی کا پیغام ہو۔ طالب علم اور تھیٹر گروپس ایسے چھوٹے ڈرامے تیار کر سکتے ہیں جو نشے کے خطرات کے ساتھ ساتھ اس سے باہر نکلنے کا راستہ بھی دکھائیں۔ انہوں نے کہا کہ ملک میں بہترین کنٹینٹ کریئیٹرز کی کمی نہیں ہے اور وہ مختلف ہندستانی زبانوں میں ایسا موثر مواد تیار کر سکتے ہیں جو معاشرے کو نشے کے خلاف بیدار کرنے میں مددگار ہو۔ وزیر اعظم نے کہا کہ کئی بار تخلیقی کوششیں رسمی مہمات کے مقابلے زیادہ موثر ثابت ہوتی ہیں۔ انہوں نے لوگوں سے اپنی کوششوں کو سوشل میڈیا پر شیئر کرنے کی اپیل کی۔ انہوں نے نوجوانوں کو نشے سے دور رکھنے اور انہیں نشہ سے پاک رکھنے کو ایک مقدس کام قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس مہم میں ہر شخص اپنا کردار ادا کرے۔ انہوں نے لوگوں سے اپنی کوششوں کو #نشہ مکت یوا کے ساتھ سوشل میڈیا پر شیئر کرنے کی بھی درخواست کی۔

وزیر اعظم نریندر مودی نے کہا ہے کہ کچھ وقت پہلے تک ایوکاڈو پھل کو بہت کم لوگ جانتے تھے اور اس کی مانگ بھی محدود تھی، لیکن آج یہ لوگوں کی ڈائننگ ٹیبل تک پہنچ چکا ہے۔ مسٹر مودی نے ملک میں ایوکاڈو کی بڑھتی ہوئی مقبولیت اور اس کی کاشت سے کسانوں کو ہونے والے فائدے کا ذکر کیا۔ انہوں نے کہا کہ کچھ وقت پہلے تک ایوکاڈو کو بہت کم لوگ جانتے تھے اور اس کی مانگ بھی محدود تھی، لیکن آج یہ لوگوں کی ڈائننگ ٹیبل تک پہنچ چکا ہے۔ صحت کے تئیں بڑھتی ہوئی بیداری کے ساتھ یہ پریمیم مارکیٹ کی پسند بن رہا ہے اور کسانوں کے لیے بھی آمدنی بڑھانے کا ایک نیا موقع پیدا کر رہا ہے۔

مودی نے اہل وطن سے ووکل فار لوکل مہم کو ایک وسیع عوامی تحریک بناتے ہوئے آنے والے تہواروں کے دوران ملک میں بنے سامان کو اہمیت دینے کی اپیل کی ہے اور کہا ہے کہ خود کفیل ہندوستان کا راستہ دیسی مصنوعات پر فخر کرنے سے ہی ہموار ہوگا۔ مسٹر مودی نے اتوار کو آل انڈیا ریڈیو سے نشر ہونے والے اپنے ماہانہ پروگرام من کی بات کی 137 ویں قسط میں کہا کہ تہوار نہ صرف ملک کی روایتوں کا حصہ ہیں، بلکہ یہ تہوار لوگوں کو ایک دوسرے سے جوڑنے کا موقع بھی فراہم کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آنے والے دنوں میں جنم اشٹمی، وشوکرما پوجا اور دیوالی جیسے اہم تہوار منائے جائیں گے۔ وشوکرما پوجا کے موقع پر لوگوں کو اپنے آس پاس کے کاریگروں، دستکاروں اور وشوکرما ساتھیوں کا احترام کرنا چاہیے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ دیوالی کی تیاریاں بھی آہستہ آہستہ شروع ہو رہی ہیں اور تہواروں کے اس موسم میں وہ ایک بار پھر اہل وطن سے ووکل فار لوکل کو اپنانے کی اپیل کرتے ہیں۔ ووکل فار لوکل کا مطلب صرف مٹی کے دیے خریدنا نہیں ہے، بلکہ اس کا نقطہ نظر بہت وسیع ہے۔ انہوں نے لوگوں سے اپنے گھر کے لیے کوئی بھی سامان خریدتے وقت یہ دیکھنے کی درخواست کی کہ وہ ہندوستان میں بنا ہوا ہو۔

وزیر اعظم نریندر مودی نے کہا ہے کہ آج ہندوستان کی بیٹیوں کے خوابوں کی اڑان زمین سے نکل کر خلاء تک پہنچ رہی ہے۔ مسٹر مودی نے بیٹیوں کی بڑھتی ہوئی خلائی امنگوں اور سائنس و ٹیکنالوجی کے شعبے میں ان کی شرکت کا ذکر کیا۔ انہوں نے کہا کہ آج ہندوستان کی بیٹیوں کے خوابوں کی اڑان زمین سے نکل کر خلاء تک پہنچ رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس کوشش کا نام مشن شکتی سیٹ ہے۔ اس کے ذریعے 108 ممالک کی 12 ہزار طالبات کو سیٹلائٹ ٹیکنالوجی سیکھنے اور جدت طرازی کے شعبے میں آگے بڑھنے کا موقع مل رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ پہل طالبات کو خلائی سائنس اور ٹیکنالوجی کے شعبے میں اپنی صلاحیتوں کو فروغ دینے کے لیے ایک اہم پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ 23 اگست کو قومی خلائی دن کے موقع پر اتر پردیش کے گریٹر نوئیڈا میں واقع گوتم بدھ یونیورسٹی میں مشن شکتی سیٹ کے دوسرے مرحلے کا آغاز ہوا۔

مودی نے کہا ہے کہ صفائی ستھرائی کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ جب کسی جگہ کو صاف رکھنے کا عزم وہاں کے لوگوں کا اپنا عزم بن جاتا ہے، تو تبدیلی صرف صاف صفائی تک محدود نہیں رہتی، بلکہ اس جگہ کی پوری پہچان بدل جاتی ہے۔ مسٹر مودی نے اپنے ماہانہ پروگرام من کی بات میں آج صفائی کے لیے ملک کے مختلف حصوں میں ہو رہی عوامی شرکت کی کوششوں کی ستائش کی۔ انہوں نے کہا کہ صفائی کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ جب کسی مقام کو صاف رکھنے کا عزم وہاں کے لوگوں کا اپنا عزم بن جاتا ہے، تو تبدیلی صرف صاف صفائی تک محدود نہیں رہتی، بلکہ اس جگہ کی پوری پہچان بدل جاتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک کے مختلف حصوں میں صفائی کے لیے کی جانے والی ایسی کوششیں مسلسل ترغیب دیتی ہیں۔ انہوں نے اتر پردیش کے رام پور ضلع کے پٹوائی گاؤں کی مثال دیتے ہوئے بتایا کہ آکاش اور روہن نام کے دو دوستوں نے اپنے آس پاس کے علاقے کو گندگی سے بھرا دیکھا تو انہوں نے خود صفائی کا بیڑا اٹھایا۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے کہا ہے کہ کسی شخص کا چھوٹا سا شوق بھی محنت اور صحیح رہنمائی کے ساتھ زندگی میں بڑے امکانات کا راستہ کھول سکتا ہے اور ایک چھوٹی سی کوشش دیکھتے ہی دیکھتے متعدد لوگوں کی زندگی میں مثبت تبدیلی لا سکتی ہے۔ مسٹر مودی نے کہا کہ ناگالینڈ کے پھیک ضلع کی ویسالو پرو نے پھولوں کے تئیں اپنے شوق کو محنت کے بل بوتے پر کامیابی کے نئے مواقع میں تبدیل کر دیا ہے۔ کسان خاندان میں پلی بڑھی ویسالو پرو کو بچپن ہی سے پھولوں سے لگاؤ تھا اور 2021 میں انہوں نے چھوٹے پیمانے پر پھولوں کی کھیتی شروع کی۔

دہلی: سی این جی کی قیمت میں تازہ اضافے پر 'چالک شکتی یونین' چراغ پا، 3 ستمبر کو احتجاج کا اعلان

نئی دہلی۔ (ایجنسی) دہلی میں سی این جی کی قیمت بڑھنے کے بعد ٹیکسی ڈرائیوروں کا غصہ ایک بار پھر سامنے آیا ہے۔ 29 اگست سے سی این جی کی قیمت 3.89 روپے فی کلو بڑھ کر 86.98 روپے ہوگئی ہے، جس کے خلاف 'چالک شکتی یونین' نے اب دہلی کی سڑکوں پر اترنے کا اعلان کیا ہے۔ یونین کے مطابق 3 ستمبر کو بڑا اور پر امن احتجاج کیا جائے گا۔ ڈرائیوروں کا کہنا ہے کہ ایندھن مسلسل مہنگا ہو رہا ہے لیکن ان کی آمدنی پرانے کرایے کے حساب سے ہی چل رہی ہے۔ دہلی میں اس سے قبل سی این جی 83.09 روپے فی کلو مل رہی تھی۔ اب قیمت بڑھ کر 86.98 روپے ہوگئی ہے۔ ٹیکسی ڈرائیوروں کے لیے یہ اضافہ اس لیے بھی اہم ہے کیونکہ دن بھر سڑک پر گاڑی چلانے کے دوران سی این جی کی کھپت کافی ہوتی ہے۔ ایسے میں ہر کلو پر بڑھے 3.89 روپے کا براہ راست اثر ان کے روزانہ اور ماہانہ ایندھن کے خرچ پر پڑ رہا ہے۔ ڈرائیوروں کا کہنا ہے کہ پریشانی صرف سی این جی تک محدود نہیں ہے۔ گزشتہ کئی برسوں میں گاڑی کا بیمہ، سروسنگ، اسپیئر پارٹس، ٹائر اور دیگر دیکھ بھال کے اخراجات بھی مسلسل بڑھے ہیں۔ دوسری جانب سٹی ٹیکسی کا کرایہ تقریباً 15 سال سے نہیں بڑھایا گیا ہے۔ یعنی آمدنی پرانے کرایے کے حساب سے ہے، جبکہ گاڑی چلانے کا خرچ مسلسل بڑھتا جا رہا ہے۔ 'چالک شکتی یونین' کا کہنا ہے کہ بڑھتی لاگت کے مقابلے میں موجودہ ٹیکسی کرایہ اب کافی نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یونین حکومت سے سٹی ٹیکسی کے کرایے میں فوری طور پر مناسب ترمیم کا مطالبہ کر رہی ہے۔ یونین نے حکومت کو 2 ستمبر تک کرایے میں اضافے کا فیصلہ کرنے کی مہلت دی ہے۔ کرایہ بڑھانے کے مطالبے کو لے کر ٹیکسی ڈرائیور پہلے بھی احتجاج کر چکے ہیں۔ چالک شکتی کے مطابق 21، 22 اور 23 مئی 2026 کو علامتی ہڑتال اور احتجاج کیا گیا تھا۔ اس کے بعد 22 مئی کو اسپیشل ٹرانسپورٹ کمشنر کے ساتھ میٹنگ ہوئی تھی۔ یونین کا دعویٰ ہے کہ اس میٹنگ میں سٹی ٹیکسی کے کرایے میں ترمیم کے سلسلے میں جلد کارروائی کی یقین دہانی کرائی گئی تھی، لیکن اس کے بعد کرایے میں اضافے کو لے کر کوئی حتمی فیصلہ سامنے نہیں آیا۔ قابل ذکر ہے کہ اب سی این جی کی قیمت میں ہوئے نئے اضافے نے اس پرانے معاملے کو پھر گرما دیا ہے۔ یونین کا کہنا ہے کہ اگر 2 ستمبر تک حکومت نے سٹی ٹیکسی کے کرایے میں مناسب اضافے کا فیصلہ نہیں لیا تو 3 ستمبر کو دہلی کی سڑکوں پر بڑے پیمانے پر پر امن احتجاج کیا جائے گا۔ ٹیکسی ڈرائیوروں کی ناراضگی کی وجہ صاف ہے، ایک طرف سی این جی سمیت گاڑی چلانے کا خرچ بڑھ رہا ہے اور دوسری طرف مسافروں سے ملنے والا کرایہ طویل عرصے سے پرانی سطح پر ہے۔

اڈیشہ حکومت کا عدالتی حکم کے باوجود نان و نفقہ ادا نہ کرنے والوں کی تنخواہ سے رقم کاٹنے کا حکم

بھونیشور، (یواین آئی) اڈیشہ میں اب ایسے سرکاری ملازمین کی تنخواہ سے نان و نفقہ کی رقم براہِ راست کاٹ لی جائے گی جو عدالت کے حکم کے باوجود اپنی بیوی یا بچوں کو نان و نفقہ ادا نہیں کرتے ہیں۔ وزیر اعلیٰ موہن چرن مانجھی نے اس سلسلے میں ہدایات جاری کی ہیں۔ یہ فیصلہ وزیر اعلیٰ کی عوامی سماعت کے دوران ان خواتین اور بچوں کی جانب سے بار بار موصول ہونے والی شکایات کے بعد کیا گیا ہے، جنہیں عدالت کے حکم کے باوجود نان و نفقہ کی رقم نہیں مل رہی تھی۔ اطلاعات کے مطابق ہر عوامی سماعت میں اوسطاً ایسے دو سے تین معاملات شکایتی سیل کے سامنے آتے ہیں۔ مسٹر مانجھی نے اس معاملے کو سنجیدگی سے لیتے ہوئے آج حکومت کو ہدایت دی کہ اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ قواعد کی خلاف ورزی کرنے والے ملازمین کی تنخواہوں سے عدالت کے حکم کے مطابق نان و نفقہ کی رقم وصول کر کے براہِ راست مستحقین کو ادا کی جائے۔ ریاستی حکومت کی ہدایات کے مطابق جیسے ہی عدالت کی جانب سے نان و نفقہ ادا کرنے کا حکم موصول ہوگا، متعلقہ محکمہ کا "آہرن و ترسیل افسر" (ڈی ڈی او) ملازم کی ماہانہ تنخواہ سے مقررہ رقم کاٹ لے گا۔ اس کے بعد یہ رقم الیکٹرانک طریقے سے ملازم کی بیوی یا بچوں کے بینک اکاؤنٹ میں منتقل کر دی جائے گی۔ وزیر اعلیٰ موہن چرن مانجھی نے ایک بیان میں کہا کہ کسی سرکاری ملازم کی جانب سے عدالت کے حکم کی تعمیل نہ کرنا اور اپنی بیوی و بچوں کو مالی مدد فراہم کرنے سے انکار برداشت نہیں کیا جائے گا۔

کسانوں کی حمایت میں دہلی اور ہریانہ کی کھاپ پنچایتیں آئیں

نئی دہلی، (یواین آئی) دہلی دیہات کی زرعی زمین کے سرکل ریٹ میں اضافے کے مطالبے کے تعلق سے جاری کسانوں کی تحریک کو دہلی اور ہریانہ کی مختلف کھاپوں نے اپنی حمایت کا اعلان کیا ہے۔ دارالحکومت کے کنجھاولا گاؤں میں اتوار کو اس سلسلے میں منعقدہ پنچایت میں کھاپوں کے نمائندوں نے کسانوں کے مطالبات کی حمایت کرتے ہوئے ہر ممکن تعاون اور ساتھ دینے کا یقین دلایا۔ پنچایت کی صدارت چودھری مول چند سہراوت کھاپ نے کی۔ اس موقع پر دہلی پردیش کانگریس کے سینئر ترجمان ڈاکٹر نریش کمار نے کانگریس کی طرف سے کسانوں کی تحریک کو حمایت دینے کا اعلان کیا۔ انہوں نے کہا کہ دہلی دیہات کے کسانوں کے مطالبات مکمل طور پر جائز ہیں اور کانگریس کسانوں کے حقوق کی لڑائی میں ان کے ساتھ کھڑی ہے۔ انہوں نے کہا کہ کسانوں کا اہم مطالبہ ہے کہ زرعی زمین کا سرکل ریٹ بڑھا کر 25 کروڑ روپے فی ایکڑ کیا جائے۔ اس کے علاوہ جس کسان کی زمین حکومت حاصل کرے، اس کے خاندان کے ایک رکن کو سرکاری نوکری دی جائے۔ یہ مطالبات کسانوں کے حقوق اور ان کے مستقبل سے براہ راست جڑے ہوئے ہیں۔ ڈاکٹر کمار نے دہلی دیہات کے کسانوں اور تمام کھاپوں سے اپیل کی کہ چار ستمبر 2026 کو جنتر منتر پر ہونے والے دھرنے میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہوں۔ انہوں نے کہا کہ یہ کسانوں کے حق اور ان کے مستقبل کی لڑائی ہے، جسے پوری مضبوطی کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔ اس پروگرام میں اولڈ روہتک ضلع کھاپ کے کنوینر چودھری سنجے دیسوال، پالم 360 کھاپ کے چودھری رام کمار سولنکی، ڈاسا کھاپ کے چودھری خزان سنگھ، بوانہ 52 کھاپ کے چودھری پروین سہراوت، پانچ ٹیکری کھاپ کے ماسٹر انار سنگھ، کھتری کھاپ کے چودھری اشوک، اوم پرکاش نروال کھاپ، چودھری ستیش سروہا کھاپ، بلند کھاپ کے شری پال، جنگ کھاپ کے چودھری امید کواڑ سمیت گھروانڈا کھاپ اور نہرا کھاپ کے صدور نے حصہ لیا۔ تمام نمائندوں نے کسانوں کی تحریک کی حمایت کرتے ہوئے ہر ممکن تعاون کا وعدہ کیا۔ پالم 360 کھاپ کے سربراہ چودھری رام کمار سولنکی نے تمام کھاپوں اور کسانوں سے چار ستمبر کو جنتر منتر پر ہونے والے دھرنے میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہونے کی اپیل کی۔

جیتن رام مانجھی نے 'غریب چوپال' میں ریزرویشن سسٹم میں تبدیلیوں کا مسئلہ اٹھایا

موتیہاری، (یواین آئی) بہار کے سابق وزیر اعلیٰ جیتن رام مانجھی اور بہار حکومت کے وزیر سنتوش کمار سمن نے اتوار کو موتیہاری میں ہندوستانی عوام مورچہ کے زیر اہتمام "غریب چوپال" میں غریبوں اور پسماندہ لوگوں کے حقوق اور ریزرویشن نظام میں تبدیلی کا مسئلہ نمایاں طور پر اٹھایا۔ مسٹر مانجھی نے ریزرویشن ترامیم کے معاملے پر لوک جن شکتی پارٹی (رام ولاس) کے سربراہ چراغ پاسوان کو نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ ان کی پارٹی HAM غریبوں کے لیے لڑ رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ منہ میں چاندی کا چمچہ لے کر پیدا ہونے والے ریزرویشن میں ترمیم کے مطالبے سے پریشان ہیں۔ انہوں نے غریبوں اور پسماندہ افراد کے مفاد میں ریزرویشن سسٹم میں تبدیلیوں کی ضرورت کو دہرایا۔ مسٹر سمن نے کہا کہ تحفظات کو تقسیم کیا جانا چاہیے تاکہ پسماندہ افراد کو ان کے حقوق مل سکیں۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ وہ کسی دھمکی یا دباؤ میں پیچھے نہیں ہٹیں گے اور عوام ان کے ساتھ ہے۔ انہوں نے کہا کہ مہم موتیہاری سے شروع ہوئی ہے اور غریبوں کے حقوق کی لڑائی جاری رہے گی۔ ایچ اے ایم لیڈر نے لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہول گاندھی کے چائے کی دکانوں پر الگ الگ کپوں میں چائے پیش کیے جانے کے بارے میں بیان پر بھی ردعمل ظاہر کیا۔ انہوں نے کہا کہ اب کئی جگہوں پر چائے کلہاڑ میں پیش کی جاتی ہے اور معاشرے کو تقسیم کرنے کی نیت سے ایسے بیانات دیے جاتے ہیں۔

ہندوستان نے 2025-26 کے مالیاتی خسارے کا ہدف حاصل کر لیا

2030 تک قرض اور جی ڈی پی کا تناسب 50 فیصد کرنے کا ہدف: سیتارمن

نئی دہلی، (یواین آئی) مرکزی وزیر خزانہ نرملا سیتارمن نے کہا ہے کہ ہندوستان نے مالی سال 2025-26 کے لیے مقررہ مالیاتی استحکام کا ہدف حاصل کر لیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت بنیادی ڈھانچے پر اخراجات اور فلاحی پروگرام جاری رکھتے ہوئے مالیاتی نظم و ضبط برقرار رکھنے کے لیے پر عزم ہے۔ شکاگو میں ہندوستانی نژاد افراد سے خطاب کرتے ہوئے سیتارمن نے کہا کہ "حکومت نے مالیاتی خسارے میں کمی کے طے شدہ منصوبے کے آخری مرحلے کا ہدف حاصل کر لیا ہے۔" انہوں نے بتایا کہ 31 مارچ 2026 کو ختم ہونے والے مالی سال میں ہندوستان کا مالیاتی خسارہ جی ڈی پی کا 4.4 فیصد رہا، جو تقریباً 15.19 لاکھ کروڑ روپے بنتا ہے۔ یہ مرکزی بجٹ میں پیش کیے گئے نظر ثانی شدہ تخمینے کا 97.5 فیصد ہے۔ وزیر خزانہ نے حکومت کی درمیانی مدت کی قرض حکمت عملی بھی بیان کی۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان کا ہدف ہے کہ 2030 تک قرض اور جی ڈی پی کا تناسب 50 فیصد تک لایا جائے۔ انہوں نے بھارت کی مالیاتی پوزیشن کا دفاع کرتے ہوئے کہا کہ کئی ترقی یافتہ ممالک میں قرض کی سطح اس کے مقابلے میں نمایاں طور پر زیادہ ہے اور مالیاتی احتیاط حکومت کی ترجیح برقرار رہے گی۔

سیتارمن نے کہا کہ حکومت نے سماجی بہبود اور عوامی بنیادی ڈھانچے پر اخراجات کو متاثر کیے بغیر مالیاتی نظم و ضبط برقرار رکھنے میں کامیابی حاصل کی ہے۔ انہوں نے کووڈ-19 وبا کے بعد درپیش متعدد بیرونی اقتصادی جھٹکوں سے معیشت کو نکالنے میں حکومت کی مالیاتی حکمت عملی کو بھی اہم قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ "روس-یوکرین تنازع، عالمی محصولات سے متعلق تنازعات اور آبنائے ہرمز کے آس پاس پیدا ہونے والی رکاوٹوں جیسے چیلنجوں کے باوجود بھارت کی داخلی معیشت تقریباً 7 فیصد یا اس سے زیادہ کی شرح سے مسلسل ترقی کرتی رہی ہے۔" سیتارمن نے کھاد کی فراہمی کے انتظامات کا بھی ذکر کیا اور کہا کہ حکومت نے پیشگی طور پر خریداری کی ضروریات کا اندازہ لگا کر اور متعدد ذرائع سے کھاد حاصل کر کے قلت پیدا نہیں ہونے دی۔ انہوں نے بتایا کہ وبا کے بعد عالمی سطح پر یوریا کی قیمتوں میں نمایاں اضافہ ہوا اور یہ تقریباً 300 روپے فی بوری سے بڑھ کر 3,000 روپے کے قریب پہنچ گئی۔ حکومت نے سبسڈی کے ذریعے اس اضافے کا بڑا حصہ برداشت کیا اور تقریباً 2,700 روپے فی بوری کی امداد فراہم کی۔

وزیر خزانہ نے مزید کہا کہ حکومت نے اس وقت جہاز رانی اور درآمدات کے شعبے کو بھی مدد فراہم کی جب بین الاقوامی بیمہ کمپنیوں نے زیادہ خطرے والے بحری راستوں سے گزرنے والے جہازوں کو بیمہ فراہم کرنے میں ہچکچاہٹ ظاہر کی۔ حکومت نے بجٹ سے مالی امداد کے ذریعے شپنگ کمپنیوں کے زیادہ بیمہ اخراجات کی تلافی کی، جس سے درآمدات کا سلسلہ برقرار رکھنے میں مدد ملی۔ بھارت کی تجارتی حکمت عملی کے بارے میں سیتارمن نے کہا کہ کثیر ملکی تجارتی مذاکرات میں بڑھتی ہوئی مشکلات کے پیش نظر ملک دو طرفہ تجارت اور سرمایہ کاری کے معاہدوں پر توجہ جاری رکھے گا۔ انہوں نے یورپی یونین، آسٹریلیا، متحدہ عرب امارات اور ای ایف ٹی اے ممالک سمیت اہم تجارتی شراکت داروں اور گروپوں کے ساتھ جاری مذاکرات کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ بھارت کی تجارت اور سرمایہ کاری کے مواقع بڑھانے کے لیے دو طرفہ معاہدوں کی اہمیت مسلسل بڑھ رہی ہے۔ سیتارمن نے کہا کہ "تجارتی معاہدوں کا سلسلہ جاری ہے۔ دو طرفہ سطح پر ہم تجارتی معاہدوں کے ساتھ آگے بڑھ رہے ہیں۔" تاہم انہوں نے تسلیم کیا کہ کثیر ملکی تجارتی فریم ورک کے ذریعے پیش رفت کی رفتار سست ہوئی ہے۔ وزیر خزانہ 25 اگست سے 2 ستمبر تک کینیڈا اور امریکہ کے نو روزہ سرکاری دورے پر ہیں۔ شکاگو میں اپنی مصروفیات کے بعد وہ شمالی کیرولائنا کے شہر ایشویل میں جی 20 کے مالیاتی امور سے متعلق اجلاسوں میں شرکت کریں گی۔

منوج جرانگے نے مراٹھا ریزرویشن پر جاری کیا الٹی میٹم، ممبئی جانے کا کیا اعلان

ممبئی (ایجنسی) مراٹھا ریزرویشن تحریک کے اہم لیڈر منوج جرانگے پاٹل نے مہاراشٹر حکومت کو ایک بار پھر بڑی تحریک شروع کرنے کی وارننگ دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر 12 ستمبر تک حکومت نے مراٹھا برادری کے اہم مطالبات پر ٹھوس فیصلہ نہیں لیا تو ریاست بھر سے مراٹھا برادری ممبئی کی جانب کوچ کرے گی۔ جرانگے پاٹل نے الزام عائد کیا ہے کہ حکومت تحریک کو محدود کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ مراٹھا برادری کی تعداد اور تحریک کی طاقت کو کسی بھی طرح نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ انہوں نے مہاراشٹر کے ساتھ ساتھ ممبئی میں رہنے والے مراٹھا برادری کے لوگوں سے اپیل کی ہے کہ تحریک کے دوران عام شہریوں کو کسی طرح کی پریشانی نہ ہو۔ جرانگے نے کہا کہ ممبئی میں ایسا پر امن ماحول بنایا جانا چاہیے، جس سے لوگوں کو یہ واضح ہو کہ مطالبات کا حل نہ ہونے کی وجہ سے مراٹھا برادری کو ممبئی کا رخ کرنا پڑا ہے۔ منوج جرانگے پاٹل نے مزید کہا کہ مراٹھا برادری کو مستقل اور موثر ریزرویشن دلانے کا راستہ صرف کنبی ریزرویشن سے ہی نکل سکتا ہے۔ انہوں نے ایس ای بی سی، ای ڈبلیو ایس، سارتھی اور کنبی سے متعلق سرکاری جی آر سمیت دیگر مسائل کو بھی تحریک میں نمایاں طور پر اٹھانے کی بات کہی۔

ہلدوانی میں 'شدھی کرن' کے خلاف دہلی میں یوتھ کانگریس کا آر ایس ایس دفتر کے باہر احتجاج

نئی دہلی: اتراکھنڈ کے ہلدوانی میں کانگریس صدر ملکارجن کھرگے کے جلسے کے بعد مبینہ طور پر اسٹیج کی "شدھی کرن" کی تقریب منعقد کیے جانے کے خلاف انڈین یوتھ کانگریس نے اتوار کو نئی دہلی میں راشٹریہ سویم سیوک سنگھ کے دفتر کے باہر احتجاج کیا۔ احتجاج کے دوران کارکنوں نے قدیم مذہبی متن منوسمرتی کی نقول نذرِ آتش کر کے مبینہ ذات پات پر مبنی ذہنیت کے خلاف اپنا احتجاج درج کرایا۔ احتجاج کے پیش نظر دہلی پولیس نے آر ایس ایس دفتر کے اطراف میں بڑی تعداد میں پولیس اہلکار تعینات کیے۔ پولیس نے انڈین یوتھ کانگریس کے قومی صدر ادے بھانو چب سمیت متعدد کارکنوں کو حراست میں لے لیا اور انہیں پہاڑ گنج پولیس اسٹیشن منتقل کیا۔ احتجاج کے دوران یوتھ کانگریس کارکنوں نے "ہمیں آئین چاہیے، منوسمرتی نہیں" جیسے نعرے لگائے۔ مظاہرین نے آر ایس ایس سے مبینہ ذات پات پر مبنی سوچ رکھنے پر ملک سے معافی مانگنے کا مطالبہ بھی کیا۔

یوتھ کانگریس کے قومی صدر ادے بھانو چب نے الزام عائد کیا کہ آر ایس ایس اور بی جے پی کی بنیادی نظریاتی سوچ منوسمرتی سے متاثر ہے اور یہ سوچ دلتوں کے خلاف اور سماج کو تقسیم کرنے والی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک میں اس وقت دو نظریات کے درمیان براہ راست مقابلہ جاری ہے۔ ان کے مطابق ایک طرف بابائے آئین ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کا آئین ہے، جبکہ دوسری طرف بی جے پی اور آر ایس ایس کی مبینہ منوسمرتی پر مبنی ذہنیت ہے۔ کانگریس کا یہ احتجاج اتراکھنڈ کے ہلدوانی میں پیش آنے والے ایک تنازع کے بعد کیا گیا۔ رپورٹ کے مطابق شری رام سینا دھرما رتھ سیوا نیاس نامی تنظیم نے دعویٰ کیا تھا کہ کانگریس صدر ملکارجن کھرگے کی ایک ریلی کے بعد رام لیلا میدان میں "شدھی کرن" کی رسم ادا کی گئی۔ ملکارجن کھرگے نے راجیہ سبھا میں اس معاملے کو اٹھایا تھا۔ اس کے بعد اتراکھنڈ بی جے پی کے صدر مہندر بھٹ نے مبینہ "شدھی کرن" کی تقریب کا دفاع کرتے ہوئے کہا تھا کہ کھرگے کی ریلی کے دوران لگائے گئے بعض نعروں سے رام لیلا میدان کی مبینہ تقدس مجروح ہوا تھا۔ انہوں نے سوال کیا تھا کہ میدان کی "صفائی یا شدھی کرن" کرنے میں کیا غلط تھا؟

تاہم مرکزی وزیر اور بی جے پی کے سینئر رہنما جے پی نڈا نے راجیہ سبھا میں کہا کہ بی جے پی "شدھی کرن" کے تصور کی حمایت نہیں کرتی اور معاملے کی تحقیقات کرائی جائیں گی۔ اتوار کو دہلی میں کیے گئے احتجاج کے دوران ادے بھانو چب نے ہلدوانی کے واقعے پر شدید اعتراض کیا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ کانگریس صدر کی شرکت والے پروگرام کے بعد اسٹیج پر مبینہ طور پر "ہون اور شدھی کرن" کی تقریب منعقد کی گئی۔

چب نے اسے انتہائی شرمناک قرار دیتے ہوئے کہا کہ مبینہ شدھی کرن محض ایک سینئر سیاسی رہنما کی توہین نہیں بلکہ ان کے مطابق ہندوستان کے آئین کی روح اور ملک کے کروڑوں دلت اور پسماندہ طبقات کے خلاف بھی ایک حملہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ یوتھ کانگریس اس مبینہ ذات پات پر مبنی ذہنیت کے خلاف اپنی جدوجہد جاری رکھے گی اور ملک میں حکمرانی آئین کے مطابق ہوگی، منوسمرتی کے مطابق نہیں۔ احتجاج میں یوتھ کانگریس کے قومی جنرل سکریٹری ہری کرشنا اور تنظیم کے دیگر عہدیداران بھی شریک ہوئے۔ احتجاج کے دوران پولیس کی بھاری تعیناتی کے درمیان منوسمرتی کی نقول کو علامتی طور پر نذرِ آتش کیا گیا، جس کے بعد پولیس نے یوتھ کانگریس کے صدر سمیت متعدد مظاہرین کو حراست میں لے لیا۔

'میسی ایونٹ کے ٹکٹوں کی رقم واپس کی جائے گی'، بنگال کے وزیر اعلیٰ کا اعلان

کولکاتا (ایجنسی) مغربی بنگال کے وزیر اعلیٰ شوبھیندو ادھیکاری نے لیونل میسی سے متعلق ہنگامے کا ذکر کرتے ہوئے بڑا بیان دیا۔ انہوں نے کہا کہ 'یوا بھارتی اسٹیڈیم' میں میسی کے پروگرام میں بد انتظامی کے لیے ٹکٹ خریدنے والے 33000 شائقین کو ریاست کے کھیل بجٹ سے رقم واپس کی جائے گی۔ 'وزارڈ آف ہاکی' میجر دھیان چند کی سالگرہ کے موقع پر نبنّا میں منعقد نیشنل اسپورٹس ڈے کی تقریب میں اس واقعے کا ذکر کرتے ہوئے شوبھیندو ادھیکاری نے کہا کہ "میسی کے بہت سے مداح ہیں۔ انہوں نے 4000 اور 6000 روپے کے ٹکٹ خریدے تھے۔ میری خواہش ہے کہ ان 33000 کھیل شائقین کی رقم واپس کی جائے۔ میں نے اندرونی طور پر کارروائی شروع کر دی ہے۔ مجھے امید ہے کہ میں ایسا کر پاؤں گا۔" واضح رہے کہ لیونل میسی 13 دسمبر 2025 کو کولکاتا کے 'یوا بھارتی اسٹیڈیم' آئے تھے، لیکن پروگرام میں کافی بد نظمی ہوئی تھی۔ اس بد نظمی کے لیے ترنمول کانگریس حکومت میں کھیل کے وزیر اروپ بسواس کی حد سے زیادہ مداخلت کو ذمہ دار ٹھہرایا گیا۔

ترنمول بل بورڈ تنازعہ معاملہ

ابھیشیک کے بعد کولکاتا پولیس نے ڈیرک او برائن کو جاری کیا نوٹس

کولکاتا (ایجنسی) کولکاتا پولیس نے اتوار کے روز ترنمول کانگریس کے راجیہ سبھا رکن ڈیرک او برائن کو وسطی کولکاتا کی کیمک اسٹریٹ واقع ابھیشیک بنرجی کے پارٹی دفتر کی چھت سے غیر قانونی بل بورڈ ہٹانے کے معاملے میں درج ایف آئی آر کے سلسلے میں سمن جاری کیا۔ نوٹس میں پارٹی کے راجیہ سبھا رکن کو 31 اگست کی دوپہر تک شیکسپیئر سرانی پولیس اسٹیشن میں پیش ہونے کے لیے کہا گیا ہے۔ اتفاق سے ہفتے کی رات اسی پولیس اسٹیشن کے پولیس اہلکار ترنمول کانگریس کے جنرل سکریٹری اور پارٹی کے ڈائمنڈ ہاربر لوک سبھا رکن ابھیشیک بنرجی کی رہائش پر پہنچے اور انہیں بھی اسی معاملے میں سمن جاری کیا۔ نوٹس میں مغربی بنگال کی سابق وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی کے بھتیجے بنرجی کو یکم ستمبر کی دوپہر تک شیکسپیئر سرانی پولیس اسٹیشن میں حاضر ہونے کے لیے کہا گیا ہے۔ اتوار کی صبح تقریباً 9 بجے شیکسپیئر سرانی پولیس اسٹیشن کے اہلکار جنوبی کولکاتا کی پرنس انور شاہ روڈ واقع او برائن کے گھر پہنچے۔ پولیس افسر نے بتایا کہ کئی بار دروازہ کھٹکھٹانے کے بعد او برائن کا ایک نمائندہ باہر آیا اور ہمارے اہلکاروں نے اسے پوچھ گچھ کا نوٹس سونپ دیا۔ حالانکہ نہ تو بنرجی اور نہ ہی او برائن نے یہ واضح کیا کہ وہ پولیس اسٹیشن میں حاضر ہوں گے اور اس معاملے میں پوچھ گچھ کا سامنا کریں گے یا نہیں۔ جمعرات کی دوپہر کیمک اسٹریٹ پر اس وقت کشیدگی پھیل گئی، جب کولکاتا میونسپل کارپوریشن (کے ایم سی) کے ملازمین پولیس اہلکاروں کے ساتھ ابھیشیک بنرجی کے کیمک اسٹریٹ واقع دفتر میں غیر قانونی بل بورڈ ہٹانے کے لیے پہنچے۔ حالانکہ کے ایم سی کے ملازمین اور پولیس اہلکاروں کو ابھیشیک بنرجی، او برائن اور ترنمول کانگریس کے دیگر لیڈران کی قیادت میں پارٹی کارکنوں کی جانب سے سخت مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا۔ پولیس اہلکاروں اور پارٹی کارکنوں کے درمیان جھڑپیں ہوئیں۔ اس معاملے میں شیکسپیئر سرانی پولیس اسٹیشن میں درج 3 ایف آئی آر میں شہر کی پولیس نے ترنمول کانگریس کے کارکنوں پر نہ صرف ڈیوٹی پر تعینات پولیس اہلکاروں پر حملہ کرنے کا الزام عائد کیا ہے، بلکہ ایک خاتون پولیس افسر کی عزت مجروح کرنے کی کوشش کا بھی الزام لگایا ہے۔ اس معاملے میں درج 3 ایف آئی آر میں سے 2 میں بنرجی، او برائن اور ترنمول کانگریس کے دیگر رہنماؤں، جیسے ہمایوں کبیر اور بیشونار چٹرجی کے نام شامل ہیں۔ پولیس نے اس سلسلے میں اب تک 14 افراد کو گرفتار کیا ہے۔

انسانوں سے نفرت و حسد اللہ کے نزدیک بڑا گناہ

سہارنپور (احمد رضا) اگر مسلم علماء تقریر کرتے ہیں اور وعظ و نصیحت کرتے ہیں تو ہندو شدت پسند تنظیموں کا دل دکھ جاتا ہے مسلم علمائے کرام کے خلاف مقدمات درج کر دیئے جاتے ہیں ان کو جیل بھیج دیا جاتا ہے ہندو شدت پسند کتنا ہی ظلم اور جبر ڈھائیں انکے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہوگی یہی ہے آج کا انڈیا، بلڈوزر کی زد میں آکر مجبوری، مفلسی، ناامیدی اور پستی کا شکار ہو کر روزی، روٹی اور رہنے کیلئے مکانات کو ترستے مسلم افراد نفرت اور حسد کی آگ میں جل رہی ہندو شدت پسند تنظیموں کی مسلم مخالف حکمتِ عملی، مسلم آبادی پر جانلیوا حملوں اور بلڈوزر کلچر کی درندہ صفت کارروائیوں سے پچھلے بارہ سالوں میں جس قدر جانی اور مالی نقصان کو برداشت کر رہے ہیں اور جس طرح سے صبر کر رہے ہیں وہ مسلم آبادی کے حق میں ایک بڑے صبر و تحمل کی بڑی مثال ہے ظلم اور ناانصافی کے آقا کچھ بھی حکمتِ عملی اپنا لیں مگر اللہ تعالیٰ کی مضبوط پکڑ سے کسی بھی صورت بچ نہی سکتے پڑوسی ملک نیپال کے خوفناک مناظر ظلم اور جبر کرنیوالے درندوں کے لئے ایک معمولی سے جھلک ہے یہ سمجھتے ہیں کہ مدارس اسلامیہ، مساجد، مزارات اور مسلم آبادی کے گھروں دکانوں کو نیست و نابود کرنے کے بعد یہ قائم و دائم رہ سکتے ہیں یہ ان جابر صاحب اقتدار لوگوں کی بڑی بھول ہے اگر یہ ظلم اور ناانصافی کا ماحول اسی طرح گرم اور پرفتن رہا تو یقین جانو بہت جلد آگے آگے نیپال کی تباہی کی طرح ہی قدرت کے عذاب اور بڑھنے والے ہیں اس خالق حقیقی اور رب العالمین کی پکڑ بڑی سخت اور مضبوط ہے ہر ظلم اور ناانصافی کا حساب لینا دینا رب کائنات کو خوب آتا ہے بیشک اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے! حالات حاضرہ پر اپنے ردِعمل کا اظہار کرتے ہوئے سینئر ایڈوکیٹ محمد علی نے کہا کہ جہاں بھاجپا کی زیر اقتدار ریاستوں خاص طور سے گجرات، آسام، اتراکھنڈ، مدھیہ پردیش، بہار، دہلی اور اتر پردیش میں مسلم طبقہ کو جھوٹے الزامات لگا کر جیلوں میں ڈال دیا گیا اور ضمانتیں بھی نہیں دی جا رہی ہیں انکے گھروں دکانوں اور مقدس مقامات یعنی کہ عبادت گاہوں کو بلڈوزر چلا کر برباد کیا جا رہا ہے اور آواز اٹھانے کے عوض تشدد کا شکار بنایا جا رہا ہے ایسے حالات میں اللہ تعالیٰ کا غصہ یقینی ہے صد فیصد ہندو شدت پسند نظریہ نے بارہ سالوں میں مسلم آبادی کو نیست و نابود کرتے ہوئے پستی میں دھکیل دیا ہے مسلم طبقہ کے خلاف ہونے والے ظلم و زیادتیوں کے معاملات میں عدالتیں بھی اب جلد اور صاف شفاف انصاف دینے میں لیٹ لطیفی کا شکار بن کر مسلم طبقہ کی تباہی کا منظر اپنی کھلی آنکھوں سے دیکھ رہی ہے جہاں جہاں بھی ہندو اور مسلم افراد کے درمیان جھڑپ ہوتی ہے نتیجہ کے طور پر صرف اور صرف مسلم طبقہ کے افراد کو جبر یہ ملزم بنا دیا جاتا ہے مسلم افراد پر پتھراؤ اور حملے کرنے کے الزامات عائد کر دیئے جاتے ہیں عدالتیں مسلم افراد کو بیقصور ہوتے ہوئے ضمانت دینے میں آنا کانی کرتی ہیں سرکاری مشینری کی شہ پر مسلم آبادی کے صدی پرانے مکانات کو غیر قانونی قرار دے کر مسمار کر دیا جاتا ہے قصور وار ظالم ہندو شدت پسند خوشیاں مناتے ہوئے دیکھے جا سکتے ہیں سب کچھ سوشل میڈیا پر وائرل ہو رہا ہے مگر کوئی بھی مہذب افسر یا جج بےقصور مسلم آبادی کو انصاف دلانے کیلئے راضی نہیں ہے مسلم اقوام سے نفرت حسد اور کھلی ہوئی دشمنی جگ ظاہر ہو چکی ہے پوری ملت اسلامیہ بھی اب خد پرستی کا شکار ہوگئی ہے حالات کے لحاظ سے سینئر ایڈوکیٹ محمد علی نے کہا کہ جس قدر ظلم اور جبر مسلم آبادی پر ہو رہا ہے وہ ملک کے 80 سال کے جمہوری دور اقتدار کا سیاہ باب ہے یہ سیاہ باب صدا یاد کیا جاتا رہیگا؟ مسلم طبقہ کے افراد کے خلاف بلڈوزر ایکشن دہلی، گجرات آسام، مدھیہ پردیش، اتراکھنڈ، اتر پردیش اور راجستھان میں خوب دہشت پھیلا چکا ہے آج بھی یہ حسد اور نفرت کرنیوالا دہشت پسند گروہ بلڈوزر چلا کر بیقصور اور بے گناہ مسلمانوں کے گھروں، بنگلوں، کمپلیکس، اسکول، کالجوں، مدارس اسلامیہ، مزارات اور مساجد کے ساتھ ساتھ دس دس کروڑ کی کوٹھیوں کو مٹی میں ملا دیا جا رہا اس پر جواب یہ ملتا ہے کہ کہ ہم نے دہشت گردوں کے مکانات پر بلڈوزر چلوا دئے ہیں مسلم افراد کو مٹی میں ملا دیا ہے ہندو شدت پسند افراد کا یہ اتنا زہریلا بیان ہے کہ اس طرح کے زہر پھیلانے اور نفرت پھیلانے والے عمل سے آج نہی تو کل پورے ملک میں فرقہ پرستی اور دو طبقوں کے درمیاں بڑی خلیج پیدا ہو جایے گی اللہ تعالیٰ کرم فرمائے اگر ایسا ہوتا ہے تو ملک کمزور ہو جائے گا اور خانہ جنگی شروع ہو جائیگی مفاد پرست اور موقع پرست جماعت کے رہنما اپنے اپنے بلوں میں گھس جایئں گے اور لڑیگا صرف اور صرف ہندو مسلم آخر انکو عقل سلیم کب آئیگی یہ مسلم دشمنی میں ملک کا امن چین کیوں تباہ اور برباد کرنے پر بضد ہیں! واضح رہے کہ کسی شاعر نے خوب ہی کہا ہے کہ * لگے گی آگ تو آئیں گے سبھی کے گھر زد میں! * جب کسی ریاست کا سربراہ اتنا بڑا متعصب ہوتے ہوئے مسلمانوں کا دشمن ہو جائے تو اس ریاست کا امن و امان کیسے باقی رہے گا!

المسعود اسلامک کوچنگ سینٹر میں دوسرا دینیاتی مسابقہ کامیابی کے ساتھ منعقد

امام گنج، پلری باغ، بہرائچ شریف: المسعود اسلامک کوچنگ سینٹر، امام گنج پلری باغ بہرائچ شریف میں مورخہ 29 اگست بروز شنبہ دوسرا سالانہ دینیاتی مسابقہ نہایت تزک و احتشام اور خوشگوار ماحول میں منعقد ہوا۔ مسابقے کا مقصد طلبہ و طالبات میں دینی معلومات، اسلامی تعلیمات اور دینی شعور کو فروغ دینا تھا اس بابرکت پروگرام کا انعقاد اور انتظام المسعود اسلامک کوچنگ سینٹر کے مینیجر مولانا ریاض مسعودی مصباحی کی نگرانی میں کیا گیا۔ مسابقے میں بچوں نے بھرپور جوش و خروش کے ساتھ شرکت کی۔ دینیات کے سوالات پر مشتمل مسابقہ مختلف گروپوں میں منعقد ہوا، جس میں پہلے گروپ میں 20، دوسرے گروپ میں 24 اور تیسرے گروپ میں 14 بچوں نے حصہ لیا مسابقے کے منصفین کی حیثیت سے مولانا شمس الدین مصباحی اور مولانا و مفتی ظہیر الدین مصباحی نے اپنی ذمہ داریاں انجام دیں اور نہایت باریک بینی، دیانت داری اور حسن انتظام کے ساتھ بچوں کی کارکردگی کا جائزہ لیا اس موقع پر مولانا احمد رضا مصباحی، مولانا نظام الدین مصباحی، قاری حسن رضا مسعودی، قاری اسد رضا، حافظ تسلیم سمیت علاقے کے معززین اور دیگر حضرات بھی موجود رہے۔ تمام حاضرین نے بچوں کی حوصلہ افزائی کی اور اس دینی و تعلیمی کوشش کو سراہا خصوصا مولانا احمد رضا مصباحی کی کارکردی مسابقے میں شامل رہی مسابقے میں شریک تمام بچوں کی حوصلہ افزائی کے لیے انہیں تحائف، ٹرافی، سرٹیفکیٹ، میڈل اور دیگر انعامات سے نوازا گیا۔ اس موقع پر بچوں اور ان کے سرپرستوں میں خاصا جوش و خروش دیکھنے کو ملا پروگرام میں شریک لوگوں کا کہنا تھا کہ اس طرح کے دینی مقابلے بچوں کی علمی و اخلاقی تربیت میں نہایت اہم کردار ادا کرتے ہیں اور نئی نسل کو دینی تعلیمات سے جوڑنے کا بہترین ذریعہ ہیں بعد ازاں قاری حسن رضا مسعودی نے نہایت مؤثر اور فکر انگیز تقریر کی، جس میں دینی تعلیم کی اہمیت، بچوں کی اسلامی تربیت اور والدین و اساتذہ کی ذمہ داریوں پر روشنی ڈالی انہوں نے طلبہ کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے انہیں دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ اچھے اخلاق اور اسلامی کردار اپنانے کی تلقین کی۔ تقریب کے اختتام پر انعامات کی تقسیم عمل میں آئی، جس کے بعد صلوٰۃ و سلام پیش کیا گیا اور بارگاہ الٰہی میں خصوصی دعا کی گئی یوں یہ بابرکت اور علمی پروگرام نہایت خوشگوار، پُروقار اور روحانی ماحول میں اختتام پذیر ہوا مقامی لوگوں کے مطابق المسعود اسلامک کوچنگ سینٹر کا یہ دوسرا دینیاتی مسازقہ انتہائی عمدہ اور قابل تعریف رہا اہل علاقہ نے منتظمین کو مبارک باد پیش کرتے ہوئے امید ظاہر کی کہ مستقبل میں بھی اس طرح کے دینی و تعلیمی پروگرام تسلسل کے ساتھ منعقد ہوتے رہیں گے، تاکہ بچوں میں دینی شعور، اسلامی معلومات اور نیک و صالح کردار کو مزید فروغ حاصل ہو۔

شراب کے لیے پیسہ مانگا، انکار کیا تو دبادیا گلا

جالون: 30 اگست (پی این ایس) اتر پردیش میں جالون کوتوالی کے قصبے علاقے میں ایک ہولناک اور سنسنی خیز واردات سامنے آئی ہے۔ ایک نڈر بدمعاش نے سڑک پر ایک نوجوان سے کھلے عام شراب کے پیسے مانگے اور انکار کرنے پر ملزم نے طیش میں آکر اس کا گلا دبا دیا۔ یہ پورا واقعہ قریبی سی سی ٹی وی کیمرے میں قید ہو گیا، جس کی لائیو فوٹیج سوشل میڈیا پر وائرل ہو گئی، جس سے ہلچل مچ گئی۔ پولیس نے بروقت کارروائی کرتے ہوئے مرکزی ملزم کو گرفتار کر لیا۔

یہ واقعہ جالون کوتوالی علاقے کے مصروف علاقے میں پیش آیا۔ اطلاعات کے مطابق ملزم شیوم مشرا نے رئیس احمد نامی نوجوان کو اس وقت زبردستی روکا جب وہ وہاں سے گزر رہا تھا۔ اس نے شراب کے لیے رقم کا مطالبہ کیا۔ جب رئیس نے اپنی محنت سے کمائی ہوئی رقم دینے سے صاف انکار کر دیا تو ملزم نے آپا کھو دیا، اس کے ساتھ بدسلوکی کی اور اس پر جان لیوا حملہ کر دیا۔ وائرل سی سی ٹی وی ویڈیو میں دیکھا جا سکتا ہے کہ جب ملزم نے پیسے دینے سے انکار کیا تو شیوم مشرا نے پوری طاقت سے رئیس احمد کا گلا گھونٹ دیا۔ گلا اس قدر وحشیانہ تھا کہ رئیس کافی دیر تک درد سے کراہتے ہوئے سڑک پر بے ہوش ہو گیا۔ ملزم کی بربریت نے راہگیروں کو خوفزدہ کر دیا۔ جب ملزم شیوم مشرا رئیس کو گلا دبا کر قتل کرنے ہی والا تھا کہ ایک مقامی راہگیر نے اسے دیکھا۔ اپنی جان کی پرواہ کیے بغیر وہ فوراً مداخلت کے لیے بھاگا اور ملزم کو پیچھے دھکیل دیا۔ اگر راہگیر بروقت نہ پہنچتا تو رئیس احمد شدید زخمی ہو سکتا تھا۔

مسلم کمیٹی امروہہ کی بزمِ خواتین کے زیرِ اہتمام 16 ویں خواتین کانفرنس کا کامیاب انعقاد

امروہہ، 30 اگست 2026: مسلم کمیٹی امروہہ کی ذیلی تنظیم بزمِ خواتین کے زیرِ اہتمام جشنِ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مناسبت سے منعقد کی جانے والی تقریبات کے سلسلے کا 16 واں پروگرام "خواتین کانفرنس" ایم۔ اچ۔ ریسارٹ امروہہ میں ڈاکٹر سعید فاطمہ کی صدارت میں تزک و احتشام کے ساتھ منعقد ہوا۔ کانفرنس کا باقاعدہ آغاز تلاوتِ قرآنِ پاک سے ہوا، جبکہ نظامت کے فرائض ہاشمی گرلز انٹر کالج کی پرنسپل محترمہ حنا خان نے نہایت خوش اسلوبی سے انجام دیے۔ کانفرنس میں بطورِ مہمانِ خصوصی شریک مسلم گرلز ڈگری کالج کی پروفیسر ڈاکٹر رباب انجم نے اپنے بصیرت افروز خطاب میں حصولِ علم کی اہمیت پر زور دیا۔ انہوں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی علمی شان کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ وہ نہ صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کم عمر ترین زوجہ تھیں بلکہ امت کی عظیم ترین عالمہ بھی تھیں۔ انہوں نے 2210 احادیث روایت کیں اور دین کا بڑا حصہ ان کے ذریعہ ہم تک پہنچا۔ حضرت ابو ہریرہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم جیسے جلیل القدر صحابہ بھی مسائل کی تحقیق کے لیے ان کے حجرے پر رجوع کرتے تھے۔ انہوں نے صلح حدیبیہ کا حوالہ دیتے ہوئے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی فہم و فراست کا ذکر کیا اور کہا کہ جس مذہب نے عورت کو مفتی، محدثہ اور مشیر کا مقام دیا ہو، وہاں بیٹیوں کی تعلیم سے روگردانی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ انہوں نے بزمِ خواتین کی طالبات کو پیغام دیا کہ وہ قرآن کی حفظ و تفہیم کے ساتھ جدید علوم جیسے کمپیوٹر، انگریزی اور سائنس میں بھی مہارت حاصل کریں اور ڈاکٹر سعید فاطمہ، اساتذہ اور بزمِ خواتین کی صدر آصفہ عالمی ایڈوکیٹ کی طرح قانون اور دیگر شعبہ جات میں نام روشن کریں۔

عابدی پلے اسکول کی شازیہ امداد عابدی نے اپنے بیان میں بچوں کی ابتدائی زندگی میں تعلیم کے ساتھ ساتھ اعلیٰ اخلاقی و دینی تربیت کی ضرورت پر زور دیا اور کہا کہ بچوں کی صحیح سمت میں رہنمائی اور ان کے روشن مستقبل کی بنیاد مضبوط تعلیم و تربیت پر ہی منحصر ہے۔

مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کی پروفیسر ڈاکٹر صدف ناصر اور ڈاکٹر سلیحہ زیدی نے "سیرتِ طیبہ کی روشنی میں خواتین کا کردار" کے عنوان پر اپنے فکر انگیز خیالات کا اظہار کیا۔ ڈاکٹر صدف ناصر نے طلاق کے شرعی نظام پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ اسلام نے طلاق کا ایک باوقار طریقہ کار مقرر کیا ہے، جہاں ایک طلاق کے بعد عدت کے دوران صلح کا موقع فراہم کیا جاتا ہے۔ ایک مجلس میں تین طلاقیں دینا شریعت کا طریقہ نہیں بلکہ غصے کا اظہار ہے، جس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سخت ناراضگی کا اظہار فرمایا ہے۔ انہوں نے زور دیا کہ سیرتِ طیبہ خواتین کے لیے مشعلِ راہ ہے اور اسی پر عمل پیرا ہو کر دو جہانوں کی کامیابی حاصل کی جا سکتی ہے۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے علیزئی نے کہا کہ پہلی وحی اقراء کا پیغام مرد اور عورت دونوں کے لیے عام ہے۔ ایک پڑھی لکھی ماں پوری نسل کی تربیت و اصلاح کی ضامن ہوتی ہے، لہٰذا بیٹیوں کو دینی و دنیوی دونوں علوم سے آراستہ کرنا ہمارا فرض ہے۔ عابدی پلے اسکول کی شازیہ امداد عابدی نے نئی نسل کی تعلیم اور تربیت پر روشنی ڈالی جبکہ حسینی پیس مشن کی یوتھ ونگ سے وابستہ محجوبہ اشہر تقوی نے تربیت والدین اور اولاد کی ذمہ داری عنوان سے جامع تقریر کی۔ کانفرنس کی کنوینر محترمہ آصفہ عالمی ایڈوکیٹ، عرشی جمال نظامی، نغمہ منصور اور چندا حبیب نے تمام معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ اس موقع پر لبنیٰ حامد، ڈاکٹر رانا پروین، ریشما سرتاج، ناہید زیدی، حنا کوثر، نازیہ صدیقی، سعدیہ قمر اور عظمیٰ معظم سمیت صدہا خواتین نے شرکت کی۔ بزمِ خواتین کی جانب سے حاضرین کے لیے ضیافت کا بہترین اہتمام کیا گیا تھا۔

سیرت النبی کی خوشبو سے مہکا ایم ایس آئی انٹر کالج

سینکڑوں لوگوں نے لیا سیرت کامپٹیشن میں حصہ

گورکھپور، نئی نسل کو محسن انسانیت پیغمبر اسلام صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی مقدس زندگی اور تعلیمات سے روشناس کرانے کے مقصد سے اتوار کو MSI انٹر کالج بخشی پور میں سیرت النبی مقابلہ سیزن 2 کا انعقاد دو پالیوں میں کیا گیا، القلم ٹرسٹ و تحریک علمائے ہند کے زیر اہتمام اس مقابلے میں شہر بھر کے مختلف اسکولوں، کالجوں، مدارس اور مکتب کے سیکڑوں طلبہ کے ساتھ بالغوں و پیشہ ور لوگوں نے بھی جوش و خروش سے حصہ لیا۔ شرکاء نے پیغمبر اسلام کی مقدس مکی زندگی پر مقالے لکھے، ان کی زندگی، جدوجہد، مثالی کردار اور تعلیمات کو اپنے الفاظ میں پیش کیا، شرکا مقابلے کے حوالے سے انتہائی پرجوش نظر آئے۔ القلم ٹرسٹ کے صدر قاری محمد انس نقشبندی و سکریٹری حافظ رحمت علی نے کہا کہ پیغمبر اسلام نے توحید، انسانیت، آداب، محبت، انصاف اور بھائی چارے پر مبنی معاشرہ قائم کیا، انہوں نے بڑوں کا احترام، چھوٹوں سے محبت، کمزوروں سے ہمدردی، بچوں پر شفقت، عورتوں کا احترام اور مزدوروں کے ساتھ حسن سلوک کا درس دیا، انہوں نے کہا کہ مقابلے کا مقصد نئی نسل کو پیغمبر اسلام کی مقدس زندگی اور تعلیمات سے روشناس کرانا ہے تاکہ نوجوان دین اور دنیا دونوں میں کامیابی حاصل کر سکیں۔ وہیں ٹرسٹ کے نہال احمد، آصف محمود و سینئر استاد مظفر حسنین رومی نے بتایا کہ مقابلے کے فاتحین کا اعلان ستمبر کے آخری ہفتے میں کیا جائے گا، انہوں نے کہا کہ اسلام پوری انسانی برادری کے تحفظ، امن، بھائی چارے اور اخلاقی اقدار کی تلقین کرتا ہے، پیغمبر اسلام کی تعلیمات انسانوں کو بہتر اخلاق اور ذمہ دارانہ زندگی کی رہنمائی کرتی ہیں۔ اسلامیہ کالج کے پرنسپل مختار احمد، شہر قاضی مفتی محمد اظہر شمسی، وائس پرنسپل منظور احمد، مفتی اختر حسین منانی، سید فرحان احمد، محمد اعظم، نوید عالم، حاجی فیض احمد، شہباز صدیقی، حافظ محمد نظر عالم، ذیشان احمد، محمد ابراہیم، عمر، عبدالاحد، منہاج الدین انصاری، محمد صدف، محمد شعیب، بلال احمد، قاری نسیم اللہ، علی غضنفر شاہ، قاری شرف الدین، سید ندیم احمد، شیریں آصف، عائشہ خاتون، ضیا وارثی، عاصمہ خاتون، عائشہ فصیحی، حاجی سراج احمد، شہزاد احمد، ذکرہ شیخ، عائشہ، سید متین احمد، ادیبہ، طارق سامانی، یوسف، کلیم، علی احمد، تانیہ اختر، شاداب احمد صدیقی، عامر حسین، سلمان خان، مولانا دانش رضا، محمد عیان، عامر لاری اور دیگر سبھی نے اس تقریب کو کامیاب بنانے میں نمایاں کردار ادا کیا۔

پولیس نے پانچ بدنام زمانہ جیب کتروں کو گرفتار کر بھیجا جیل

دیوبند، 30 /اگست (ڈاکٹر فیروز خان) بازاروں میں خریداری کے لیے نکلنے والے لوگوں کی جیبوں سے پیسے نکالنے کی نیت سے شہر میں گھومنے والے پانچ بدنام زمانہ جیب کتروں کو پولیس نے گرفتار کر لیا۔ پولیس نے گرفتار ملزمان سے غیر قانونی پستول، چاقو، بلیڈ اور نقدی بھی برآمد کی ہے۔ پولیس نے خصوصی چیکنگ مہم کا آغاز کرتے ہوئے شہر کے مختلف مقامات سے پانچ بدنام زمانہ جیب کتروں اور ٹپے بازوں کو گرفتار کیا ہے۔ ان کے قبضے سے غیر قانونی اسلحہ، نقدی اور چوری میں استعمال ہونے والے بلیڈ برآمد ہوئے۔ گرفتار ملزمان کی شناخت میندر اور سورج باشندہ گاؤں گھسولی، تھانہ کاندھلہ شاملی، سریندر اور راجکمار باشندہ گاؤں دریا پور، تھانہ ککرولی مظفر نگر اور شاہد باشندہ گاؤں لہبولی، تھانہ منگلور ہریدوار کے طور پر کی گئی ہے۔ دیوبند کوتوالی انچارج سندیپ بالیان نے بتایا کہ ایف آئی آر درج کرنے کے بعد تمام ملزمان کو قانونی کارروائی کے لئے عدالت میں پیش کرنے کے بعد عدالت کے حکم پر جیل بھیج دیا گیا ہے۔

ایل ایل بی طالب علم انکور چودھری کی دوران علاج موت، اہل خانہ میں مچا کہرام

پولیس کی سخت سکیورٹی میں آخری رسوم ادا، اہل خانہ کا ملزمان کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ

بلندشہر 30 اگست (زبیر شاد) خورجہ میں 20 اگست کو ایل ایل بی کے طالب علم انکور چودھری پر ہوئے جان لیوا حملے کے بعد ہفتہ کی شام علاج کے دوران اس کی موت ہو گئی۔ اتوار کی صبح پوسٹ مارٹم کے بعد پولیس کی سخت سکیورٹی میں لاش مراری نگر کالونی میں واقع گھر لائی گئی۔ جہاں اہل خانہ میں کہرام مچ گیا۔ اہل خانہ نے ملزمان کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ کیا۔ مراری نگر کے ساکن اشوک چودھری نے بتایا کہ ان کا بیٹا انکور چودھری (25) ایل ایل بی فائنل ایئر کا طالب علم تھا۔ 20 اگست کی رات انکور اپنے محلے میں دوستوں کے ساتھ بات کر رہا تھا۔ اسی دوران کار میں سوار چھ افراد وہاں پہنچے اور انکور کو بے رحمی سے مارنا پیٹنا شروع کر دیا۔ ملزمان نے لاٹھی ڈنڈوں سے پٹائی کرنے کے بعد اینٹ سے اس کے سر، سینے اور پیٹ پر وار کیے، جس سے انکور شدید زخمی ہو کر موقع پر ہی گر گیا۔ ملزمان دھمکی دیتے ہوئے فرار ہو گئے۔ اہل خانہ نے انکور کو پہلے کیلاش اسپتال پہنچایا، جہاں سے اسے ہائر میڈیکل کے لیے ریفر کر دیا گیا۔ بعد ازاں اسے نوئیڈا کے فورٹس اسپتال میں داخل کرایا گیا، جہاں علاج کے دوران ہفتہ کی شام اس نے دم توڑ دیا۔ سی او خورجہ شوبھت کمار نے بتایا کہ معاملے میں بگرائی کے رہنے والے نشانت، سوربھ، کرشنا، بھوپیندر، جھمکا کے ساکن لاکھن اور کرن، پرشانت سمیت دیگر نامعلوم افراد کے خلاف اقدامِ قتل کی دفعات میں مقدمہ درج کیا گیا تھا۔ ایس ایس پی بلندشہر کی جانب سے ملزمان کی گرفتاری پر 25، 25 ہزار روپے کے انعام کا اعلان کیا گیا تھا۔ پولیس نے ملزم لاکھن کو مڈبھیڑ کے دوران گرفتار کیا، جبکہ بھوپیندر اور نشانت کو بھی گرفتار کر لیا گیا۔ ملزم کرن نے عدالت میں خود سپردگی کر دی تھی۔ انکور کی موت کی خبر کے بعد مراری نگر محلے میں غم کی لہر دوڑ گئی، جبکہ وکلاء برادری میں بھی شدید غم و غصہ ہے۔ اتوار کی صبح پوسٹ مارٹم کے بعد پولیس کی نگرانی میں لاش گھر پہنچتے ہی اہل خانہ زار و قطار رونے لگے اور ملزمان کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ امن و امان برقرار رکھنے کے لیے سی او خورجہ شوبھت کمار اور سی او صدر پرکھر پانڈے سمیت خورجہ، جہانگیر پور، ارنیا، خورجہ دیہات، ککوڑ اور چولہ تھانوں کی پولیس فورس تعینات رہی۔ پولیس کی نگرانی میں انکور کے تایازاد بھائی روپا نے آخری رسومات ادا کرتے ہوئے چتا کو مکھ اگنی دی۔ بتادیں کہ انکور کے والد اشوک چودھری خورجہ سول کورٹ میں سینئر وکیل ہیں، جبکہ والدہ ویروتی بگرائی گاؤں کے ایک پرائمری اسکول میں ہیڈ ماسٹر ہیں۔ انکور کی بڑی بہن اکانشا کی شادی شدہ ہے۔ انکور گھر کا اکلوتا بیٹا تھا۔ اس کی موت سے پورا خاندان غم میں ڈوب گیا ہے۔

جامعہ عائشۃ الصدیقہ میں نعت و تقریری مقابلوں کا انعقاد

(شراوستی) جامعہ عائشۃ الصدیقہ نسواں کالج کٹلیا چوراہا ٹنڈوا روڈ نزد ٹاور دیورنیا ضلع شراوستی میں نعت خوانی و تقریری مقابلہ جامعہ کی طالبات کے درمیان منعقد ہوا جس میں طالبات کے ساتھ ان کی ماں و بہنوں نے بھی شرکت کی 19 بچیوں نے تقریر میں حصہ لیا اور 18 بچیوں نے نعت خوانی مقابلہ میں حصہ لیا۔ بج کر 15 منٹ پر قل شریف ہوا اور تمام بزرگان دین بالخصوص ام المومنین حضرت عائشۃ الصدیقہ اور حضرت شعیب الاولیاء مصدر فیوض و عطا مولانا شاہ محمد یار علی رضی اللہ عنہما کے نام ایصال ثواب کیا گیا تحریری مقابلہ میں نمبر ایک پر خوشنما فاطمہ کٹلیا چوراہا دوسرے نمبر پر راضیہ اکرم شنکر پور تیسرے نمبر پر ثانیہ فاطمہ حسین پوروہ آئیں اور نعت خوانی مقابلہ میں گلشن ریاض بھیلا گاؤں ایک نمبر پر اور سابیہ بھلورا دوسرے نمبر پر آئیں ان طالبات کو جامعہ عائشۃ الصدیقہ ایوارڈ جامع معقول و منقول مصنف کتب کثیرہ شعیب الاولیا ایوارڈ یافتہ مفتی محمد شبیر احمد علوی مصباحی بانی و سربراہ اعلیٰ دار العلوم شعیب الاولیاء کٹلیا چوراہا و جامعہ عائشۃ الصدیقہ نسواں کالج کے ہاتھوں سے دیا گیا بقیہ شرکت کنے والی طالبات کو اعزازی ایوارڈ سے نوازا گیا اس کے بعد صلوۃ و سلام اور دعا پر مجلس کا اختتام ہوا محمد مسعود احمد علوی نگراں دار العلوم و جامعہ ہذا۔

سنبھل میں پی اے سی کی زمین پر بنایا گیا مزار منہدم، بلڈوزر چلا کر خالی کرائی زمین

سنبھل: 30 اگست (پی این ایس) تحصیل انتظامیہ نے ضلع کے حیات نگر علاقے میں پی اے سی کے لیے خریدی گئی زمین کے ایک بڑے حصے کو غیر قانونی تجاوزات سے آزاد کرانے کے لیے کارروائی کی ہے۔ داتوالی گاؤں میں انتظامیہ کی ٹیم نے مبینہ ناجائز تجاوزات کو بلڈوزر کر کے زمین کو تجاوزات سے پاک کر دیا۔ بتایا جاتا ہے کہ پی اے سی کے قیام کے لیے 2019 میں تقریباً 407 بیگھہ زمین خریدی گئی تھی۔ معلوم ہوا کہ اس زمین کے ایک حصے پر مزار بنا ہوا تھا اور دوسرے حصے پر کھیتی باڑی کی گئی تھی۔ معاملے کی اطلاع ملتے ہی محکمہ ریونیو کی ایک ٹیم اور پی اے سی کے اہلکاروں نے جائے وقوعہ پر پہنچ کر کارروائی کی۔ انتظامیہ کو پی اے سی کے قیام کے لیے خریدی گئی زمین کے ایک حصے پر مبینہ طور پر ناجائز تجاوزات کی اطلاع ملی تھی۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ زمین پر ایک مزار قائم ہے۔ مزید برآں، لوگوں نے کچھ زمین کاشت کرنا شروع کر دی تھی۔ اس کا علم ہونے پر انتظامیہ نے کارروائی کرتے ہوئے زمین کو تجاوزات سے پاک کر دیا۔ مقامی حکام اور پولیس اہلکار بھی سیکورٹی مقاصد کے لیے پہنچ گئے۔ تحصیل انتظامیہ نے ریونیو ٹیم کے ہمراہ جائے وقوعہ کا معائنہ کیا۔ زمین کی حالت کا جائزہ لینے کے بعد ٹیم نے آج مبینہ تجاوزات ہٹانے کے لیے کارروائی شروع کی۔ تحصیلدار سدھیر کمار نے بتایا کہ اس مقام پر مزار کی تحقیقات سے معلوم ہوا کہ ایک 50 سال پرانا پیپل کا درخت کاٹ کر تقریباً دو سال قبل وہاں ایک مزار بنایا گیا تھا۔ مزار کی تعمیر کے حوالے سے بھی تحقیقات کی گئیں اور بعد ازاں تجاوزات ہٹانے کے لیے کارروائی کی گئی۔ تقریباً 407 بیگھوں میں سے تقریباً 15 بیگھہ گاؤں کی برادری سے متعلق بتائے جاتے ہیں۔ انتظامیہ نے کہا ہے کہ زمین کی پیمائش اور ریونیو ریکارڈ کی بنیاد پر صورتحال واضح کی جائے گی۔ یہ بھی انکشاف ہوا کہ پی اے سی کے لیے خریدی گئی زمین میں سے کچھ پر کاشت کی جا رہی تھی۔ انتظامیہ نے جائے وقوعہ پر پہنچ کر کاشت شدہ رقبہ کو صاف کرایا۔ اس کے بعد مبینہ ناجائز تجاوزات کو مسمار کر کے زمین کو تجاوزات سے آزاد کرایا گیا۔ بلڈوزر آپریشن کے بعد انتظامیہ نے زمین پی اے سی کے حوالے کر دی۔ آپریشن کے دوران پی اے سی کے اہلکار اور پولیس بھی جائے وقوعہ پر موجود تھی، اس کے ساتھ محکمہ ریونیو کی ایک ٹیم بھی موجود تھی۔ تحصیلدار نے بتایا کہ پی اے سی کے قیام کے لیے خریدی گئی زمین اس مقصد کے لیے استعمال کی جائے گی۔

خانقاہ برکاتیہ کی تاریخ، سادگی اور ساداتِ مارہرہ کی علم پروری بے مثال ہے: مفتی حنیف قادری برکاتی

مسجد پنجتن علی گڑھ میں عظیم الشان تہنیتی جلسہ: حضور نجیبِ ملت کے ۵۰ سالہ خطابت اور مسجد کے ۵ سال مکمل ہونے پر شاندار تقریب

علی گڑھ (محمد اظہر نور اعظمی): مسجد پنجتن کے کامیاب ترین ۵ سال مکمل ہونے اور سجادہ خانقاہ عالیہ برکاتیہ نوریہ مارہرہ مقدسہ، حضور سید نجیب حیدر میاں نوری صاحب قبلہ کے ۵۰ سالہ زریں دورِ خطابت کے اختتام پر علی گڑھ میں ایک عظیم الشان، تاریخ ساز اور پروقار تہنیتی جلسے کا انعقاد کیا گیا۔ محفل کا باقاعدہ آغاز بعد نمازِ عشاء تلاوتِ قرآنِ پاک اور حمدِ باری تعالیٰ سے ہوا، جس کی سعادت ممبئی سے تشریف لائے حافظ و قاری محمد عنبر قادری نے حاصل کی۔

ساداتِ کرام کی سرپرستی اور صدارت

جلسے کی سرپرستی کے فرائض سربراہِ اہل سنت، حضرت علامہ مولانا الشاہ پروفیسر سید محمد امین میاں قادری برکاتی صاحب قبلہ (سجادہ نشین خانقاہ عالیہ برکاتیہ مارہرہ مقدسہ) نے انجام دیے۔ صدارت کے منصب پر حضور شرفِ ملت حضرت سید محمد اشرف قادری صاحب قبلہ رونق افروز رہے، جبکہ نبیرۂ حضور سید العلماء ڈاکٹر احمد مجتبیٰ صدیقی صاحب نے محفل کو اپنی پرخلوص حمایت اور تائید سے نوازا۔ اس موقع پر مسجد پنجتن اور کوہند انجمن اصلاح معاشرہ کی جانب سے حضور نجیب ملت کو سپاس نامہ مع جبہ و روایتی ٹوپی اور عصا پیش کیا گیا۔

مقررِ خصوصی کا ایمان افروز خطاب

کانپور سے تشریف لائے مقررِ خصوصی حضرت مولانا مفتی حنیف قادری برکاتی نے اپنے پرمغز اور بصیرت افروز خطاب میں خانقاہِ برکاتیہ کے مختلف روشن گوشوں، بالخصوص خانقاہ کی غرباء پروری، ساداتِ مارہرہ کی سادگی اور علم پسند روِش پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ انہوں نے حضور احسن العلماء کے دور کا ایک تاریخی واقعہ نقل کرتے ہوئے بتایا کہ ایک جلسے میں سرکار رفیقِ ملت کی موجودگی میں حضور احسن العلماء نے فرمایا تھا: "یہ میرا بیٹا ہے، مجھ سے چھوٹا ہے مگر مرتبہ میں میرے برابر ہے"۔ مفتی صاحب نے حضور نجیبِ ملت کی فصاحت و بلاغت کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ حضرت کا خطاب دنیا بھر میں لاکھوں کے مجمع کو مسحور اور دم بخود کر دیتا تھا، ایسا پرسکون ماحول ہوتا کہ سوئی گرنے کی آواز بھی سنائی دے۔ انہوں نے واضح کیا کہ حضور نجیبِ ملت نے ہمیشہ حق گوئی، نپی تلی گفتگو، اور ملت کی مخلصانہ رہنمائی فرمائی۔ حضرت نے ہمیشہ میراث میں بہن بیٹیوں کے حقوق کی ادائیگی، مدارس سے وابستگی، والدین کی خدمت و دعائیں لینے، نماز کی پابندی، سچائی اور مصلحت پسندی سے بچنے کی عملی تعلیم دی۔

اکابرین کے تاثرات اور یادیں

حضور نجیب حیدر نوری صاحب قبلہ نے اپنے خطاب میں میزبانِ محفل جناب اکبر قادری برکاتی صاحب اور ان کے اہل خانہ سے اپنے دیرینہ و گہرے تعلقات کا ذکر نہایت محبت اور والہانہ انداز میں کیا۔

سپا کی بدعنوانی کا جیتا جاگتا ثبوت ہے جے پی این آئی سی: یوگی

فساد، کرفیو اور لوٹ کھسوٹ کو سپا کی پہچان قرار دیا

لکھنؤ۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ لکھنؤ میں بنا جے پرکاش نارائن انٹرنیشنل سینٹر (جے پی این آئی سی) سماج وادی پارٹی کی بدعنوانی کی جیتی جاگتی یادگار ہے۔ سپا نے اسے اپنی پرائیویٹ لمیٹڈ کمپنی کے اڈے جیسا بنا دیا تھا۔ ایک عظیم شخصیت کے نام کی اس سے بڑی توہین نہیں ہوسکتی۔ ریاستی حکومت جرائم اور مجرموں کے ساتھ ساتھ بے ایمانی اور بدعنوانی کے خلاف بھی زیرو ٹالرنس کی پالیسی پر کام کر رہی ہے۔ وزیر اعلیٰ اتوار کو وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ کے ساتھ ویرانگنا اونتی بائی لودھی کے شاندار مجسمے کی نقاب کشائی کرنے کے بعد عوامی اجتماع سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ جمہوریت کے تحفظ کے لیے پوری زندگی وقف کرنے والے جے پرکاش نارائن کے نام پر سپا حکومت کے دور میں شروع کیے گئے اس منصوبے کی لاگت 200 کروڑ روپے تھی، لیکن 864 کروڑ روپے خرچ کرنے کے باوجود یہ نامکمل رہا۔ جس کام کو 18 ماہ میں مکمل ہونا تھا، وہ دو سال بعد بھی ادھورا تھا۔ سینٹر پر سپا کا قبضہ برقرار رکھنے کے لیے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی تھی، جس میں اکھلیش یادو، ڈمپل یادو، دھرمندر یادو، اکھلیش کے نجی سکریٹری اور سپا ترجمان راجندر چودھری شامل تھے۔ سی ایم یوگی نے کہا کہ جے پی این آئی سی پر خرچ کیے گئے 864 کروڑ روپے سیفئی سنڈیکیٹ کے نہیں، بلکہ اتر پردیش کی عوام کے ہیں۔ عوام کے پیسے پر کسی سیاسی جماعت کو ڈاکہ ڈالنے کی چھوٹ نہیں دی جاسکتی۔ حکومت نے کمیٹی کو تحلیل کر کے اس سینٹر کو واپس لے لیا ہے۔ اب لکھنؤ ڈیولپمنٹ اتھارٹی کی رہنمائی میں اسے چلایا جائے گا اور جے پرکاش نارائن کی یاد کو زندہ کیا جائے گا۔ اس کے ساتھ ہی ریاست کے خزانے سے خرچ کی گئی رقم کی وصولی کی کوشش کی جائے گی۔ حکومت نے جن لوگوں کے ہاتھوں سے خزانہ چھین لیا ہے، وہ اب بے بنیاد باتیں کر رہے ہیں۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ پی ڈی اے کے نام پر سماج کو تقسیم کرنے والی سپا کے لوگوں نے کبھی عظیم شخصیات کا احترام تک نہیں کیا۔ سابق وزیر اعلیٰ کلیان سنگھ کے انتقال پر سپا لیڈروں کے منہ سے تعزیت کا ایک لفظ بھی نہیں نکلا، ایک ٹویٹ تک نہیں کیا۔ سپا فسادات کی بادشاہ ہے۔ کرفیو اس کی پہچان اور سرکاری خزانے میں لوٹ کھسوٹ اس کی عادت رہی ہے۔ خالی زمینوں پر سپائی غنڈوں کا قبضہ اور خواتین و بیٹیوں میں خوف کا ماحول پچھلی حکومت کی سب سے بڑی پہچان رہا ہے۔ سی ایم یوگی نے کہا کہ لکھنؤ میں واقع راشٹر پریرنا استھل قابل احترام اٹل بہاری واجپئی کی یاد کو وقف ہے، جس کا افتتاح مودی جی نے کیا۔ یہاں ڈاکٹر شیاما پرساد مکھرجی، پنڈت دین دیال اپادھیائے اور اٹل بہاری واجپئی کے مجسمے ملک کی سالمیت، انتودیہ اور بہتر حکمرانی کی ترغیب دیتے ہیں۔ اسی طرح ویرانگنا اونتی بائی لودھی کا شاندار گھڑسوار مجسمہ ہندوستانی عورت کے وقار، شجاعت اور جلال کی علامت بن کر ملک کے باشندوں کو ترغیب دے گا۔ سی ایم نے کہا کہ اچھی حکومت ہی اچھا کام کرتی ہے۔ سپا حکومت کے دور میں فسادیوں کے لیے موت کا سبب بننے والی پی اے سی کو ختم کرنے کی کوشش کی گئی۔ بی جے پی حکومت نے پی اے سی کی تمام 54 کمپنیوں کو ازسرنو منظم کیا۔ ساتھ ہی یہ طے کیا گیا کہ پی اے سی میں بیٹیاں بھی قیادت کا کردار ادا کریں گی۔ اسی سلسلے میں ریاست میں ویرانگناؤں اودا دیوی، جھلکاری بائی اور اونتی بائی لودھی کے نام پر تین خواتین بٹالین تشکیل دی گئی ہیں۔ ان میں ایک لکھنؤ، دوسری گورکھپور اور تیسری بدایوں میں تعمیر کے آخری مرحلے میں ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ گریجویشن کے آخری سال کی 50 ہزار بیٹیوں کو رانی لکشمی بائی کے نام پر اسکوٹی فراہم کی جائیں گی۔ 27، 28 اور 29 اگست کو ہر بیٹی، بہن اور ماں کو ٹرانسپورٹ کارپوریشن اور سٹی بس سروس میں مفت سفر کی سہولت دی گئی۔ اب 60 سال سے زیادہ عمر کی ہر خاتون کے لیے کارپوریشن کی بسوں میں مفت سفر کی سہولت شروع کر دی گئی ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کشتریہ لودھی مہاسبھا کے زیر اہتمام منعقد اس پروگرام کے منتظمین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے سماج کے اتحاد اور عظیم شخصیات کے اصولوں کو آگے بڑھانے کی اپیل کی۔ انہوں نے کہا کہ ویرانگنا اونتی بائی لودھی، امر شہید گلاب سنگھ لودھی اور قابل احترام بابوجی کلیان سنگھ نے سماج کے اتحاد کو مضبوط کرنے کے ساتھ ساتھ قوم کو بھی مضبوط بنانے کا کام کیا۔ ان عظیم شخصیات کے تئیں عقیدت اور احترام کا جذبہ آنے والی نسلوں میں بھی زندہ رہے، اس کے لیے سب کو اجتماعی کوششیں کرنی ہوں گی۔ اس موقع پر وزیر اعلیٰ نے سبھی کو شری کرشن جنم اشٹمی کی پیشگی مبارکباد دی۔ پروگرام میں مرکزی وزیر بی ایل ورما، نائب وزیر اعلیٰ برجیش پاٹھک، ریاستی حکومت کے کابینی وزیر دھرم پال سنگھ، بنیادی تعلیم کے وزیر مملکت (آزادانہ چارج) سندیپ سنگھ، لکھنؤ کی میئر سشما کھڑکوال سمیت بی جے پی عہدیداران، لودھی مہاسبھا کے نمائندے، اراکین اسمبلی اور بڑی تعداد میں سماج کے لوگ موجود رہے۔

جنتا درشن میں یوگی نے 200 لوگوں کے مسائل سنے، فوری حل کی دی ہدایت

گئو شالہ میں بھولو نندی کو گڑ روٹی کھلائی، پیار سے کہا: ''کیسے ہمیشہ غصے میں رہتا ہے''

گورکھپور۔ گورکھپور دورے پر آئے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے اتوار کو مسلسل دوسرے دن گورکھ ناتھ مندر میں عوامی خدمت کے باقاعدہ معمول ''جنتا درشن'' کا سلسلہ جاری رکھا۔ اتوار کو بھی انہوں نے تقریباً دو سو لوگوں سے ملاقات کر کے ان کے مسائل سنے اور مسئلے کے حل کا پُرخلوص یقین دلایا۔ انہوں نے لوگوں سے کہا کہ پریشان نہ ہوں، ہر شکایت کا مؤثر طریقے سے ازالہ کرایا جائے گا۔ اس دوران سی ایم نے افسران کو ہدایت دی کہ عوام کے مسائل کا حل جلدی اور شفافیت کے ساتھ کیا جائے۔ اس میں کسی بھی طرح کی لاپروائی برداشت نہیں کی جائے گی۔ وہیں روایتی معمول کے مطابق مندر کی گئوشالہ میں جا کر گئوسیوا بھی کی۔ گئوشالہ میں بھولو نام کے ایک نندی کو پیار کیا۔ اتوار کو گورکھ ناتھ مندر احاطے میں مہنت دگ وجے ناتھ اسمرتی بھون کے باہر منعقد جنتا درشن میں کرسیوں پر بیٹھے لوگوں تک وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ خود پہنچے اور ایک ایک کر کے سب کے مسائل سنے۔ انہوں نے تقریباً 200 لوگوں سے ملاقات کی۔ انہوں نے سب کو یقین دلایا کہ فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے، ہر شخص کو انصاف دلایا جائے گا۔ وزیر اعلیٰ نے سب کے عرضی ناموں کو متعلقہ افسران کے حوالے کرتے ہوئے فوری ازالے کی ہدایت دی۔ انہوں نے افسران سے کہا کہ کسی کے ساتھ بھی ناانصافی نہیں ہونی چاہیے۔ ہر متاثرہ شخص کے ساتھ حساس رویہ اپناتے ہوئے اس کی مدد کی جانی چاہیے۔ انہوں نے افسران کو یہ بھی ہدایت دی کہ کسی کی زمین پر غیر قانونی قبضہ کرنے والوں اور کمزوروں کو بے دخل کرنے والوں کو کسی بھی صورت میں بخشا نہ جائے۔ ان کے خلاف سخت قانونی کارروائی کی جائے۔ جنتا درشن میں کئی لوگ علاج کے لیے مالی مدد کی درخواست لے کر پہنچے تھے۔ سی ایم یوگی نے انہیں یقین دلایا کہ حکومت علاج کے لیے بھرپور مدد کرے گی۔ ان کے عرضی نامے افسران کے حوالے کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے ہدایت دی کہ علاج سے متعلق تخمینے کی کارروائی جلد از جلد مکمل کرا کے حکومت کو دستیاب کرائی جائے۔ وزیر اعلیٰ نے جنتا درشن میں اہل خانہ کے ساتھ آئے بچوں سے ان کی پڑھائی کے بارے میں پوچھا۔ انہیں خوب پڑھنے کی ترغیب دیتے ہوئے چاکلیٹ دی۔ گورکھ ناتھ مندر میں قیام کے دوران اتوار کی صبح جنتا درشن لگا کر عوامی خدمت کرنے کے ساتھ ہی وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے اپنی روایتی دن चर یا کے مطابق مندر کی گئوشالہ میں جا کر گئوسیوا بھی کی۔ مندر کی گئوشالہ میں روٹھا ہوا سا نظر آنے والے بھولو نام کے ایک نندی کو سی ایم یوگی نے محبت بھرے انداز میں خاص طور پر پیار کیا۔ انہوں نے ہاتھ میں گڑ روٹی لے کر بھولو کو پکارا اور کہا، ''کیسا ہمیشہ غصے میں رہتا ہے۔'' گئوسیوا کے دوران وزیر اعلیٰ نے بھولو سمیت دیگر گئووَنش اور گایوں کو روٹی اور گڑ کھلایا۔

سوائن فلو نے یوپی میں تشویش میں کیا اضافہ

لکھنؤ میں 3 نئے مریض ملے، SGPGI میں 16 کورونا وائرس کے معاملے

لکھنؤ: 30 اگست (پی این ایس) یوپی میں سوائن فلو۔ ریاست میں سوائن فلو کے انفیکشن میں اضافہ ہوتا دکھائی دے رہا ہے۔ تین نئے مریضوں کی تصدیق ہوئی ہے۔ ان میں سے دو مریض لکھنؤ کے بلرام پور اسپتال کے سوائن فلو وارڈ میں داخل ہیں، جب کہ تیسرے کا لوہیا انسٹی ٹیوٹ میں علاج کیا جا رہا ہے۔ لکھنؤ کے اندرا نگر اور عادل نگر کے رہنے والے مریضوں نے نزلہ، بخار اور گلے میں خراش کی شکایت کی۔ نرالا نگر کے ایک پرائیویٹ پیتھالوجی سنٹر میں ٹیسٹ کے مثبت نتائج آئے۔ دو مریضوں کو سانس لینے میں دشواری کا سامنا کرنے کے بعد بلرام پور اسپتال میں داخل کرایا گیا تھا۔ ہسپتال کے سی ایم ایس ڈاکٹر ہمانشو چترویدی کے مطابق دونوں میں ہلکی علامات ہیں۔ لوہیا انسٹی ٹیوٹ میں داخل مریض کی حالت بھی بہتر بتائی جا رہی ہے۔ محکمہ صحت نے لوگوں سے اپیل کی ہے کہ اگر ان میں علامات ظاہر ہوں تو وہ الرٹ رہیں۔ سی ایم او نے کہا کہ اگر انہیں بخار، نزلہ، کھانسی یا دیگر علامات کا سامنا ہو تو قریبی ہیلتھ سینٹر میں ڈاکٹر سے رجوع کریں اور اگر ضروری ہو تو ٹیسٹ کروائیں۔ کسی بھی ہنگامی صورت حال میں، CMO ہیلپ لائن نمبر 0522-2622080 ہے۔ محکمہ صحت نے لوگوں کو مشورہ دیا ہے کہ وہ خود ادویات سے گریز کریں اور غیر تربیت یافتہ اہلکاروں سے علاج کروائیں۔ دریں اثنا، گزشتہ 15 دنوں میں لکھنؤ کے ایس جی پی جی آئی میں کووِڈ-19 اور سوائن فلو کے کل 16 مریض پائے گئے ہیں۔ ان میں سے آٹھ مریضوں میں COVID-19 اور آٹھ میں سوائن فلو کی تشخیص ہوئی ہے۔ ادارے نے رپورٹ سی ایم او کے دفتر کو بھیج دی ہے۔ ایس جی پی جی آئی میں مائیکرو بیالوجی ڈیپارٹمنٹ کے چیئرپرسن ڈاکٹر رونگمی ایس کے مارک کے مطابق، ان میں سے بہت سے مریضوں کے آپریشن سے پہلے کی جانچ کے دوران انفیکشن ہونے کی تصدیق ہوئی تھی، جب کہ کچھ علامات کی بنیاد پر ٹیسٹ کیے گئے تھے۔ انسٹی ٹیوٹ کے مطابق تمام مریضوں میں انفیکشن کی ہلکی علامات ہیں۔ لوگوں سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ ماسک پہنیں، اپنے ہاتھ صاف رکھیں اور ہجوم والی جگہوں سے گریز کریں۔ افراد کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ خود کو الگ تھلگ رکھیں اور احتیاط برتیں اگر ان میں سوائن فلو یا کورونا کی علامات ظاہر ہوں۔ تاہم، ایس جی پی جی آئی کے چیف میڈیکل آفیسر ڈاکٹر دیویندر گپتا نے سوائن فلو کے کسی نئے مریض کی تردید کی اور کہا کہ ایک کورونا مریض صحت یاب ہوا ہے اور اسے چھٹی دے دی گئی ہے۔

ریونیو عدالتوں میں 'تاریخ پر تاریخ' مزید برداشت نہیں: یوگی

پانچ سال سے پرانے تمام زیرِ التوا مقدمات ترجیحی بنیاد پر نمٹانے کی ہدایت

لکھنؤ: 30 اگست (پی این ایس) ریونیو عدالتوں میں برسوں سے جاری مقدمات پر سخت ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے، سی ایم یوگی آدتیہ ناتھ نے واضح طور پر کہا کہ ریاست میں 'تاریخ پر تاریخ' کے رجحان کو مزید برداشت نہیں کیا جائے گا۔ انہوں نے ہدایت دی کہ نائب تحصیلدار کورٹ سے لے کر ریونیو بورڈ تک پانچ سال سے پرانے تمام زیر التوا مقدمات کو ترجیحی بنیادوں پر حل کیا جائے۔ مزید برآں، متھرا اور ورنداون میں شری کرشنا جنم اشٹمی کے دوران متوقع عقیدت مندوں کے بڑے ہجوم کے پیش نظر، ایک خصوصی بھیڑ کنٹرول پلان تیار کرنے کی ہدایت دی گئی۔ چیف منسٹر یوگی آدتیہ ناتھ نے سنیچر کی دیر رات گئے ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعہ سینئر انتظامی اور پولیس عہدیداروں کے ساتھ جائزہ میٹنگ میں عوامی شکایات، امن و امان، محصولات کے معاملات، تہوار کی تیاریوں اور سیلاب سے نجات کے کاموں کا جائزہ لیا۔ انہوں نے کہا کہ عام شہریوں کی زمین، جائیداد اور حقوق سے متعلق معاملات میں غیر ضروری تاخیر برداشت نہیں کی جاسکتی۔ سیکشن 33 کے تحت وراثت کے غیر متنازعہ مقدمات کو مشن موڈ میں حل کیا جانا چاہیے۔ چیف منسٹر نے آئی جی آر ایس اور جنتا درشن کی شکایات کے غلط نمٹانے پر بھی سخت موقف اختیار کیا۔ انہوں نے ہدایت کی کہ شکایات کو محض کاغذی کارروائی کی بجائے حقیقی حل کی بنیاد پر حل کیا جائے۔ ایسے معاملات جہاں غلط رپورٹنگ کی بنیاد پر مقدمات بند کر دیے گئے ہیں یا جہاں شکایت کنندہ غیر مطمئن ہے انہیں دوبارہ تفتیش کے لیے بھیجا جائے گا۔ ایسے معاملات میں متعلقہ ضلع مجسٹریٹ یا سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سے پانچ دنوں کے اندر وضاحت طلب کی جائے گی۔ میٹنگ میں جرائم کے جائزہ کے دوران بتایا گیا کہ 13 جولائی سے 23 اگست کے درمیان کل ایف آئی آر میں 0.4 فیصد، سنگین جرائم میں 5.1 فیصد، خواتین کے خلاف جرائم میں 3.9 فیصد، اور ایس سی اور ایس ٹی کے خلاف جرائم میں 11.2 فیصد کمی آئی ہے۔ وزیر اعلیٰ نے خواتین اور بچوں کے خلاف جرائم میں فوری اور حساس کارروائی کی ہدایت کی اور زون اور رینج کی سطح پر ہفتہ وار جرائم کا تجزیہ کرنے کی ہدایت کی۔ شری کرشنا جنم اشٹمی، وشوکرما پوجا اور گنیش چترتی کے پیش نظر چیف منسٹر نے خصوصی چوکسی اختیار کرنے پر زور دیا۔ انہوں نے متھرا-ورنداون میں ہجوم پر قابو پانے کے ایک جامع منصوبے، بانکے بہاری مندر کے لیے ایک علیحدہ ایکشن پلان اور اگر ضرورت ہو تو ہولڈنگ ایریا کی ترقی کی ہدایت کی۔ انہوں نے ورنداون میں ایک نئے پولیس سرکل کے قیام اور متھرا اور ورنداون میں الگ الگ جوائنٹ مجسٹریٹس کی تعیناتی کی بھی ہدایت دی۔

حضرت خدیجہؑ کی یاد میں خواتین کا منفرد تجارتی میلہ

ثانیہ زہرا فاؤنڈیشن کی جانب سے خدیجہ تجارتی نمائش و محفل کا سبطین آباد میں انعقاد

لکھنؤ: ثانیہ زہرا فاؤنڈیشن کی جانب سے آج حضرت گنج واقع امام باڑہ سبطین آباد میں خدیجہ تجارتی نمائش اور محفل کا کامیاب انعقاد کیا گیا۔ اس موقع پر خصوصی طور پر خواتین کو تجارت کے لیے پلیٹ فارم فراہم کیا گیا۔ منتظمین میں شامل محترمہ اسماء نے بتایا کہ عام طور پر یہ تصور پایا جاتا ہے کہ تجارت کے شعبے میں مسلم خواتین پیچھے ہیں، جبکہ پیغمبرِ اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجۂ محترمہ جناب خدیجہؓ خود عرب کی ایک بہت بڑی، کامیاب اور دیانت دار تاجر خاتون تھیں۔ انہی کی یاد میں اس پروگرام کا انعقاد کیا گیا ہے۔ اس پروگرام کا خصوصی طور پر خواتین کے لیے انعقاد کیا گیا، جس میں صرف خواتین کو ہی داخلے کی اجازت ہے۔ اس میں خصوصی طور پر سولر لائٹ، فلاور شاپ، کھانے پینے کے ایک سے بڑھ کر ایک لذیذ پکوان، کپڑوں وغیرہ کے اسٹال لگائے گئے ہیں۔ اس موقع پر خواتین کے لیے کوئز اور محفل کا بھی انعقاد کیا گیا۔ آج کی اس کامیابی کو دیکھتے ہوئے مستقبل میں بھی اس طرح کے پروگرام منعقد کیے جائیں گے۔

خارون ندی میں ڈوبے نوجوان کی لاش برآمد

رائے پور، 30 اگست (یو این آئی) چھتیس گڑھ کے دارالحکومت رائے پور کے مہادیو گھاٹ میں بہن کی استھیاں وسرجن کرنے کے دوران خارون ندی میں ڈوبے نوجوان کی لاش تقریباً 30 گھنٹے کی تلاش کے بعد ایس ڈی آر ایف کی ٹیم نے آج برآمد کر لی ہے۔ پولیس کے مطابق مہلوک کی شناخت یدھشٹھر سارنگ کے طور پر ہوئی ہے۔ رکشا بندھن کے دن یدھشٹھر اپنے اہل خانہ کے ساتھ بہن کی استھیاں وسرجن کرنے کے لیے ڈی ڈی نگر تھانہ علاقے میں واقع مہادیو گھاٹ پہنچا تھا۔ استھیاں وسرجن کرنے کے دوران وہ ندی کے بھنور میں پھنس گیا اور اپنی کٹ کے قریب گہرے پانی میں ڈوب گیا۔ واقعہ کی اطلاع ملنے کے بعد ایس ڈی آر ایف کی ٹیم موقع پر پہنچی اور نوجوان کی تلاش کے لیے مہم شروع کی۔ ٹیم نے خارون ندی کے مختلف حصوں میں مسلسل تلاشی مہم چلائی۔ ندی میں پانی کی گہرائی اور تیز بہاؤ کے باعث امدادی ٹیم کو تلاش میں کافی مشقت کرنی پڑی۔ تقریباً 30 گھنٹے تک جاری تلاشی مہم کے بعد ایس ڈی آر ایف کی ٹیم نے ہفتہ کی شام یدھشٹھر سارنگ کی لاش ندی سے برآمد کر لی۔

رکشا بندھن پر 90 لاکھ مسافروں نے مفت بس سروس کا فائدہ اٹھایا

55 لاکھ سے زائد خواتین ہوئیں مستفید، گزشتہ سال کا ریکارڈ بھی ٹوٹا

رکشا بندھن پر مفت بس سروس: اس سال مفت سفر کا فائدہ اٹھانے والے مسافروں کی تعداد نے گزشتہ سال کا ریکارڈ بھی پیچھے چھوڑ دیا۔ سال 2025 میں رکشا بندھن پر تین دنوں میں 26.78 لاکھ مسافروں نے مفت سفر کیا تھا۔ رکشا بندھن کے تہوار پر یوگی حکومت کی جانب سے خواتین اور ان کے ہم سفر افراد کو دی گئی تین روزہ مفت بس سفر کی سہولت کا اس سال پوری ریاست میں وسیع پیمانے پر فائدہ ملا۔ یوگی حکومت نے گزشتہ سال کا اپنا ریکارڈ توڑتے ہوئے پہلے سے زیادہ مسافروں کو مفت سفر کی سہولت کا فائدہ پہنچایا۔ اتر پردیش اسٹیٹ روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن (یوپی ایس آر ٹی سی) کے مطابق 27 سے 29 اگست 2026 تک کل 730,94,88 مسافروں نے مفت بس سفر کیا۔ ان میں 17.55 لاکھ خواتین اور 76.33 لاکھ ہم سفر افراد شامل رہے۔ اس مفت سفر پر ریاستی حکومت نے 98.106 کروڑ روپے کا خرچ برداشت کیا ہے۔ محکمہ ٹرانسپورٹ کی ایڈیشنل چیف سکریٹری ارچنا اگروال نے کہا کہ رکشا بندھن پر وزیر اعلیٰ یوگی جی نے خواتین اور ان کے ہم سفر افراد کے لیے مفت بس سفر کا اعلان کیا تھا۔ اس سہولت کو کامیابی کے ساتھ نافذ کرنے میں ٹرانسپورٹ کارپوریشن کے افسران، ملازمین اور ڈرائیور و کنڈکٹرز نے پوری وابستگی کے ساتھ تعاون کیا، وہیں محکمہ کے وزیر کی رہنمائی اور تعاون سے انتظامات بہتر طریقے سے چلائے گئے۔ اس سال مفت سفر کا فائدہ اٹھانے والے مسافروں کی تعداد نے گزشتہ سال کا ریکارڈ بھی پیچھے چھوڑ دیا۔ سال 2025 میں رکشا بندھن پر تین دنوں میں 26.78 لاکھ مسافروں نے مفت سفر کیا تھا۔ اس بار یہ تعداد بڑھ کر 94.88 لاکھ ہو گئی۔ یعنی گزشتہ سال کے مقابلے میں تقریباً 68.10 لاکھ زیادہ مسافروں نے مفت سفر کیا۔ تین دنوں میں مفت بس سفر سے مسافروں کو ملنے والی راحت کی مالی قدر بھی گزشتہ سال کے مقابلے میں زیادہ رہی۔ سال 2025 میں حکومت نے مفت سفر کے لیے 98.86 کروڑ روپے سے زیادہ کا خرچ برداشت کیا تھا۔ اس سال یہ بڑھ کر 98.106 کروڑ روپے ہو گیا۔ یعنی حکومت نے گزشتہ سال کے مقابلے میں تقریباً 20 کروڑ روپے زیادہ کا بوجھ برداشت کیا۔ اعداد و شمار کے مطابق رکشا بندھن کے دن 28 اگست کو سب سے زیادہ مسافروں نے مفت سفر کیا۔ اس دن 96.49 لاکھ مسافروں نے بسوں سے سفر کیا۔ ان میں 32. 47 لاکھ خواتین اور 17. 48 لاکھ ہم سفر افراد شامل تھے۔ 27 اگست کو 9. 26 لاکھ، 28 اگست کو 96.49 لاکھ اور 29 اگست کو 71.29 لاکھ مسافروں نے مفت بس سفر کیا۔ ان میں خواتین کی تعداد بالترتیب 03.6 لاکھ، 32. 47 لاکھ اور 66.16 لاکھ رہی۔ رکشا بندھن سے قبل ٹرانسپورٹ کارپوریشن نے زیادہ سے زیادہ بسوں کا آپریشن یقینی بنانے اور اہم بس اسٹیشنوں پر انتظامات مضبوط کرنے کی تیاری کی تھی۔ 27 سے 29 اگست تک صبح 6 بجے سے رات 12 بجے تک مفت سفر کی سہولت دی گئی۔ بہتر تیاریوں کے باعث سفر کے دوران کسی بھی مسافر کو پریشانی کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔

آئی اے ایس افسر دیویا متل نے رضاکارانہ طور پر چھوڑا عہدہ

عوام کی دعائیں اور خدمت کی یادیں سمیٹ کر کہا، عہدہ چھوڑا ہے خواب نہیں

لکھنؤ: 30 اگست (پی این ایس) آئی اے ایس آفیسر دیویا متل نے اپنے 13 سالہ انتظامی کیریئر کو ختم کرتے ہوئے رضاکارانہ طور پر اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ انہوں نے اپنے فیصلے کو شیئر کرتے ہوئے سوشل میڈیا پر ایک جذباتی پیغام شیئر کیا۔ پوسٹ میں، انہوں نے IAS آفیسر بننے کے اپنے سفر، اپنے تجربات، اور اپنے انتظامی کیریئر کے دوران عام لوگوں سے ملی سیکھ کے بارے میں بتایا۔ دویا متل نے وضاحت کی کہ عاجزانہ حالات میں پرورش پانے کے باوجود انہوں نے ایک بہتر اور کامیاب زندگی کا خواب دیکھا۔ انہوں نے انتھک محنت کی، آئی آئی ٹی دہلی اور آئی آئی ایم بنگلور میں تعلیم حاصل کی۔ اس کے بعد انہوں نے لندن میں نوکری کی۔ تاہم، سب کچھ حاصل کرنے کے باوجود، وہ اب بھی اپنے ملک سے دور ہونے کا خالی پن محسوس کر رہی تھی۔ انہوں نے لکھا کہ ان کی تعلیم، خود اعتمادی اور دنیا میں کہیں بھی سر اٹھا کر چلنے کی صلاحیت اس ملک کی مٹی پر قرض ہے۔ اس قرض کو چکانے کی خواہش میں، وہ ہندوستان واپس آئی اور انہیں آئی اے ایس آفیسر بننے کا موقع مل گیا۔ اپنے انتظامی تجربات کو یاد کرتے ہوئے، دیویا متل نے خاص طور پر دیوریا اور مرزا پور میں اپنی خدمات کو یاد کیا۔ انہوں نے لکھا کہ دیوریا نے انہیں سکھایا کہ جو حق ہے اس کے لیے کھڑے ہونا ایک آپشن نہیں بلکہ ایک فرض ہے۔ دوسری طرف مرزا پور نے انہیں سکھایا کہ 'ناممکن' حقیقت نہیں ہے، بلکہ محض ایک رائے ہے۔ ماں وندھیا واسنی میں اپنے عقیدے کا ذکر کرتے ہوئے، انہوں نے کہا کہ ان کے قدموں پر بیٹھنے نے انہیں سکھایا کہ طاقت کسی عہدے سے نہیں، بلکہ ان کے فضل اور لوگوں کے اعتماد سے آتی ہے۔ زندگی کا سب سے بڑا سبق یہ تھا کہ انہوں نے اپنے لیے جو خواب دیکھے تھے وہ پورے ہو گئے تھے، لیکن اس کے بعد اپنے لوگوں کے لیے جو خواب دیکھے تھے، اس میں جینا تھا۔ دیویا متل نے اپنی انتظامی خدمات کے دوران عام لوگوں کی زندگیوں میں جو تبدیلیاں دیکھی ہیں ان کو اپنی سب سے بڑی کامیابی قرار دیا۔ انہوں نے لکھا کہ ایک ایسے خاندان کی آنکھوں میں خوشی دیکھ کر جسے پہلی بار زمین کا حق دیا گیا، ایک معذور شخص کو عزت کے ساتھ جینے کا موقع ملنا اور کسان کے کھیتوں تک پانی پہنچنا ان کی زندگی کی حقیقی خوشیاں تھیں۔ لوگوں کے ساتھ ان کی جدوجہد میں ساتھ چلتے ہوئے، انہوں نے سیکھا کہ ہر سرکاری فائل کے پیچھے ایک شخص ہوتا ہے، اور اس شخص کے وقار کو برقرار رکھنا انصاف ہے۔ اپنے پیغام میں انہوں نے کہا کہ شروع میں انہیں یقین تھا کہ وہ معاشرے کو کچھ دینے آئی ہیں لیکن بعد میں احساس ہوا کہ انہوں نے سب سے زیادہ فائدہ اپنے لیے کیا ہے۔ لوگ ان کی خوشی اپنی خوشی سے زیادہ مناتے تھے اور جب وہ تھک جاتی تھی یا ٹوٹ جاتی تھی تب بھی وہ اسے اسی یقین سے دیکھتے تھے۔ اس یقین نے اسے آگے بڑھنے کا حوصلہ دیا۔ انہوں نے ان افسران، ملازمین اور ساتھیوں کا بھی شکریہ ادا کیا جنہوں نے اس کی کامیابی میں ان کا ساتھ دیا۔ انہوں نے کہا کہ ان لوگوں نے کندھے سے کندھا ملا کر کام کیا اور ہر حال میں ان کے ساتھ کھڑے رہے۔

یوپی: 60 سال سے زائد عمر کی خواتین کے لیے مفت بس سروس شروع، کیو آر کوڈ کے ذریعے اسکیننگ کا انتظام

اتر پردیش میں 60 سال سے زائد عمر کی خواتین کو ریاستی سڑک ٹرانسپورٹ کارپوریشن کی عام بسوں میں مفت سفر کرنے میں کسی قسم کی پریشانی نہ ہو، اس کے لیے کیو آر کوڈ اسکین کرنے کا انتظام شروع کیا گیا ہے۔ آدھار اور ووٹر کارڈ کی نقل یا جعل سازی کے مسئلے کو دیکھتے ہوئے، ٹرانسپورٹ کارپوریشن کے ہیڈ کوارٹر کے آئی ٹی سیل نے کارڈ پر موجود کیو آر کوڈ کو ٹکٹ مشین کے ذریعے اسکین کرنے کا انتظام شروع کیا ہے۔ کارڈ اسکین کرتے ہی خاتون مسافر کی مکمل تفصیلات سامنے آ جائیں گی۔ اس سے کارڈ کی اصلیت کا پتہ لگایا جا سکے گا۔ کارڈ پر درج کیو آر کوڈ اسکین کرنے کے بعد خواتین کو مفت سفر کے لیے اہل تصور کیا جائے گا۔ ''لوک ماتا اہلیہ بائی ماترشکتی یاترا یوجنا'' کے تحت صفر قیمت کا ٹکٹ جاری کیا جائے گا۔ اس سلسلے میں ٹرانسپورٹ کارپوریشن کے ہیڈ کوارٹر کی جانب سے علاقائی مینیجرز کو تفصیلی ہدایات جاری کر دی گئی ہیں۔ 60 سال سے زائد عمر کی خواتین ٹرانسپورٹ کارپوریشن کی عام بسوں کے علاوہ معاہدے پر چلنے والی بسوں میں بھی مفت سفر کی سہولت حاصل کر سکیں گی۔ کارپوریشن ہیڈ کوارٹر سے جاری ہدایات کے مطابق آنے والے دنوں میں بزرگ خواتین کے لیے اسمارٹ کارڈ بھی جاری کیے جائیں گے۔ اس کے لیے الگ سے اطلاع جاری کی جائے گی۔

ڈاکٹر بننے کا خواب، جعلسازوں نے لوٹ لیے لاکھوں

جعلی بی اے ایم ایس ڈگریوں پر 41 افراد کا رجسٹریشن منسوخ

لکھنؤ: 30 اگست (پی این ایس) ڈاکٹر بننے کا خواب پورا کرنے کے لیے، کچھ نے اپنے اور اپنی ساس کے زیورات بیچ دیے، جب کہ کچھ نے اپنی والدہ کے زیورات اور آبائی زمین بیچ دی۔ انہوں نے جہاں بھی بلایا وہاں گئے اور جعلسازوں کے مطالبات پورے کیے۔ لاکھوں روپے خرچ کرنے کے بعد پتہ چلا کہ وہ جو ڈگریاں ڈاکٹر ہونے کا بہانہ بنا رہے تھے وہ سب جعلی ہیں۔ ایسے ڈگری ہولڈرز کو اب قانونی چارہ جوئی اور کارروائی کا سامنا ہے۔ اتر پردیش میں بی اے ایم ایس کی جعلی ڈگری حاصل کرنے والے 41 لوگوں کا رجسٹریشن منسوخ کر دیا گیا ہے۔ ان میں اودھ اور پوروانچل علاقوں کے بہت سے لوگ شامل ہیں۔ اودھ علاقے کی ایک خاتون نے بتایا کہ وہ کوچنگ کے لیے کانپور گئی تھی۔ وہاں اس کی ملاقات مال روڈ کے رہنے والے ونود گوڑ سے ہوئی۔ وہ ہریانہ کے ایک کالج میں 15 لاکھ روپے میں بی اے ایم ایس میں داخلہ لینے پر راضی ہوئی۔ اس نے اس مقصد کے لیے اپنے اور اپنی ساس کے زیورات بیچ دیے، اور اپنی ہائی اسکول اور انٹرمیڈیٹ کی مارک شیٹس بھی فراہم کیں۔ ایک سال بعد اس نے حاضری پوری کرنے کے نام پر مزید آٹھ لاکھ روپے کا مطالبہ کیا۔ اس نے قرض لیا اور پانچ لاکھ روپے دیے۔ صورتحال اس قدر گمبھیر ہو گئی کہ بچوں نے دودھ لینا اور سکول جانا بند کر دیا۔ 2021 میں، ونود نے اسے لکھنؤ بلایا اور میونسپل کارپوریشن کے دفتر میں آیورویدک اور یونانی تبی میڈیکل بورڈ کے ساتھ رجسٹریشن سمیت سرٹیفکیٹ جمع کرائے۔ حقیقت اس وقت سامنے آئی جب اسے اپریل 2025 میں دھوکہ دہی کا نوٹس ملا۔ کانپور پہنچنے پر اسے معلوم ہوا کہ ونود کی موت ہو گئی ہے۔ خاتون نے ڈسپنسری بند کر دی اور تمام دستاویزات علاقائی آیورویدک اور یونانی دفتر میں جمع کرادی۔ پوروانچل کے ایک نوجوان نے بتایا کہ ممبئی میں ہائی اسکول اور انٹرمیڈیٹ مکمل کرنے کے بعد اس نے احمد نگر کے رہنے والے ڈاکٹر نیلکنٹھ مشرا سے رابطہ کیا۔ وہ کرناٹک اور ہریانہ سمیت کئی ریاستوں میں BAMS میں داخلہ فراہم کر رہا تھا اور اس نے 300 سے زیادہ نوجوانوں کو داخلہ دیا تھا۔ پیسے جمع کرنے کے لیے اس نے اپنی ماں کے زیورات اور گاؤں میں پانچ بیگھہ زمین بیچ دی۔ 2014 میں اسے 15 لاکھ روپے دیے گئے۔ اسے کروکشیتر کے سری کرشنا آیورویدک کالج میں داخل کرایا گیا۔ اس کی پڑھائی اور امتحانات احمد نگر میں ہوئے۔ پانچ سال بعد، اس کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد، اس نے اتر پردیش آیورویدک اور یونانی تبی بورڈ میں رجسٹریشن کرائی اور ایک اسپتال کھولا۔ اپریل 2025 کا نوٹس ملنے پر، وہ احمد نگر واپس آئی اور انسٹی ٹیوٹ کو بند پایا۔ پولس شکایت درج کرانے پر، اسے معلوم ہوا کہ ڈاکٹر مشرا جیل میں ہیں۔ اب اس کی ڈگری، پیشہ اور مستقبل خطرے میں ہے۔